رجسٹرڈ سرکار آصفیہ [illegible]

جلد (۳) نمبر (۴)

دشمن ہی نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات
(حیدرآباد دکن)

اسفندار ۱۳۴۸ ف
جنوری ۱۹۳۹ ء

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

سنہری باتیں

گو میں بوڑھا دکھائی دیتا ہوں مگر میں توانا اور طاقتور ہوں۔ کیونکہ جوانی میں میں نے گرم اور دغاباز شراب سے کام نہ لیا۔ . . . . . (شکسپیر)

ایسے شخص پر جو شراب کو پسند کرتا ہے کوئی بھروسہ نہیں کرتا کیونکہ وہ بھید نہیں چھپا سکتا۔ شراب آدمی کو جانور ہی نہیں بلکہ پاگل بنا دیتی ہے . . . . (ریلے)

شراب دماغ پر اثر کرکے انسان کا سر پھرا دیتی ہے . . . . (ملٹن)

شراب، افیون اور تمباکو دماغ پر یکساں خراب اثر ڈالتی ہیں۔ . . . . (ہیچ کاک)

الکحل اور ذہن

ایس ڈبلیو کارتھرز اسکوائر ۔ ایم ڈی پی ایچ ڈی ۔

انگلستان کے مشہور ڈاکٹر کے خیالات

اس امر پر تو کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ الکحل کی بڑی مقدار دل و دماغ پر مضر اثرات رکھتی ہے اس لئے کہ یہ حقیقت ہر ایک مشاہدہ کرنے والے پر ظاہر ہے لیکن اس کی کم مقداریں بھی نسبتاً اسی قدر اثر رکھتی ہیں چنانچہ خواہ کتنی ہی کم خوراک پلائی جائے اس کے اثرات کو سائنٹفک طریقوں سے ناپا جا سکتا ہے۔

ذہن کی تین عملی حالتیں ہیں۔

احساس ذریعہ قوائے حس ۔ قوت فیصلہ اور قوت عمل جس کا ظہور اعضاء سے ہوتا ہے۔ اور یہ تمام الکحل سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

احساس بصارت پر سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ انتہائی حالتوں میں گلابی جانور یا رنگ برنگ کے شیطان نظر آتے ہیں ۔ لیکن بصارت ان حالات میں خراب بھی ہو جاتی ہے مثلاً بعض غلنی پینے والوں میں رفتہ رفتہ اندھاپن شروع ہو جاتا ہے ۔ جو بالآخر مکمل بھی ہو سکتا ہے۔ ابتدائی کیفیت میں اس سے سرخ سبز اندھاپن پیدا ہوتا ہے۔ یعنی ہر دو رنگ خاکی نظر آتے ہیں۔ مزید براں بینائی بھی کمزور ہو جاتی ہے ۔ چنانچہ رنج نے حروف کے طریقے سے (جو عموماً عینک فروش بینائی کی پیمائش کے لئے استعمال کرتے ہیں) معلوم کیا کہ ایک چائے کے چمچہ برابر وسکی یا ¼ پائنٹ بیر کے پینے کے بعد آدمی کو غیر مسکراتی حالت کی نسبت ۲½ گنا زیادہ فاصلہ آگے آنا پڑتا ہے ۔ تاکہ وہ حروف کو صحیح طور پر پڑھ سکے اور اگر یہ مقدار چار گنا بڑھا دی جائے تو پھر اس شخص کو ½ فاصلہ اور آگے آنا پڑتا ہے ۔

مختلف مقامات پر رکھی ہوئی اشیاء کے دیکھنے کے لئے بینائی کو دو عمل کرنے پڑتے ہیں۔ ایک ہے ٹھہراؤ اور دوسرا پھیلاؤ ۔ اور بغیر اس عمل کے نہ شئے کی صحیح حالت معلوم کی جا سکتی ہے نہ فاصلہ کا ہی ٹھیک اندازہ ہو سکتا ہے۔ لیکن الکحل سے ان ہر دو میں افراتفری پیدا ہو جاتی ہے۔ وسکی کے ایک بڑے جرعہ کے بعد یہ خرابی بیس منٹ میں شروع ہو گئی اور تقریباً ایک گھنٹہ تک قائم رہی۔

اسی طرح قوت سامعہ میں بھی تفرقہ پڑ جاتا ہے ۔ چنانچہ اسی قدر الکحل کی مقدار سے ایک انسان

کسی آواز کو پہلے کی نسبت ۱/۲ کم فاصلہ پر سن سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے قوائے احساس بھی مثلاً لامسہ احساس سرد وگرم۔ عضلات جن کے ذریعہ ہم کو ہمارے اعضا کے اوزان و مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے مضر اثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ تمام الکحل کی متوسط خوراکوں سے بھی سست ہو جاتے ہیں۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ الکحل "عدم احساس اور ماحول سے بیخبری پیدا کرتی ہے" اسکی اہمیت آجکل کی تیز رفتار سواریوں میں بآسانی خیال کیجا سکتی ہے۔ اور اس کا استعمال جس تیزی سے حادثوں کے وقوع میں ممد و معاون ہو رہا ہے۔ اسکی مستند صداقت یا تو پولیس تھانوں یا عدالتوں سے معلوم ہو سکتی ہے۔

قوت فیصلہ بلا خوروں میں اس کا اظہار بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے احباب جانتے ہیں کہ وہ کس طرح باقاعدہ طور پر تنزل کی جانب بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ وہ خود اس بات کا پختہ یقین رکھتا ہے کہ فی الوقت اس کی جو حالت ہے وہ گذشتہ پانچ سالوں کی نسبت کہیں خراب ہے۔ اور یہ واقعہ بھی ہے کہ ایک شخص جس نے کبھی ایک مرتبہ بیر کی گلاس پی لی ہو مشکل سے اس قابل ہوتا ہے کہ دوسرے گلاس کے پینے نہ پینے کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ جس قدر گلاس پیتا جاتا ہے۔ اس کی حرص اور بڑھتی جاتی ہے۔

ذہنی کیفیات کے معمولی تجارب مثلاً سادہ جمع کی میزان لگانے وغیرہ سے ذہنی کمزوری کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر روزانہ ڈیڑھ پنٹ سے تین پنٹ تک پی جائے تو اس ضعف کو آسانی معلوم کر سکتے ہیں۔ سب سے اہم نتیجہ یہ ہے کہ جیسے جیسے کام کرنے کی قابلیت کم ہوتی جاتی ہے معمول یہ سمجھتا ہے کہ وہ بہتر اور بسرعت ہو رہا ہے۔

کرامیلن نے اپنی ذات پر تجربے کئے ہیں۔ اپنے اس غلط اندازہ کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا صرف چار متوسط چمچے وسکی کی خوراک آہستہ یہ ضعف دماغی پیدا کر دیتی ہے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ کمزوری نمایاں ہو جاتی ہے۔ لہذا ایک متوسط پینے والا اپنے کو متواتر ذہنی تنزل میں مبتلا کر لیتا ہے۔ اور اپنے قوائے دماغی کو ناکارہ کر ڈالتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حافظہ ضعیف تلون قلب پراگندہ اور قوت توجہ مفقود ہو جاتی ہے

"بدمست بہادری" دراصل خطرے کے احساس نہ کرنے کا نام ہے۔ اسی طرح اپنی ذاتی ترکات [illegible] کی قابلیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا شیخی اور [illegible] پیدا ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ چیزیں محفوظ موٹر رانی کے لئے کس قدر خطرناک ہیں۔

[illegible] ایک مشہور مصنف نے مجھ سے بیان

کہا کہ میں الکحل کی کم مقدار پینے کے بعد لکھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خوب لکھ رہا ہوں لیکن دوسرے دن صبح جب میں اپنے لکھنے کی جانچ کرتا ہوں تو اس وقت مجھے اس کا احساس ہوتا ہے کہ وہ عوام کی تنقید کا بار نہیں اُٹھا سکتا۔"

قوت عمل | پریس کے آدمیوں کے حروف جمانے کا عمل الکحل کی کم و زیادہ مقداروں اور ارتکاز کے تجربوں کا اچھا موقع دیتے ہیں۔ ہر صورت میں خواہ الکحل غذا کے طور پر ہی پی جائے ان کے کاموں پر مضر اثر پڑتا ہے۔ حالانکہ وہ سمجھتے ہیں کہ کام زیادہ ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں کئی تجربوں مثلاً استوانیات کے لئے خطوط کھنچوانے۔ یا ایک کتاب میں اندراجات پُر کروانے سے معلوم کیا گیا کہ چار متوسط چمچے وھسکی یا ڈیڑھ پنٹ بیرسے یہ کام بے قاعدہ ہو جاتے ہیں لہٰذا ان کی اہمیت دفتر میں اندراجات تنقیح اور دوسرے تجارتی کاروبار میں بخوبی سمجھی جا سکتی ہے۔

عضلات کے حرکات پر بھی کوئی اختیار قائم نہیں رہتا۔ چنانچہ ایک پیا ہوا آدمی جس آواز کو محض کھٹکھٹانا سمجھتا ہو وہ دراصل ایک مہیب ضرب ہو سکتی ہے۔ نیز یہ کیفیت نہایت ہی معمولی خوراکوں سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک مشہور جلد ساز جس نے پینا شروع کیا تھا کچھ دنوں میں اپنی قابلیت کھونے لگا اور رفتہ رفتہ اس کا کام ناکارہ ہوتا گیا۔

دوسرا اہم نقطہ یہ ہے کہ گو احساس تھکن غائب ہو جاتا ہے لیکن جتنا بھی کام کیا جاتا ہے وہ نحو کاٹ پر ہی کیا جاتا ہے۔ ان کیفیات کو مختصراً اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے

"صحت حرکات۔ حادثات سے بچاؤ۔ ہم نشینوں سے بہتر سلوک۔ قیام ضبط۔ پابندی اوقات۔ راز داری۔ یہ تمام خیر متعادات ہو جاتے ہیں۔"

کُلز کہتا ہے "شرابی کی یہ تعریف کی جا سکتی ہے کہ وہ ایک بیت مریض سے جس کو کہنہ مرض ذہنی تنزل لاحق ہے۔"

"لہٰذا یہ ایک عجوبہ بات ہے کہ کیوں انسان صحت ہوش حواس فی حتی المقدور کوشش نہ کریں۔"

(شمشیر، آباد پٹنہ ۲ ستمبر ۱۹۲۶ء)

ترک مُسکرات

شری یُت یس ستیہ مورتی یم۔ یل۔ اے

شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کو ممنوع قرار دینے کی کامیاب کوشش کی جارہی ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ دوسرے ممالک کی طرح ہندوستان میں یہ تحریک ناکام رہے گی یا کامیاب ہوگی۔ لیکن مجھے اُمید ہے کہ ہندوستان یقیناً ترک شراب اور ترک مسکرات کو قبول کرے گا۔ میں اس کی کامیابی کے لئے دعا کررہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ اس ملک کے کتنے گھرانے اس لئے لامحدود مصیبتوں میں مبتلا ہیں کہ گھر کا جو شخص روزی کماتا ہے وہ اپنی آمدنی کا بڑا حصّہ شراب پر صرف کردیتا ہے اور اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو کھو کر جب نشہ کی حالت میں گھر آتا ہے تو اپنی بیوی اور بچوں کو زدوکوب کرتا ہے۔ ہندوستان کے ہزارہا افلاس زدہ گھروں میں یہ واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اِس کا انسداد کرنا ہمارا فرض ہے۔

(نیج ویلی دہلی)

خواتین پر سگریٹ نوشی کا اثر

واسع النساء بیگم صاحبہ

ماہنامہ "نیو ہیلتھ" امریکہ میں عنوان بالا کے تحت یل۔ بی۔ یوبنکس کا ایک مضمون شائع ہوا۔ جس کا ترجمہ اُن ہندوستانی خواتین کی عبرت و بصیرت کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے جو سگریٹ نوشی کو عین تہذیب سمجھنے لگی ہیں۔ (مترجم)

میں نے ایک نوجوان شادی شدہ خاتون کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "سگریٹ سے مجھے اُنس ہے۔ میں کیوں اسے نوش نہ کروں۔ اگر یہ (سگریٹ نوشی) مضرت رساں ہی ہے تو اس کا ضرر صرف مجھ ہی کو پہنچے گا۔ اس پر طبیب خانگی نے جواب دیا کہ۔

"شادی سے قبل آپ کا یہ بیان صداقت پر مبنی ہوتا لیکن اب تو آپ کے ایک

بچہ تولد ہونے والا ہے۔ تو ایسی حالت میں آپ کی سگریٹ نوشی اس متولد کے حق میں یقیناً مضرت رساں ثابت ہوگی۔"

خاتون اس کا کوئی جواب نہ دے سکی۔ جن لوگوں نے اس موضوع کا بالتحقیق مطالعہ نہیں کیا ہے وہ یقیناً اس بیان سے متعجب ہونگے کہ جب بچہ رحم میں ہوتا ہے۔ تو ماں کی سگریٹ نوشی کا اثر بد اس پر کس طرح مترتب ہوتا ہے۔ صحت پر تمباکو کے برے اثرات کا جنہوں نے کافی مطالعہ کیا ہے وہ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ پیدائش سے قبل اگر والدین تمباکو کا زہریلہ اثر بچہ میں سرایت کریں تو اس کا صحت بخش تولد کس قدر ناممکن الامر ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر جارج مقاسس نے اندازہ لگایا ہے کہ بچوں کی (۲۲۷) فی ہزار اموات محض والدین کی سگریٹ نوشی کے اثرات کا نتیجہ ہیں۔ سگریٹ نہ پینے والے والدین کی حد تک ان اموات کی تعداد (۱۵۴) فی ہزار ہے۔ اسی سلسلہ میں ڈاکٹر ہربرٹ ٹڈسول آف رائل کالج آف سرجن آف انگلینڈ نے حسب ذیل اعداد پیش کئے ہیں۔

"سگریٹ نہ پینے والی خواتین میں (۴۰۷) واقعات استقاط حمل اور مردہ بچہ پیدا ہونے کے رونما ہوتے ہیں اور سگریٹ نوش خواتین میں ان ہی واقعات کی تعداد (۴۹۱) تک بڑھ جاتی ہے۔"

ڈاکٹر سونٹاگ اور والیس منظہر ہیں کہ

"جب نکوٹین مادری خون میں جذب ہو جاتی ہے تو وہ آنول کی نالی سے جنین میں داخل ہوتی ہے۔ جس کا اثر بچہ کے قلب پر بہت گہرا مترتب ہوتا ہے۔"

اس ضمن میں ان ڈاکٹروں نے سگریٹ نوشی سے ماقبل اور اس کے مابعد کیفیات کا (۸۱۲) بار بچہ کے قلب کا بغور معائنہ کیا ہے۔

سگریٹ نوشی کی عادی خواتین اس کی [illegible] کرتی ہیں کہ۔

"جب مرد اس کے عادی [illegible] ہو تو عورت کو اس سے محترز رہنا چاہئے۔ مرد و اصناف پر اخلاقی پابندی یکساں لاگو آتی ہے۔ [illegible] سگریٹ نوشی سے جو نقصان ایک عورت کو پہنچتا ہے [illegible] نہیں پہنچ سکتا۔ مرد کی سگریٹ نوشی کا مضر اثر صرف اس کی ذات کی حد تک محدود [illegible] لیکن عورت کی سگریٹ نوشی کا اثر نہ صرف اس کی صحت پر پڑتا ہے بلکہ منوا اثر نسل پر بڑی حد تک [illegible] متاثر ہو جاتی ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ مرد کی بہ نسبت

عورت کے خون کا اثر بچہ کی پیدائش اور نشو ونما پر زیادہ گہرا پڑتا ہے۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ماں کی گود بچے کی تربیت گاہ ہے۔ ماں کے افعال و سکنات بچہ کی تقلیدی قوت کو اُبھارتے ہیں۔ ماہرین نفسیات نے کئی افراد کے طبی معائنہ کے بعد ان کی "عادتی کمزوریوں" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ عادتی کمزوریاں محض ماں کی عدم پابندیوں کا نتیجہ ہیں۔ بچے جو اوائل عمر ہی میں سگریٹ نوشی کے عادی ہو جاتے ہیں تو اس کے قصور وار منجملہ اور افراد کے ایک ماں بھی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ماں بچے کے سامنے سگریٹ کے کش لیتی رہے اور بچہ اس کا اثر قبول نہ کرے۔ اس میں اتنا شعور کہاں کہ وہ برے بھلے کی تمیز کر سکے۔ ماں کی کم و بیش تمام حرکتیں اُس کے لئے جاذب توجہ ہو جاتی ہیں اور وہ ایک نہ ایک دن اسی نوع کی حرکتیں کرنے لگتا ہے۔

سگریٹ نوشی کی عادت جو بہت سی خواتین کو ہو جاتی ہے وہ فی الحقیقت اُن کے "روشن خیال سماج" کی ترغیب و تحریص کا عکس ہے۔ سماجی محفلوں میں روشن خیال خواتین داخل ہو کر ہر اس عادت کو "اخلاقاً" قبول کر لیتی ہیں جس کی خود سماج عادی ہے۔ اگر چند خواتین سگریٹ نوشی کی عادی ہیں اور اُن کی محفل میں پہلی بار کوئی نوجوان خاتون داخل ہو جائے تو اس کا اخلاقی فریضہ ہوتا ہے کہ سگریٹ پیش کرنے پر اس کے کشوں سے لطف اندوز ہو اور یہی اس عادت بد کی بنا ہوتی ہے۔ یہ بات بھی بڑی حد تک حیرت انگیز ہے کہ مردوں کی طرح اب عورتوں نے بھی سگریٹ نوشی کو تہذیب میں داخل کر لیا ہے۔ سماج کی رنگت اب اس کے بغیر کچھ ٹھیک سی نہیں معلوم ہوتی۔

اکثر گھرانوں میں یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ خود شوہروں نے اس کے پیش کش میں پیش قدمی کی ہے۔ "دورِ جدید" کا شوہر اپنی بیوی کو سگریٹ پیش کرنا اپنے لئے باعث افتخار اور اس کے ساتھ ہی اسکو ایک سماجی خوبی سمجھنے لگا ہے۔

سگریٹ نہ پینے والی خواتین کی حد تک ہمارا مشاہدہ ہے کہ وہ بڑی مستعدی اور تن دہی سے گھریلو فرائض کو انجام دیتی ہیں۔ لیکن سگریٹ نوش خواتین کے بارے میں ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ وہ ابھی ایک کام بھی پورا نہیں کر پاتیں کہ انہیں سگریٹ کے کش کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ان کے کام میں چستی اور پھرتی جو پیدا ہوتی ہے وہ صرف اس سگریٹ نوشی کی مرہون منت رہتی ہے۔ طبیعت کا اضمحلال سستی بلکہ تھکن۔ چڑچڑاپن اور کام سے اکتا جانا۔ یہ اس عادت بد کے مہلک نتائج ہیں جو ایک خاتون کے لئے زہر ہلاہل ثابت ہوتے ہیں۔ گھریلو فرائض کی تمام تر ذمہ داری عورت ہی پر عاید ہوتی ہے۔ اور وہ جب ان فرائض کو باحسن وجوہ انجام نہ دے تو پھر گھر کی رونق اور خوشگواری کا خدا ہی حافظ ہے۔

کارخانہ جات میں کام کرنے والی عورتیں بھی اب اس زد میں آتی جارہی ہیں۔ امریکہ کے بعض کارخانہ جات نے سگریٹ نوش عورتوں کو ملازم نہیں رکھا جاتا۔ جس کے لئے یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ اس قسم کی عورتیں تن دہی اور مستعدی سے کام نہیں کرسکتیں۔ ہنری فورڈ کے الفاظ میں "سگریٹ نوش عورتوں کو ملازم رکھنا خود کارخانہ جات کے لئے خطرناک اور مہلک ہے۔" اس فریس اور دوربین انسان کا قول ہے کہ امریکہ کے تقریباً تمام مجرمین اس عادت بد کے شکار ہوتے ہیں۔

لطیفہ۔

پولیس مین (شرابی سے) تو گھر کیوں نہیں چلا جاتا۔

شرابی۔ سارا گھر میرے چاروں طرف گھوم رہا ہے۔ جیسے ہی میرے سامنے میرا گھر آئیگا میں اس میں گھس جاؤنگا۔

بابر کی توبہ

مولوی قاری عبدالوہاب صاحب اسکاؤٹ ماسٹر مدرسہ وسطانیہ گنگاوتی

یہ ظہیرالدین بابر کا سچا اور تاریخی واقعہ ہے جس کو اور مورخین کے علاوہ بابر کی عفت مآب صاحبزادی رحم دل ہمایون کی ہمدرد بہن اکبر کی چہیتی پھوپی حضرت گلبدن بیگم نے بھی اپنے ہمایون نامہ

میں اس واقعہ کو بہت اہمیت کے ساتھ لکھی ہیں۔

حضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ شراب بہت پیتے تھے ۔ پینے کی بھی ایک حد ہوتی ہے ۔مگر حضرت بابر پیالے اور شیشے تو کجا خُم کے خُم خالی کردیتے تھے ۔کوئی دن کوئی وقت ایسا نہ تھا جس میں وہ مخمور نہ رہتے ہوں۔

پانی پت کی پہلی لڑائی میں آپ کو ہندوستان کے زبردست راجہ رانا سانگا سے مقابلہ کرنا پڑا یہ جنگ مغلوں کی قسمت کے فیصلہ کی جنگ تھی ۔مگر بابر باوجود شیر دل ہونے کے اس موقع پر بہت متفکر ہوگئے۔

مہابلی رانا سانگا جس کے ہمراہ ہندوستان کے مشہور و معروف راجے مہاراجے مع لشکر جرار جن میں جنگ آزمودہ راجپوت سورما و غیور رہے سالار تھے ۔للکارتے ہوئے میدان جنگ میں کود پڑے ۔ بابر کی فوج تھوڑی تھی راناکی اس انبوہ کثیر فوج کو دیکھ کر اس کے ہوش اُڑ گئے ۔جب بابر نے اپنی فوج کی بڑھتی ہوئی ہراسانی دیکھی تو اپنی فوج کے سامنے دل ہلا دینے والی پرجوش تقریر کی جس سے ان کے حوصلے بڑھ گئے اس کے بعد کہا کہ میرے بہادرو ۔تم کو معلوم ہے کہ تمہارا اولو العزم بادشاہ یعنے بابر اپنے خدا کے حکم کے خلاف چوبیس گھنٹے شراب نوشی میں مصروف رہتا ہے ۔بغیر شراب کے اس کی زندگی محال ہوجاتی ہے لیکن آج وہ تم سب کو گواہ رکھ کر خدائے قدوس سے یہ عہد کرتا ہے کہ اے شہنشاہوں کے شہنشاہ اے حاکموں کے حاکم میں نے اب تک شیطان کے فریب سے تیری پاک آیتوں کی تعمیل نہ کی تھی میرے مالک میں شراب نوشی میں مبتلا ہو کر تیری رحمت سے دور رہا میں بہت شرمندہ ہوں ۔خداوندا معاف کر آئندہ کبھی شراب نہ پیوں گا ۔ بارالہ اس مصیبت میں میرا ساتھ دے اور اس عظیم جنگ میں مجھے فتح عطا کر ۔اے مقلب القلوب اب میں خلوص دل سے تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی شراب نہ پیوں گا ۔یہ کہا اور اسی وقت تمام شراب کے شیشے وخم و صراحی و ساغر جس میں لاکھوں روپیوں کی بہترین شراب تھی تڑوا دئے ہر طرف زمین پر شراب کی نالیاں بہنے لگیں ۔بابر کی یہ حالت دیکھ کر فوج کے سپاہی و سرداروں میں جوش پیدا ہوگیا اور ان میں بھی جو شراب کے عادی تھے فوراً توبہ کرکے دشمن پر حملہ آور ہوئے ۔

اللہ کو یہ عہد یہ توبہ پسند آئی ۔غیب سے تائید کی فتح نصیب ہوئی ۔کہتے ہیں کہ بابر نے پھر عمر بھر شراب کا نام نہیں لیا ۔

پیارے بھائیو ۔اگر ہمیں بھی شراب کی عادت ہے تو فوراً اس سے توبہ کرکے حصول مقصد کیلئے بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے رہیں ۔اللہ ضرور مستجاب کرے گا اور اس کا فضل شامل حال رہے گا۔

ہشیار تم ہو آنکھ میں حالت ہے خواب کی

مولوی میر حسن علی خاں صاحب یمین

تعریف مختصر سی یہی ہے شراب کی　　منہ لگ کے سیکڑوں ہی کی مٹی خراب کی

شیطان کی صدا ہے یہ خواہش شراب کی　　کیوں بات سنتے ہو دل خانہ خراب کی

اس مے کو دیکھو حد ہے کوئی انقلاب کی　　ہشیار تم ہو آنکھ میں حالت ہے خواب کی

دل بھی گواہی دیتا ہے بیشک عجب نہیں　　محشر میں کبھی بنا ہو اسی سے عذاب کی

مانع ہے کار خیر سے تم کو یہی شراب　　باعث یہی ہے تم پہ خدا کے عتاب کی

منہ دختِ عنب کو لگایا یمین نے
تعریف کیا ہو آپ کے اس انتخاب کی

ولایتی شراب کی کثرت

اور

اُس کے انسداد کی ضرورت

مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی

آج کل مہذب اور متمدن ممالک میں مسکرات کی جو کثرت ہے وہ ظاہر ہے۔ یورپ میں خصوصاً ملک فرانس کو شراب سازی اور شراب نوشی میں امتیازی درجہ حاصل ہے۔ کیا طرفہ تماشا ہے کہ مصفی پانی کا بوتل تو آٹھ آنے میں دستیاب ہوتا ہے۔ مگر دختر رز کی بوتل دو آنے میں مل جاتی ہے۔ پیرس اور فرانس کے دیگر شہروں میں قدم قدم پر مے خانے نظر آتے ہیں۔ جہاں بیسیوں قسم کی شراب ہر وقت مہیا رہتی ہے۔ کوئی ہوٹل کوئی رسٹورنٹ۔ کوئی کیفے۔ کوئی رقص گاہ۔ کوئی قحبہ خانہ ایسا نہیں جہاں بنت العنب کی

فراوانی نہ ہو۔ دن رات شغل مے فروشی جاری رہتا ہے۔ اور مئے ناب کے متوالے آدم کے بیٹے اور حوا کی بیٹیاں پیتے ہی چلے جاتے ہیں۔

شباب میکش، جمال میکش، خیال میکش، نگاہ میکش
خبر وہ رکھیں گے کیا کسی کی جنہیں خود اپنی خبر نہیں ہے

کا صحیح نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔

اگر آپ کسی رسٹورنٹ میں شکم پری کے لئے قدم رکھیں تو ویٹر اور ویٹرس کھانے کے اقسام کی فروپیش کرنے کے پہلے مشروبات کے اقسام کی فروپیش کرتا یا کرتی ہے۔ اور سوال ہوتا ہے کونسی شراب ناب حاضر کی جائے۔

ملک فرانس میں عام طور سے شراب ارزاں ہے۔ مگر رقص گاہوں۔ قحبہ خانوں اور بعض خاص رسٹورنٹ میں (جہاں ویٹرس از سرتا پا لباس برہنگی میں مصروف کاروبار ہوتی ہیں۔) اس کی قیمت گراں سے گراں تر لی جاتی ہے۔ فرانس کے رقص گاہوں نائٹ کلبوں اور کیا برے میں داخلہ کی کوئی فیس نہیں لی جاتی مگر داخلہ کے بعد چاء کافی یا شراب خریدنی ضروری ہے۔ اور ان کی قیمت عام مقررہ قیمت سے زیادہ لی جاتی ہے۔ گویا فیس داخلہ کا معاوضہ ہوتا ہے۔

انگلستان کو اس بارے میں ہر طرح امتیاز حاصل ہے۔ وہاں عام طور سے رسٹورنٹ کیفے میں شراب فروخت نہیں ہوسکتی۔ جب تک لیسنس حاصل نہ ہو کوئی شراب فروخت نہیں کرسکتا۔ جب کسی کو کھانے کے ساتھ مشروبات کی ضرورت ہوتی ہے تو نقد۔ تم دیگر بازار سے شراب طلب کی جاتی ہے۔ کوئی میخانہ وقت مقررہ کے بعد کھلا نہیں رہتا۔ سربازار کسی میخانے کے دروازے کھلے نہیں رہتے۔ مے فروشی کے لئے قاعدے ہیں۔ قواعد ہیں۔ بہرحال انگلستان کو اس بارے میں تفوق حاصل ہے

آج کل ہندوستان میں انسداد مسکرات پر زور دیا جارہا ہے اور بعض اضلاع میں مسکرات کے انسداد کی کارروائی جاری کردی گئی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ کامیابی ہورہی ہے۔

ہمارے یہاں بھی ترک مسکرات کے لئے انجمن قائم ہے۔ اور جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی کی صدارت کا امتیاز بھی حاصل ہے۔ اور انجمن عملی طور پر کام میں نظر آتی ہے مگر سوال یہ ہے کہ [illegible] انسداد مسکرات میں کامیابی ہو رہی ہے؟

اگر انجمن ترک مسکرات کی [illegible] اپنا ماخذ بنایا جائے تو بیشک اس امر کا اقرار کرنا ہوگا کہ مسکرات میں کمی ہورہی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ بیان صحیح ہو مگر عام طور سے جو ثبوت نظر آتے [illegible]

نہیں کیا جاسکتا اور یہ نظر آرہا ہے کہ شراب نوشی خصوصاً ولایتی شراب نوشی کی بیشی ہوتی جارہی ہے۔ اس کے ثبوت میں ایک دلیل پیش ہے۔

آج سے دوسال پہلے جام باغ ترپ بازار میں کوئی ولایتی شراب کی دوکان نہیں تھی صرف ترپ بازار میں "رستم فرام" کی ایک دوکان سالہاسال سے قائم تھی اس دوسال کے عرصہ میں جام باغ میں ایک دوکان ایک ملگی میں قائم ہوئی۔ دیکھتے دیکھتے چارچھ مہینے کے اندر ایک سے دو اور دو سے تین ملگیوں میں یہ دوکان پھیل گئی اور جب یہ بھی ناکافی تصور ہوئی تو ایک وسیع مکان لے لیا گیا اور آج وہی دوکان "ٹاؤن اینڈ کمپنی" کے نام سے قائم ہے۔ ممکن ہے کہ وہ ترقی کے مدارج اسی طرح طے کرتے رہی تو پھر ایک سے دو مکان اور دو سے چار مکان بھی ناکافی ہونگے۔

پھر اس کے قریب معظم جاہی مارکٹ کے عقب میں ایک وسیع ملگی میں ولایتی شراب کی دوکان اسی سال ڈیڑھ سال کے اندر قائم ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ کاچی گوڑہ۔ پل مسلم جنگ عقب ٹپہ خانہ انگریزی۔ متصل موتی محل سینما وغیرہ میں بھی شراب کی دوکانیں قائم ہوگئی ہیں جو آج سے پہلے نہیں تھیں۔ تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ولایتی شراب کی بیشی ہورہی ہے۔ یا انسداد؟

ارباب انجمن ترک مسکرات کا فریضہ ہے کہ وہ اس قسم کی گرم بازاری کے انسداد پر کمرہمت چست کریں۔ سیندھی خانوں کے احاطہ کے باہر مسکرات کی عادت کو کم کرنے کے متعلق بورڈ لگانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا البتہ انجمن کا سرمایہ ایک غیر ضروری کام میں صرف ہوسکتا ہے۔

ایک غور طلب امر یہ ہے کہ ولایتی شراب نوشی کی دوکانیں کیوں زیادہ ہوتی جارہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ شراب نوشی کی عادت میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس لئے شراب کی مانگ کے لحاظ سے دوکانیں بھی زیادہ ہوتی جارہی ہیں۔ لہذا یہاں غور طلب امر یہ ہوتا ہے کہ یہ عادت میں اور اضافہ کیوں ہورہا ہے۔ جہانتک میرے معلومات اور مشاہدات ہیں اس کے وجوہ حسب ذیل ہیں۔

(الف) جو طبقہ اولاً سیندھی کا عادی تھا اب وہ مہذب ہوکر ولایتی شراب خصوصاً بیر کا عادی ہوگیا ہے۔ کیونکہ "بیر" کی ایک بوتل چودہ آنے سے لیکر ایک روپیہ چار آنے تک دستیاب ہوجاتی ہے۔

(ب) پہلے اگر کسی محفل میں دیسی سیندھی لطف وسرور کے لئے استعمال کی جاتی تھی تو اب مئے گلگوں کے ساغر شراب فرنگ کے جام لطف صحبت کو گرمانے کے لئے نوش کئے جاتے ہیں۔

بگیر۔ جام بگیر و بنوش۔ بادہ بنوش۔

پر عمل کیا جاتا ہے۔

(ج) مغربی تمدن۔ زمانہ کا رنگ دیکھ کر نوجوانوں میں مے نوشی کی عادت ہوتی جاری ہے۔ تہذیب کا زینہ ترقی کا معراج اسی کو سمجھا جارہا ہے۔

ارکان انجمن کا فریضہ ہے کہ وہ غور کریں۔ سوچیں کہ مے نوشی کی یہ شہری لعنت جو ہمارے افراد ملک میں پیدا ہوئی ہے اس کو کس طرح روکا جائے اور کس طرح سد باب کیا جائے۔ اگر ارکان انجمن کسی رات خصوصاً چاندراتوں میں نکلیں تو معلوم ہوسکتا ہے کہ "جان" کی سر بہ فلک عمارت میں۔ ویکاجی کے شاندار اور پُرعظمت قصر میں۔ حیدرآباد "پرسی" کی خوبصورت نزہتگاہ میں اور راک کیاسل ہوٹل کے خوش منظر۔ خوشنما اور پُرفضا، سیرگاہ میں، ہمارے کتنے نوجوان مرد اور کتنی تہذیب یافتہ خواتین مے نوشی میں نظر آئیں گی۔

ولایتی شراب کے انسداد کے لئے میرے ناقص خیال میں حسب ذیل امور ہیں۔

۱۔ سرکار عالی میں تحریک کی جائے کہ ولایتی شراب پر محصول زیادہ عائد کیا جائے۔

۲۔ سررشتہ آبکاری کو مجبور کیا جائے کہ آئندہ سے کسی کو لائسنس شراب فروشی نہ دیا جائے۔

۳۔ ایسی خواتین والنٹیر فراہم کی جائیں جو مذکورالصدر مقامات پر جاکر نوجوانوں کو شرم دلائیں اور اس عادت کے چھوڑنے پر مجبور کریں۔ کیونکہ موجودہ تہذیب کے زمانہ میں جو اثر خواتین والنٹیر کا ہوسکتا ہے وہ مرد والنٹیر کا نہیں ہوسکتا۔

اگر انجمن انسداد مسکرات اس کی جانب توجہ نہ کرے اور موجودہ رفتار قائم رہے تو اندیشہ ہے کہ حیدرآباد کے ہر کوچہ و بازار میں مے خانے قائم ہوجائینگے۔ تمام رسٹورنٹ اور کیفے میں علانیہ شراب نوشی ہونے لگے گی۔ اس وقت کوئی انسداد نہ ہوسکے گا۔ اور گیا ہوا وقت واپس نہ ہوگا۔

بنت العنب

لیاقت خانم صاحبہ

اے خوبصورت انگور کی بدصورت بیٹی۔ اے ام الخبائث۔ اے ہماری بربادیوں کی جڑ اے ہماری پستیوں کی رہنما۔ اے ہماری دولت و عزت کی دشمن۔ تونے ہماری قوم کی صورت بگاڑ دی

تو نے ہمارے دین کا چہرہ مسخ کر دیا ․․․․ تجھ سے کسی دین نے جائز نہیں رکھا۔ تیری کسی حکیم نے تعریف نہیں کی تجھ سے کسی شریف نے منہ نہیں لگایا۔ تیری ہر جگہ مذمت ہوتی ہے۔ تو ہر جگہ برائی سے یاد کی جاتی ہے۔ تیرے نام کے ساتھ لاحول و استغفار پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اے ساحرہ تیرا جادو پر اثر ہے۔ ایک نوجوان روز روشن میں تیری تذلیل کرتا ہے لیکن رات کی تاریکی میں تیرے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ آخر کیوں۔ تجھ میں کونسی خوبی ہے۔ تجھ سے ہمکنار ہونے کے بعد اس کی لطیف روح کثیف ہو جاتی ہے۔ کیا یہی تیری خوبی ہے۔ اس کی انسانیت مبدل بہ حیوانیت ہو جاتی ہے۔ کیا یہی تیری خوبی ہے۔ اس کی قوت عقل وہوش سلب ہو جاتی ہے۔ کیا یہی تیری خوبی ہے تجھے حلق سے نیچے اُتارنے والے کا عدم و وجود یکساں ہو جاتا ہے کیا یہی تیری خوبی ہے تیری ایذا رسانیوں سے اس کا جگر چھلنی ہے ․․․․ تیرے ظلموں سے اس کا دل زخمی ہے۔ تیری بے رحمیوں سے وہ نحیف و زار ہے ․․․․ تیرے زہریلے جبڑے اس کی رگ رگ میں پیوست ہیں لیکن لب نہیں ہلاتا ․․․ تیرے مکروہ پنجے سرتا پا دبوچے ہوئے ہیں لیکن دم نہیں مارتا ․․ ․․․․ تو نے اسے عزت و شرافت سے بے بہرہ کیا ․․․ صحت و تندرستی چھین لی۔ دین سے منحرف کیا۔ عزیز پیاروں سے برگشتہ کیا لیکن اے شیطان کی نائب پھر بھی وہ تیرا شاکی نہیں۔ تو اس کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہے۔ اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا وہ کچھ سوچ نہیں سکتا وہ کچھ سمجھ نہیں سکتا اسکی عقل وہوش پر تیرا تسلط ہے۔ وہ تجھے "شیشے کی پری" کے نام سے یاد کرتا ہے۔ لیکن دراصل تو چڑیل ہے۔ ایک دلفریب چادر میں روپوش چڑیل بلکہ ڈائن ہے۔ تیری خوبصورت چادر کی جگمگاہٹ سے اس کی نگاہیں خیرہ کر دی ہیں۔ اگر کبھی عقل سلیم سے کام لیکر وہ تجھ کریہہ المنظر کے چہرہ سے یہ زرین نقاب اُلٹ دیں اور پھر تیری قابل نفرت صورت کا نظارہ کرنے کے لئے چند لمحہ کی زحمت گوارہ کریں تو تیری ساری حقیقت آشکارہ ہو جائے۔ تیرا مسخ شدہ چہرہ ایک ایسا ہیبت ناک منظر پیش کرے کہ وہ لرز اٹھیں اور وہ تجھ سے ایسے متنفر ہو جائیں کہ دنیا میں آج تک کوئی کسی سے نہ ہوا ہوگا۔ تیرے گندے دہن کی بدبو سے اُن کا جی متلا جائے۔ تیری چوڑی چوڑی خون آشام آنکھیں دیکھ کر وہ اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پھر اے نقاب پوش بلا تیرا کوئی جادو موثر ثابت نہ ہو تیرا کوئی منتر کارگر نہ ہو۔

اے نیستی کی دیوی تیرے پجاریوں سے سنا کرتی ہوں تو ایک مفرح شئے ہے۔ تو ان کو قوت فکر بخشتی ہے۔ تو ان میں قوت عمل پیدا کر دیتی ہے۔ کیا یہ سچ ہے اے خرد و ہوش کی دشمن کیا سچ ہے۔ کیا سچ مچ تو ان کے ساتھ نیک سلوک کرتی ہے۔ نہیں اے مادر شر نہیں ایسا خیال تک بھی نادانی ہے۔ یہ بھی تیرے جادو کا ایک کرشمہ ہے۔

سنتی ہوں دنیا میں ایسے ملک بھی ہیں جہاں خون رگوں میں برف کی طرح جمتا ہے ۔ اور اے آتش سیال وہاں فی الحقیقت تیری ضرورت ہے ۔ تجھے لوازمات حیات میں سے سمجھا جاتا ہے ۔ تیرا ایک گلاس ان کے دماغ کے دروازے کھول دیتا ہے ۔ اور وہ ایسی ایسی "ان ہونی" باتیں سوچتے اور کر دکھاتے ہیں کہ ہم غریب ہندوستانیوں کی عقل حیران رہ جاتی ہے ۔ شاید یہ سب سچ ہو لیکن ہمیں کیا ۔ اگر تیرا برتاؤ وہاں والوں کے ساتھ اس قدر حیرت انگیز ہے تو ہمیں کیا مطلب ۔ ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ تو ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے ۔ ہمارے سروں پہ بارہ مہینے گرم سورج چمکتا ہے ۔ ہماری رگوں میں بارہ مہینے خون دوڑتا پھرتا ہے ۔ موسم سرما کی ٹھنڈی ہوائیں ہمارے دماغ نہیں ٹھٹھراتیں ۔ ان کے سرد جھونکے ہمارے دل پژمردہ نہیں کرتے ۔ تو پھر ہم تیرا کیا احسان مانیں ۔ کیوں تیری ضرورت رکھیں کس واسطے تجھے منہ لگائیں ۔ اے سبز قدم ۔ بدبختی و تباہی تیری ہمرکاب ہے ۔ جس گھر میں تو نے قدم رکھا وہاں اُلو بلوا دیئے

اے ہماری رگوں کا رس چوسنے والی ۔ میں تجھ سے التجا کرتی ہوں تو ہندوستان سے باہر ہو جا ۔ جہاں تیری قدر و طلب ہو وہیں چلی جا ۔ اے بے رحم ۔ اگر تو میری التجا نہ سنے گی تو میں اپنے عزیز بھائیوں سے التجا کروں گی کہ وہ تجھ دغاباز کو سر نہ چڑھائیں وہ تجھ ساحرہ کے مکر و فریب سے غافل نہ رہیں ۔ اگر وہ ادھر توجہ نہ کریں گے ۔ اگر وہ اپنے مستقبل کے متعلق نہ سوچیں گے تو ایک دن میرے غریب بدبخت قومی بھائیوں کی لاشوں کو کفن تک بھی نصیب نہ ہونگے ۔

خبریں

حیدر آباد

صدر انجمن ترک مسکرات کا جلسہ

راؤ بہادر رین شیو راج ایم۔ ایل۔ اے کی تقریر

بتاریخ ۱۰؍بہمن روز سہ شنبہ شام کے ساڑھے چار بجے راؤ بہادر رین شیو راج ایم ایل۔ اے۔ (مرکزی) نے ایک جلسہ میں جو صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا۔ "مسکرات کے نقصانات" پر تقریر کی۔ آنریبل نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی و صدر نشین انجمن ترک مسکرات نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔

مسٹر شیو راج نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ایسے صوبہ سے آرہے ہیں۔ جہاں ترک مسکرات کے سلسلہ میں بہترین تجربے کئے جارہے ہیں۔ یوں تو ہر حکومت کے ذرائع آمدنی میں آبکاری ایک زبردست ذریعہ ہے لیکن آج کوئی ایسی حکومت نہیں ہے۔ جو محض آمدنی کے خاطر استعمال مسکرات کی عوام کو ترغیب دیتی ہو۔ اس خصوص میں سماجی مصلحین کو بھی بدل و جان کام کرنا چاہئے۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر شیو راج نے فرمایا کہ مہاتما گاندھی کی یہ عین خواہش ہے کہ پانچ سال کے اندر تمام ہندوستان مسکرات کے استعمال سے باز آجائے اور کانگریسی حکومت کی پر زور کوششوں سے یہ مسئلہ دن بدن اہمیت حاصل کرتا جارہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ گاندھی جی کی امیدیں بار آور ثابت ہو جائیں۔ ترک مسکرات کی مہم ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ ریاستوں میں بھی جاری ہے۔ اور مستقبل ہر طرح امید افزا نظر آرہا ہے۔ اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے قابل مقرر نے کہا کہ ان کا تعلق ایک ایسے فرقہ سے ہے جس نے مسکرات کا از حد استعمال کرکے اپنے سارے حقوق کھو لئے ہیں۔ اور جو تنظیم اور ترقی کے اعتبار سے سب سے پیچھے ہے۔

نواب مرزا یار جنگ بہادر نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ہری جنوں سے

جو تفریق برتی جاتی ہے۔ وہ انسانوں کی پیدا کردہ ہے۔ اور انسان ہی اس کو مٹا سکتے ہیں۔ میرے نزدیک تمام انسان مساوی ہیں۔ چاہے ان کا تعلق کسی فرقہ سے ہو۔

مسکرات کا ذکر کرتے ہوئے نواب صاحب موصوف نے فرمایا کہ مسکرات کا اثر ہر صورت میں اخلاق انسانی پر پڑتا ہے۔ تاج محل کے ایک واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ کمرہ میں مقیم تھا ایک جنٹلمین شرابی جو نشہ میں بدمست نظر آرہا تھا۔ میرے کمرے میں داخل ہو کر "بائے بائے" کہنے لگا۔ مجھے سخت افسوس ہوا۔ ایک کتا اپنے مالک کو پہچانتا ہے۔ مگر انسان نشہ کی حالت میں خود کو بھول جاتا ہے۔ آخر میں نواب صاحب نے پرزور اپیل کی کہ وہ ترک مسکرات کی مہم کو کامیاب بنانے میں اپنا ہاتھ بٹائیں۔

پریسیڈنٹ انجمن کا دورہ نظام آباد و کریم نگر۔

حیدرآباد۔

آنریبل نواب مرزا یار جنگ بہادر پریسیڈنٹ صدر انجمن ترک مسکرات نے نظام آباد و کریم نگر کا دورہ فرمایا۔ آپ کی معیت میں مسٹر گوپالن بی۔ اے سکریٹری انجمن تھے۔

۲۰ بہمن کو نظام آباد میں اور ۲۴ بہمن کو کریم نگر میں جلسے منعقد کئے گئے۔ جس میں عہدہ داران سرکار عالی سیٹھ ساہوکار، وکلاء اور بہت سارے لوگ شریک تھے۔ آنریبل پریسیڈنٹ نے نشہ کے بُرے اثرات پر تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ انجمن ترک مسکرات کا مقصد بجز اس کے کچھ اور نہیں کہ لوگوں کو اس کے مضر اثرات کی جانب توجہ دلائی جائے۔ اور ترک نشہ سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں اس کا اظہار کیا جائے۔

ضلع کمیٹی۔

ضلع کریم نگر میں ٹمپرنس کمیٹی قائم کی گئی جس کے لئے اصحاب ذیل کا انتخاب کیا گیا۔

صدر . . . . اول تعلقدار صاحب

نائب صدر . . . . دوم تعلقدار صاحب

معتمد . . . . مولوی محمود علی صاحب وکیل۔
شریک معتمد . . . . مسٹر کیشو لو صدر مدرس

ارکان

مولوی شیخ حسین صاحب وکیل۔
رائے راجچندر سہائے صاحب سکینہ وکیل
مولوی جعفر حسین صاحب وکیل
سیٹھ شیونار این جی ساہو
مولوی سرور خاں صاحب گتہ دار
مولوی عظمت علی صاحب گتہ دار

جلسہ ترک مسکرات

حیدرآباد - ۲۰؍ اسفندار

۲۸؍ بہمن کی شام بیرون لال دروازہ بمکان حکیم محمد مولانا صاحب ایک جلسہ عام بصدارت مولانا سید محمد بادشاہ حسینی صاحب قادری منعقد ہوا جس میں بلا اختلاف مذہب و ملت سب شریک تھے۔ تقریر صدارت میں مولانا نے کہا کہ حضرت انسان ساری کائنات میں سب سے اعلیٰ و اشرف ہیں۔ یہ خلیفۃ اللہ ہیں۔ خدائی پر ان کی عظمت، کا سکہ ہے۔ بس ایک خدا ہے کہ جو ان کا حاکم ہے اور اسی نے اس ضعیف البیان کو سارے عالم پر حکمران بنایا ہے ان کا یہ امتیاز عقل و فراست کی وجہ سے ہے جو عطائے ربانی ہے۔ سوچو کہ جو چیز حضرت انسان سے اللہ کی یہ نعمت (یعنی عقل) چھین لے اس سے بڑھکر دشمن انسانیت اور کون ہو گا۔

خدائے تعالیٰ میرے مکرم دوست نواب مرزا یار جنگ بہادر کی مساعی جمیلہ میں برکت عطا فرمائے جنہوں نے " انجمن علم و عمل " کے تحت اس دشمن انسانیت (مسکرات) کے خلاف علم جہاد بلند کیا دعا ہے کہ ہمارے اس محترم مجاہد کو اپنے اس جہاد میں فتح و کامرانی نصیب ہو اور جلد اس دشمن انسانیت کا قلع قمع ہو۔

آخر میں ملک و مالک کی دعا کے بعد کہا کہ محلہ کی حد تک ذیلی کمیٹی کا انعقاد ضروری ہے چنانچہ باتفاق آرا حسب ذیل اراکین کا انتخاب عمل میں آیا جس میں حکیم محمد مولانا صاحب معتمد۔ حاجی غلام حسین صاحب بخشی۔ ڈاکٹر شنکر راؤ جی۔ پنڈت رتن سنگھ جی۔ مولوی محمد یوسف صاحب۔ سائل وینکیا جی۔ مولوی غلام جیلانی صاحب۔ مولوی محمد عبدالقادر صاحب کمندان پنچال رنگیا جی اور مسٹر تلجا پرشاد ارکان منتخب ہوئے۔ مولوی محمد یوسف صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور منجانب حکیم محمد مولانا صاحب چار سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ (دکن نیوز)

گلبرگہ میں ترک مسکرات کا پرچار۔

حیدرآباد۔ ۱۱/اسفندار۔

گلبرگہ عرس کے موقع پر صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے پرچار کیا گیا۔ نمائش گاہ کے ایک اسٹال میں ٹمپرنس لٹریچر، تصاویر اور گھنڈیوں وغیرہ کی بڑے سلیقہ کے ساتھ نمائش کی گئی تھی۔

رضاکاروں کی جماعت روزانہ شراب خانوں، سیندھی خانوں اور دوسرے مقامات پر اپنے گیت گاتی گشت لگاتی تھی۔ ان گیتوں سے لوگ بہت متاثر نظر آتے تھے۔ ترک مسکرات کا لٹریچر اور رسالے مفت تقسیم کئے گئے۔

۸/جنوری کی شام کو ۶ بجے نمائش گاہ کے وسیع میدان میں رائے گردچرن داس صاحب سکسینہ اڈیٹر رسالہ ترک مسکرات نے "نشہ کی برائیوں" پر تقریر کی اور کہا کہ ترک مسکرات کا پرچار ملک کے ہر حصہ میں ہونا چاہئے کیونکہ ہمیں نہ صرف اُن عزیز جانوں کو جو اس بُری عادت میں مبتلا ہیں بچانا فرض ہے بلکہ اس لعنت کو ملک سے ہمیشہ کے لئے دُور کردینا ہے۔ صدر انجمن کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرتے ہوے مسٹر سکسینہ نے عوام سے اشتراک عمل اور امداد و معاونت کے لئے اپیل کی۔

مسٹر مانک راؤ نے میجک لنٹرن کے ذریعہ نشہ کے نقصانات کو تفصیلی طور پر سمجھایا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی۔ (دکن نیوز)

ہندوستان

صوبہ متوسط۔

اکولہ میں شراب بند کرنے کے سلسلہ میں ایک زبردست جلوس شراب کی دوکان سے نکالا گیا۔ اکولہ کے تعلقات میں بھی اسی قسم کے مظاہرے ہوئے۔ اکولہ میں وزیر آبکاری کمشنر برار وغیرہ شامل جلوس تھے بلکہ میدان میں یہ جلوس جاکر ختم ہوا۔ وہاں ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جسمیں وزیر آبکاری نے شراب بند کرنیکا اعلان کیا۔

واردھا اور اکولہ ضلع میں یکم جولائی سے شراب بند کرنے کا اعلان ہوا تھا۔ وردھا میں ایک زبردست جلوس نکالا گیا۔ اور ایک عام جلسہ میں مسٹر بھروکا وزیر آبکاری اور مسٹر پٹیل وزیر بمبئی نے تقاریر کیں اور شراب نوشی کے عیوب پر روشنی ڈالی۔

اکولہ بھی اس معاملہ میں وردھا سے پیچھے نہیں رہا۔ ایک بڑا پتلا کاغذ کا شراب کے نام سے بنایا گیا۔ بھاٹیا گراؤنڈ پر شاندار طریقہ پر لے جایا گیا اور وہاں نذر آتش کیا گیا۔ مطلب یہ کہ اکولہ ضلع سے شراب خانہ خراب کا ستیاناس ہوگیا۔

بہار

رانچی میں ترک مسکرات۔

پٹنہ، ۳۰ر جنوری۔

حکومت بہار نے تصفیہ کیا ہے کہ مالیاتی سال کے شروع سے ضلع رانچی میں امتناع مسکرات کا قانون نافذ کیا جائے۔

سمجھا جاتا ہے کہ اس سے تقریباً (۷) سات لاکھ روپیہ سالانہ آبکاری کی آمدنی گھٹ جائیگی۔

یو۔پی

کانپور ۹ر جنوری۔

یوپی کے وزیر صنعت آنریبل ڈاکٹر کٹجو نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا امکان ہے کہ آئندہ مالی سال شروع ہوتے ہی صوبہ کے کئی دیگر اضلاع میں بھی شراب وغیرہ پر پابندیاں عائد کر دی جائیں تاکہ عوام کو مسکرات کے برے نتائج سے محفوظ رکھا جاسکے۔

امتناع مسکرات کے لئے مہاتما گاندھی کی تجویز۔

بمبئی ۱۷ر جنوری

بمبئی کے پانچ وزراء کابینہ آج باردولی میں سردار پٹیل اور مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ غالباً نئے ٹیکسوں کے عائد کرنے کی تجاویز اور امتناع مسکرات کے پروگرام کو وسعت دینے کے لئے مزید کارروائیاں اختیار کرنے پر بحث کی جائے گی۔

یاد ہوگا کہ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کے تازہ مقالہ میں تجویز کیا تھا کہ مسکرات کے پروگرام کی خاطر دیہاتی علاقوں میں جدید محاصل عائد کئے جائیں اور جہاں جہاں زائد محاصل عائد کرنا ممکن نہ ہو وہاں مرکزی حکومت سے بلاسود قرضہ حاصل کیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت قرض لینے کی تجویز کے خلاف ہے اور خساروں سے بچنا چاہتی ہے۔ بہر حال کسی قسم کا جدید محاصل عائد کیا جائیگا۔

سمندر پار

یارک شائر

یارک شائر کی بیانڈ آف ہوپ یونین کا سالانہ جلسہ لیڈز میں منعقد ہوا مسٹر مالکم ڈی فندرمن یل یل بی نے صدارت کی۔

رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ مدارس میں (۷۰۰) لکچرز دیئے گئے اور اکثر موقعوں پر ریورنڈ کارٹنی سی، وِکین نے فوقانیہ مدارس اور کالجوں میں تقاریر کیں۔

مسٹر پرکنس نے نوجوانوں کی نشہ بازی پر بڑھتے ہوئے خطرات کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر لیس تھامپسن رانگ نے رات کے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ حال ہی میں ایک شخص الکحل کے زہریلے اثرات سے موت کا شکار ہوگیا۔ جو ان کے زیر علاج تھا اور باوجود ممکنہ کوشش کے بچ نہ سکا۔

مس رانڈ الف کلارکن (لندن) نے بچوں کی تربیت پر زور دیا اور ریورنڈ ڈبلیو ایچ ڈن نے الکحل کے خلاف اپنے ذاتی تجربوں کو بیان کیا۔

براڈفورڈ

براڈفورڈ ٹمپرنس سوسائٹی کے (۱۰۰) ویں سالانہ جلسہ کے موقع پر مسٹر جے، ڈبلیو وڈو (برک ہاوز) نے "ہمارے آج کے نوجوان" کے عنوان پر تقریر کی اور نشہ بازی کے مہلک اثرات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اس تقریب میں دعوت اور موسیقی کا اہتمام تھا۔

دی ایشیاٹک گورنمنٹ سکیورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹیڈ

(میسور)

قائم شدہ ۱۹۱۳ء

لائف ڈپارٹمنٹ ۱۹۲۲ء

ایشیاٹک بلڈنگ بنگلور

کم نرخ پر اقساط کمپنی کی مقبولیت کا راز ہے
پراسپکٹس اور ایجنسی کے شرائط ہیڈ آفس
یا سکریٹری شاخ موقوعہ جام باغ حیدرآباد سے طلب کیجیے

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس
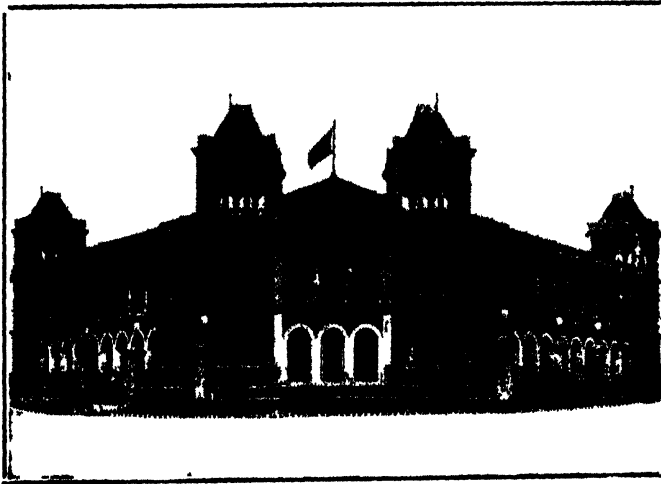
جلد (۳) نمبر (۵)

رجسٹرڈ سرکار آصفیہ ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ پرہیز کریں

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

فروردی ۱۳۴۸ف

فروری ۱۹۳۹ء

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

جلد ۳	ماہ فروردی سنہ ۱۳۴۶ فصلی	نمبر ۵

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آرمدو آئنگار صاحب ایم۔ بی۔ ای۔ ایڈوکیٹ

ارکان

جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر
جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او۔ بی۔ ای
جناب راجہ بہادر جسٹس بشویشور ناتھ صاحب

جناب سی۔ سی۔ پال او۔ بی۔ ای۔ ڈپٹی چیف انجنیر
جناب مسٹر ریورنڈ ایف۔ ای۔ سیاکٹ ویسلین مشین سکندرآباد
جناب نواب یسین جنگ بہادر

فہرست مضامین

اداریہ

—— تارکان مسکرات کی پہلی نوآبادی کا افتتاح ۸ ار فروری ۱۳۴۹ف کو شہزادہ والاشان نواب معظم جاہ بہادر کے مبارک ہاتھوں عمل میں آیا۔

یہ نوآبادی سرکار عالی کی فیاضانہ امداد پچیس ہزار روپیہ کی لاگت سے زیر نگرانی آرائش بلدہ تیار ہوئی ہے جسکے خوبصورت مکانوں میں پچاس خاندان بڑے آرام کے ساتھ بسر کرسکتے ہیں جو ترک نشہ کا حلف لیکر اپنے جیون کو سدھارنے کا تہیہ کریں۔

اسی نوآبادی سے ملحق ایک لیڈیز ہال بھی ہے جو صاحب سیٹھ جمنالال رام لال جی قیمتی کے گرانقدر عطیہ (ڈھائی ہزار روپیہ) سے تیار ہوا ہے۔ یہیں بستی والوں کے بال بچوں کی پڑھائی کا انتظام کیا جائیگا اور انجمن کی طرف سے ترک مسکرات پر لکچر ہوتے جائینگے۔

ہماری انجمن کوشش کر رہی ہے کہ ایسی ہی نوآبادیاں ہر جگہ بنائی اور بسائی جائیں تاکہ ملک کا وہ طبقہ جو مسکرات کے برے جال میں پھنسا ہوا ہے نجات پاکر زندگی کے دن خوشی سے بتائے۔ ہمیں امید ہے کہ ملک والے اس نیک کام میں انجمن کی ہر طرح امداد کریں گے اور سیٹھ قیمتی جی کی ذات ان کے لئے مثال ہوگی۔

—— ہماری گزشتہ اشاعت میں مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی کا مضمون "ولایتی شراب کی کثرت اور اس کے انسداد کی ضرورت" شائع ہوا ہے جس میں مضمون نگار نے کھری کھری باتیں لکھی ہیں اور حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ انجمن کی طرف سے سیندھی خانوں کے احاطوں کے باہر [illegible] عادت کو کم کرنے کے متعلق جو بورڈ لگائے گئے ہیں ان کو بھی غیر ضروری بتلاتے ہوئے موجودہ پروگرام میں تبدیلی کی بڑی ضرورت بتلائی ہے اور ولایتی شراب نوشی کے استعمال کی کثرت کے مدنظر اس کے انسداد کے لئے بھی بہت سی تجاویز پیش کی ہیں جس کیلئے ہم ہاشمی صاحب کے ممنون ہیں۔

انجمن کی طرف سے سیندھی خانوں کے پاس جو بورڈ لگائے گئے ہیں ان کا مقصد صرف یہی ہے کہ حضرت بندگانعالی کے سنہرے ارشادات جو سلور جوبلی مبارک کے موقع پر پڑھے گئے تھے [illegible] پینے والوں پر زیادہ اثر انداز ہوسکتے ہیں۔

ہاشمی صاحب نے چند ایسے مقامات کا حوالہ دیا ہے جہاں اس طبقہ کے [illegible] میں ہمیں زیادہ کام کرنیکی ضرورت ہے ایک متنفس بھی داخل نہیں ہوسکتا۔ وہاں جن لوگوں کی آمدورفت ہے وہ لکھے پڑھے اور تہذیب یافتہ ہیں جنکے لئے [illegible]

—— ادب ترک مسکرات کی اشاعت کے بعد بعض شعرائے کرام نے ہمیں قصیدے [illegible] طویل خطوط اعتراضات سے پر روانہ کئے ہیں جنکے متعلق ہمارا جواب ہے کہ انجمن نے انتخاب کلام کیلئے ایک کمیٹی نواب اختر یار جنگ بہادر کی صدارت میں قائم کی تھی چنانچہ حسب انتخاب کمیٹی کلام کی اشاعت عمل میں آئی۔ آگے ان اعتراضات کا [illegible] عبث سمجھتے ہیں۔

اڈریس بہ پیشگاہ جنرل والاشان نواب معظم جاہ بہادر

(منجانب صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن)

شہزادۂ والاشان!

بعد حمد اس خدائے تعالیٰ کے جس نے اس عالم کو خلق کیا اور منجملہ اپنی تمام مخلوق کے انسان ہی کو یہ شرف بخشا کہ وہ دوسری مخلوق کی خدمت کرے۔

ہم اولاً اپنے بادشاہ ولی نعمت اعلیحضرت بندگانعالی کا ہزار ہزار شکر ادا کرتے ہیں کہ معزز باب حکومت کی سفارش پر حسب ذیل فرمان عطوفت نشان مزینہ ۷ ار رمضان المبارک ۱۳۵۲ ہجری شرف صدور بخشا۔

تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے جائیں اور عام طور پر اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مئے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے اور کمیٹی مجوزہ کو اس کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی مناسب اعانت ملیگی"

بعدہٗ ایک کثیر رقم خزانہ شاہی سے اس کار خیر پر صرف کرنیکی منظوری عطا فرمائی یہی ارشاد خداوندی صدر انجمن ترک مسکرات کی اساس و بنیاد ہے اور یہی اسکے اخراجات کا سرمایہ ہے۔ جس مرض کے علاج کے لئے انجمن قائم ہوئی ہے اس کے تباہ کن اثرات کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آج صرف ریاست حیدرآباد کی غریب مخلوق اپنی گاڑھی عرق ریزی کی کمائی سے تخمیناً پانچ کروڑ روپیہ سالانہ مختلف اقسام کے مسکرات کے استعمال میں ڈبو رہی ہے اور اگر اس کل نقصان کا اندازہ کیا جائے جو لوگوں کی جان و مال و قوت جسمانی و صحت و اخلاق اور حکومت کو اس کے انتظام میں اس مخرب عادت کے ذریعہ پہنچتا ہے تو اس نقطۂ نظر سے حکومت کی مجموعی اقتصادی نقصان کی مقدار سالانہ ۱۰ کروڑ تک پہنچ جاتی ہے جس کو بادا ہم نے

اپنے مضامین میں دکھلایا ہے۔ جس تاریخ سے یہ انجمن قائم ہوئی ہے اپنی کوششوں کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرتی رہی ہے۔

گذشتہ ڈھائی سال میں تقریباً ایک لاکھ اپیلوں کے علاوہ جو مختلف صورتوں میں اس وقت تک شائع ہوچکے ہیں ایک مستقل رسالہ ترک مسکرات کے نام سے یہ انجمن ماہانہ شائع کرتی ہے جس کی مجموعی کاپیاں اردو مرہٹی اور تلنگی تینوں زبانوں میں ملاکر اس وقت تک تقریباً ایک لاکھ نکل چکی ہیں جو ۲۳ لاکھ ۲۶ ہزار مطبوعہ اوراق پر مشتمل تھیں اور ممالک محروسہ کے تقریباً ۱۲۹۴ مقامات پر ماہواری تقسیم ہوچکی ہیں اور جن میں مسکرات کے مضر اثرات بتلائے گئے ہیں۔ مس فرگسن کو جو کہ اس مضمون پر تقریر کرنے میں ماہر سمجھی جاتی ہیں دہلی سے بلوا کر بلدہ کے تقریباً ہر تعلیمی ادارے میں لکچر دلوایا گیا۔ اس سلسلہ میں ہمارے موجودہ ناظم تعلیمات و صدر المہام بہادر تعلیمات نے جو ہمدردی ظاہر کی ہے اس کا شکریہ بھی یہ انجمن ادا کرتی ہے کیونکہ ان ہی کی امداد سے یہ انجمن اپنی آواز بذریعہ اپنے رسالے کے تقریباً ایکہزار مدارس کے طلباء و اساتذہ تک پہنچارہی ہے یہی آئندہ کی وہ ہونہار نسل ہے جس کی اس بارہ میں صحیح ذہنیت پیدا کرنا ہمارا فرض اولین ہے۔ علماء و مشائخین میں سے سید محمد بادشاہ حسینی صاحب و سید محمد ولی اللہ حسینی صاحب نے جو مدد دی ہے اس کا شکریہ ہم ادا کرتے ہیں کیونکہ انہی کی کوششوں سے آج بلدہ حیدرآباد کی گلی کوچوں میں یتیم و غریب بچوں کے پر درد ترانوں سے ترک مسکرات کی صدا مخصوص ان لوگوں کے کانوں تک پہنچائی جارہی ہے جو اس مذموم عادت میں مبتلا ہوگئے ہیں اس انجمن نے ایک کتب خانہ کی بنیاد بھی ڈالی ہے جس میں وہ تمام لٹریچر اور کتابیں جمع کئے جانیکی کوشش کیجاتی ہے جن سے ظاہر ہو کہ طبی، اخلاقی، معاشرتی اور اقتصادی نقطہ نظر سے یہ عادت بنی نوع انسان کو کس قدر قعر مذلت میں گرارہی ہے اور اس سلسلہ میں ہم ولایت کے ایسے مشہور کارکنان ٹمپرنس کا شکریہ ادا کرتے ہیں جیسے مسٹر فریڈرک گرب و ریورنڈ ہنری کارٹر جو کہ اس موضوع پر ہمیشہ ہم کو یورپ کے معلومات مہیا کرتے رہتے ہیں یہ انجمن ایک نمائش کا انتظام کررہی ہے جس میں ایسے لٹریچر کا لب لباب بذریعہ تختہ جات، نقشہ جات اور تصاویر کے دکھایا جائیگا۔

ہماری انجمن کا مسلک و پالیسی جبر و زبردستی نہیں ہے۔ ہم جسم سے مخاطب نہیں ہوتے بلکہ ہمارا مخاطب لوگوں کا دل ہوا کرتا ہے۔ ہم بھنگیوں، دھوبیوں اور دیگر اقوام کے لوگوں کو بلاتے ہیں اور جو لوگ منشیات سے پرہیز کرنے کا وعدہ کرتے ہیں ان سے برابری کا برتاؤ کرکے ہاتھ ملاتے ہیں۔ تاکہ ان کو اس کے ترک کرنے کی جراءت ہو اور معلوم ہو کہ صرف عادات و اخلاق ہی بنی نوع انسان میں ما بہ الامتیاز ہوا کرتے ہیں۔ ہماری انجمن کی شاخیں ممالک محروسہ کے تقریباً (۲۰) مقامات پر قائم ہیں۔ یہ انجمن اکثر سررشتہ آبکاری سے بھی یہ التماس کرتی ہے کہ آمدنی آبکاری کے اضافہ کی قدرتی خواہش کو فلاح و بہبودی انسان کے جذبہ کے تابع رکھیں اور

افتتاح شہزادۂ والاشان کے دست مبارک سے عمل میں آرہی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو ہمارے احباب اور ہمدرد حضرات کی نظر عنایت سے غربا کی سکونت کا مسئلہ آسانی سے اس انجمن کے ذریعہ سے حل ہو سکتا ہے۔ ہم کو اعتراف ہے کہ جس مقام پر یہ پہلی ٹمپرنس کالونی تعمیر ہوئی ہے وہ کوئی بہت پُر فضا اعلیٰ مقام نہیں ہے۔ لیکن ہم نے مناسب سمجھا کہ اولاً اسی جگہ کو انتخاب کریں جو غربا اور بنی نوع انسان کے اس طبقہ کا مسکن ہے جو شراب نوشی کی عادت بد سے بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ اسی ٹمپرنس ہال کے ایک جانب کا منظر ہم اپنے شہزادہ بلند اقبال کو دکھلائینگے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہمارے غربا کس ماحول میں زندگی بسر کرتے ہیں اور اس کی جانب فوری توجہ کرنے کی کہاں تک ضرورت ہے۔ ہم کو اس کا بھی اعتراف ہے کہ آج کے روز کسی اعلیٰ پیمانہ پر شہزادہ بلند اقبال کے استقبال کا شایان شان انتظام نہ کر سکے لیکن اس وقت ہم غربا کی نمائندگی کر رہے ہیں لہذا اسی غریبانہ حیثیت کا انتظام ہے جس کی ہم معافی چاہتے ہیں۔

بالآخر ہم شہزادۂ والاشان کی خدمت فیض درجت میں ہدیہ تشکر پیش کرکے یہ استدعا کرتے ہیں کہ اس نو آبادی کا افتتاح اپنے دست مبارک سے فرمائیں۔

شہزادۂ والاشان! وہ غریب مخلوق جن کا گھر یہی کالونی ہوگا ہمیشہ آپ کی ترقی عمر و اقبال کے لئے دست بہ دعا رہے گی۔ فقط

مرزا یار جنگ

پریسیڈنٹ انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

۷ محرم ۱۳۵۸ھ ۔ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۴۸ف ۔ ۱۸ فروری ۱۹۳۹ع

شراب کا اثر حیوانات پر

شراب پینے کی یا شراب کی مذمت کئی طریقوں سے کی گئی ہے۔ لیکن اس کی مذمت کے سلسلہ میں سب سے زیادہ عام اور موزوں فقرہ یہ ہے کہ "انسان جب شراب پی کر اس کے نشہ میں مخمور ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ انسانیت کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔ وہ انسان کہلانے کا حقدار نہیں ہوتا۔ بلکہ جانور بنجاتا ہے۔" لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بذات خود جانور بھی شراب کے نشہ میں چور ہو کر اور اس کی بدمستی میں اپنے ہوش کھو کر جانور بھی رہتا ہے یا نہیں۔

زمانۂ حال کی طبی تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ شراب حیوانات کی قوت شعور اور ان کے دوسرے اعضاء میں بھی بہت بڑی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے احکام شریعت کے وہ باغی جو ہر وقت شراب کے نشہ میں چور رہتے ہیں در اصل اسی درجہ کے جانور ہیں جن کے پست درجہ کو شراب اور بھی پست بنا دیتی ہے۔

بلیوں پر تجربہ

حال ہی میں جدید طبی طریق پر ڈاکٹر کلنیئن ہوڈج نے (جو کلارک کی یونیورسٹی میں علم الحیات کے پروفیسر ہیں) چند بلیوں پر اس کا تجربہ کیا۔ یہ بلیاں شراب کی عادت ڈالنے سے پیشتر نہایت چست و چالاک اور تنومند تھیں۔ جب ڈاکٹر موصوف نے پہلی بار تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ بلیاں فطرتاً شراب کی طرف رغبت نہیں رکھتیں۔ اس لئے ڈاکٹر موصوف نے جبراً نلی کے ذریعہ دودھ پلایا۔ لیکن چند ہی روز شراب کے نشہ میں گزرے تھے کہ بلیوں کی حالت اس حالت سے بدتر ہو گئی جو شراب کے نتائج کے آخری عبرتناک منظر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ پہلے وہ بلیاں اپنی فطرت کے مطابق نازک قلب اور نرم خو تھیں لیکن اب ان میں وحشت اور قساوت آ گئی۔ پہلے ان کی قوت احساس زیادہ تھی لیکن اب اس میں آہستہ آہستہ کمی آ گئی۔ چوہے ان کے سامنے سے گزر جاتے تھے مگر انھیں خبر تک نہیں ہوتی تھی۔

یہاں تک کہ کتے اپنا منہ ان کے منہ میں ڈال دیتے تھے لیکن انھیں معلوم یا محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ یہ ان کا قدیم دشمن ہے۔ ان کی عقل۔ ان کا شعور اسی طرح زائل ہو گیا تھا۔ گویا ان کے سر میں دماغ کا نام و نشان ہی موجود نہ تھا۔ دس بارہ دن کے بعد پروفیسر موصوف نے ان کی صحت کو بحال رکھنے کے لئے ان کی شراب چھڑا دی لیکن ان کی برباد شدہ صحت پھر بحال نہ ہو سکی۔

کتوں پر تجربہ

ڈاکٹر موصوف نے کتوں پر بھی تجربہ کیا۔ لیکن اس کے نتائج اس سے بھی زیادہ خوفناک تھے۔

چنانچہ انہوں نے چار ہسپانوی کتوں میں سے (جن میں دو نر اور دو مادہ تھیں اور جو ایک ہی دن پیدا ہوئے تھے) دو کتوں کو جو نسبتاً زیادہ چست و چالاک تھے۔ تختۂ مشق بنایا۔ اور باقی دو کو اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دیا تاکہ نتیجہ پر پہنچنے کا موقع مل سکے۔ لیکن اس تجربہ سے معلوم ہوا کہ کتوں کو بھی شراب سے رغبت نہیں ہے۔ اور ان کی فطرت ان کو شراب نوشی سے باز رکھتی ہے۔

آخر کار انہیں بھی اسی طریقہ سے شراب پلائی گئی۔ تاہم اس کی مقدار عام شراب نوشوں کے روز آنہ معمول سے کم تھی تھوڑے ہی دنوں میں اس کے نتائج ظاہر ہو گئے جن کو قرآن کریم نے آج سے تیرہ سو سال پہلے ظاہر کر دیا تھا۔

چنانچہ ان شراب نوش کتوں کے پنجرے جن میں کہ ان کو بند کیا گیا تھا میدان کارزار نظر آنے لگے۔ جن میں کہ روز و شب معرکہ جنگ و جدال گرم رہتا تھا۔ تندخوئی اور لڑائی کی ابتدا، دونوں شراب نوش کتوں کی طرف سے ہوتی تھی لیکن وہ مقابلہ میں ان کتوں سے (جن کو کہ اس مرض میں مبتلا نہیں کیا گیا تھا) شکست کھا جایا کرتے تھے۔ ڈاکٹر موصوف نے جسمانی ورزشوں کے ذریعہ سے بھی ان کی قوتوں کا امتحان لیا۔ چند قدم کے فاصلہ پر گیند پھینکدئے جاتے اور یہ کتے جھپٹ کر ان کو اٹھا لاتے لیکن متوالے کتے ایک دفعہ بھی گوئے سبقت نہ لے جاسکے۔ اور ان کے اعضا شل ہوگئے۔ کتے عموماً دلیر ہوتے ہیں لیکن شراب کے نشہ نے ان کتوں کو اس قدر بزدل بنا دیا تھا کہ ہوا کی سرسراہٹ، اور گھنٹی کی آواز سے بھی گھبرا کر بھونکنے لگ جاتے تھے شراب کے اثر سے ان کے دلوں میں روز بروز وہم و خوف کا مادہ پیدا ہوتا جاتا تھا۔ یہانتک کہ بعض اوقات بغیر کسی وجہ کے بھونکا کرتے تھے۔

شراب کا اثر توالد و تناسل پر

ڈاکٹر موصوف نے توالد و تناسل کے لحاظ سے بھی ان کا مقابلہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے شراب نوش جوڑے کو ایک پنجرے میں بند کر دیا اور غیر شراب نوش جوڑے کو دوسرے پنجرے میں بند کر دیا۔ شراب نوش مادہ نے پہلی مرتبہ سات بچے جنے جن میں دو مرتبہ صرف تین بچے پیدا ہوئے جن میں سے دو اپنی روح کو اپنی ماں کے پیٹ میں ہی خیرباد کہہ آئے تھے۔ تیسری بار گیارہ بچے پیدا ہوئے جن میں دو مردہ تھے اور چھ بچے جننے کے ساتھ ہی مر گئے تین زندہ رہے۔ مگر وہ بھی نہایت کریہہ المنظر تھے۔ چوتھی مرتبہ تین مردہ بچے پیدا ہوئے۔ مگر اس دفعہ ماں کی زندگی کا بھی ساتھ ہی خاتمہ ہوگیا۔ جو بچے زندہ رہے ان میں بھی کوئی نہ کوئی جسمانی عیب تھا۔ برعکس اس دوسرے کتے کے ۲۵ بچوں میں ۲۱ بچے زندہ رہے۔ (کارروان)

عبد الکافی اوّل

یہ اس وقت کی کہانی ہے جب میں اپنے پتاجی کے ساتھ رام پور میں [illegible]
نوکر تھے۔ کچھ دنوں تک تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ رکھا۔ [illegible]

تھا کہ میں نے اس کے باپ کی زندگی میں ہمیشہ اسے اس کی مدد کرتے دیکھا اور اب جبکہ وہ اس دنیا میں نہیں تھا یہ خود اکیلا اس کا کام کرتا اور دس گیارہ بجے تک گھسٹ گھسٹ کر کسی نہ کسی طرح پورا ہی کر لیتا۔

میرے کمرے سے نکل کر وہ بغل والے کمرے میں گھسنے ہی والا تھا کہ کسی نے ڈانٹ کر کہا۔

"ابے بھنگی کے بچے! کل کیا کہا تھا؟ چپل گھٹ گئی؟"

"بابو جی کل میرا باپ مرگیا تھا اس لئے نہیں جاسکا"

"تیرا باپ مرگیا!! چلو اچھا ہوا روز روز کی بک بک تو ختم ہوئی اچھا ابھی جھاڑو دے کے جا!

اس کمرے سے نکل کر جیسے ہی اس نے دوسرے کمرے میں قدم رکھا پیچھے سے ایک صاحب نے ایسا لپٹر لگایا کہ غریب تلملا کر رہ گیا۔

"گدھے کہیں کے! دھوبی کے یہاں جانے کے لئے کہا تھا!"

میں اپنے کمرے کے سامنے دھوپ میں کھڑا تھا غریب کی اس کبھی نہ ختم ہونے والی مصیبت کو دیکھکر میرا جی بھر آیا اور کمرہ میں آرہا۔

اتوار کا دن تھا شاید اسے یاد ہو وہ کوئی ایک بجے کے قریب جھاڑو لیکر پھر میرے کمرہ میں آیا اور کہنے لگا' بابو جی! کہئے تو اب صاف کردوں؟ میں نے دیکھا' اس کی عجیب حالت ہو رہی تھی کمزوری کی وجہ آنکھیں اور شاید بھوک کی وجہ سے پیٹ اندر دھنسا جا رہا تھا میں نے پوچھا "تم نے آج کچھ کھایا نہیں؟"

"ابھی نہیں بابو جی" شام کو جب ماں دھوکنیٹری صاحب کے وہاں سے آئے گا تو کھائیں گے۔

"کیوں تمہاری ماں کہاں گئی؟"

"وہ تو آج صبح ہی چھوٹو جی کے ساتھ چلی گئی۔"

"کہاں چلی گئی؟"

"ان کے گھر۔"

"چھوٹو کون؟"

"وہی بابو جی! میرے باپ کا دوست' وہ اسپتال میں صفائی کا کام کرتا ہے روز میرے گھر آتا تھا اور میرے باپ کے ساتھ شراب پیتا تھا۔"

اپنی ماں کے ساتھ تم بھی کیوں نہیں چلے گئے؟"

"وہ مجھے نہیں لے گئی۔ خالی منگری کو لے گئی ہے۔"

"منگری کون؟"

"میری چھوٹی بہن، بابوجی!"

"میں نے اسے جیب سے اکنی نکال کر دی اور کہا،

"جا! چنے اور گڑ لے کر کھانا، اور جب شام کو مادھو آئے تو اسے لوا کر میرے پاس آنا"

وہ خوش تھا اور ہنستا چلا گیا۔

میں نے اپنے من میں کہا، اس لڑکے کی بھی کیا گت بننے والی ہے اماں نے دوسرے کا گھر تاکا، بھائی پہلے ہی سے نوکر ہے، کل کو اسکول والے کسی دوسرے بھنگی کو بلا لیں گے تو اسے مکان بھی خالی کر دینا پڑیگا! تب یہ کہاں جائے گا!

یہاں تو ماں کی ممتا بھی نظر نہیں آتی! آتما، پرماتما، ممتا اور پیار یہ سب شائد پیٹ بھرنے کی باتیں ہیں۔"

شام کو وہ کوئی آٹھ بجے مادھو کو لوا کر میرے کمرے میں آیا۔ میں نے اسے بہت کچھ سمجھایا اور آخر میں سمجھا بجھا کر اس بات پر راضی کر لیا کہ وہ اپنے باپ کی جگہ کے لئے ایک درخواست لکھکر کل دیدے اور دفتر میں اپنے باپ کے نام کی جگہ اپنا نام لکھوائے، میں نے اسی وقت ایک درخواست بھی لکھکر اسے دی۔

اتنا کرنے سے بدلو اب مجھے کچھ اپنا سمجھنے لگا۔ وہ روزانہ دو ایک بار میرے کمرہ میں آتا اور ہر بار اس سے کچھ نہ کچھ کام ضرور لیتا وہ میرے ہر کام کو بڑے شوق او مستعدی سے کرتا لیکن ساتھ میں نے یہ بھی دیکھا کہ جب کبھی میں اس سے چائے کی پیالیاں دھونے یا لوٹے میں پانی کے لئے کہتا تو وہ ہچکچاتا اور ایک مرتبہ جبکہ میں نے پیسے دیکر دوکان سے دودھ منگوانا چاہا تو اس نے صاف کہہ دیا کہ۔

"بابوجی! میں دودھ تو لے آؤنگا، لیکن کیا چھوت نہیں لگے گی؟"

"میں نے ہنس کر اسے جھڑکا اور کہا:

"پاگل! اس طرح چھوت نہیں لگتی"

وہ چلا گیا لیکن حیران ضرور تھا'

دن گزرتے گئے، اس سے میں اور مجھ سے وہ زیادہ ہلتا گیا میں نے اسے شام کے وقت کھانا کھانے کے بعد پڑھانا بھی شروع کر دیا۔

اب تک میرے ساتھیوں میں سے کسی کو اس بات کا زیادہ خیال نہیں تھا لیکن اب جبکہ وہ برابر میرے وہاں آکر پڑھنے لگا تو لوگوں نے خیال کیا یہ ایک عجیب سی بات تھی نہ فیس ملنے کی امید تھی اور نہ بظاہر کوئی فائدہ ہی نظر آرہا تھا تو میں ایسا کیوں کر رہا تھا!!

ساتھیوں نے مجھے چھیڑنا شروع کر دیا۔ کوئی کہتا اس نے اس کا دماغ خراب کر دیا کبھی کبھار وقت پڑے کام آجاتا تھا اب تو جی چراتا ہے۔

"لیکن یہ میرا یار ایسا کر کیوں رہا ہے؟ کیوں بھائی (میری طرف دیکھکر) تم نے کیا فائدہ سوچا؟ بھنگی سدھار کے کسی سبھا کے ممبر تو نہیں ہو؟ یا جمعدار بننا چاہتے ہو؟"

اس لفظ 'جمعدار' پر بڑی ہنسی رہی اور اس روز سے میرا نام جمعدار مشہور ہو گیا!

لیکن کم سے کم اس وقت مجھے یہ سوچکر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اس وقت میں نے کسی قسم کی کمزوری نہیں ظاہر کی میں ساتھیوں کے بنانے، پھبتیاں اڑانے اور جملے کسنے سے چھپا نہیں اور اپنا کام برابر کرتا رہا۔

بدلو ایک ذہین لڑکا ثابت ہوا۔ محنت تو خیر اس کی گھٹی میں پڑی تھی لیکن مجھے سب سے زیادہ عجیب چیز اس کے اندر نظر آئی وہ یہ تھی کہ وہ ابتک صرف ایک آدمی کا بچہ تھا ——— نہ وہ ہندو تھا۔ نہ مسلمان۔ نہ پارسی تھا۔ نہ عیسائی۔

مجھے اس کی یہ بات بہت پسند آئی اور میں نے اسے اس معاملہ میں اسی کی حالت پر چھوڑ دیا میں دیکھتا تھا کہ تہواروں کے دن اسے تھوڑی بہت پریشانی ہوتی تھی یوں تو ہندو مسلمان سبھی کے تہوار اس کے اپنے تہوار تھے لیکن ان دنوں میں ہندوؤں کو خاص خاص پوجا پاٹ کرتے دیکھ کر اور مسلمان لوگوں کو اونچی ترکی ٹوپی پہنکر عیدگاہ جاتے دیکھ اسے ایک قسم کی حسرت ضرور ہوتی وہ ان جانے والوں کو بہت ہی تعجب اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا لیکن میں نے اس کی اس حالت کو بھی سنبھال لیا۔

دوسرے سال جبکہ میں دسویں جماعت میں پہنچا میں نے بدلو کو اس قابل بنا دیا تھا کہ وہ تیسری جماعت میں بھرتی ہو سکے۔ میں نے اسے آریہ سماج ہائی اسکول کی تیسری جماعت میں بھرتی کر دیا اور مل ملا کر فیس وغیرہ بھی معاف کرا دی۔

چونکہ دسویں جماعت میں میں فیل ہو گیا اس لئے رائے پور میں مجھے ایک سال ٹھہرنا پڑا۔

سال بھر بدلو کی پڑھائی برابر جاری رہی وہ اکثر شام کو آکر اپنے پڑھنے پڑھانے میں مجھ سے بھی مدد لیتا اور صبح کے وقت صفائی کے کام میں اپنے بھائی کی مدد کرتا۔

میں نے جس سال دسویں جماعت کا امتحان دیا پتاجی نے اسی سال رائے پور سے اپنی بدلی کرائی وہ اکثر بیمار رہتے تھے طرح طرح کی بیماریاں ان کے پیچھے لگی ہوئی تھیں۔ اس لئے وہ ہری گڑھ چلے آئے چونکہ انہیں اپنی صحت کی طرف سے اطمینان نہیں تھا اس لئے انہوں نے مل ملا کر اسی سال مجھے ڈاکخانہ میں نوکر رکھوا دیا اب سوچتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرح سے یہ نوکری میرے لئے اچھی ثابت ہوئی کیونکہ اسی سال

مجھے برادری اپنے اند ۔ رکھنا نہیں چاہتی تھی وہ کہتی ہے کہ میں نے اس کی تمام خاص خاص چیزیں اپنے اندر سے کھو دیں۔ میں شراب نہیں پیتا اور یہی نہیں بلکہ انہیں بھی پینے سے روکتا ہوں پنچایتوں میں بے کار دنگا فساد کرنے سے باز رکھتا ہوں۔ گھروں میں بیکار پڑے پڑے جُوا کھیلنے سے منع کرتا ہوں!!

اور ایک بڑی بات یہ ہے کہ ان کی عورتوں کو اس بات پر ابھارتا ہوں کہ تم اپنے مردوں کو جو دن رات نکمے بنے پڑے رہتے ہیں کما کما کر نہ کھلاؤ!! اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میرا کوئی دھرم نہیں!!

سوچتا ہوں کیا تمام باتیں سچ مچ خراب ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو لوگ مجھے کیوں بُرا سمجھتے ہیں؟ دنیا میں سینکڑوں آدمی ہیں جو میری طرح بلکہ مجھ سے کہیں زیادہ اچھے پڑھے لکھے ہیں اور وہ بھی ان باتوں کو اچھا سمجھتے اور کہتے بھی ہیں لیکن ان کے سامنے تو یہ برتاؤ نہیں ہے۔ پڑھنا لکھنا کوئی چادر نہیں کہ میں اسے اتار کر پھینک دوں، اب یہ شاید ایک ان ہونی سی بات ہے۔ کہ میں جاہل بنکر پھر سے برادری کے عام لوگوں میں گھل مل جاؤں تو کیا زندگی بھر میں اجنبی بنکر رہوں گا!! یہ بھی تو نہیں ہے کہ زیادہ گزر گئی تھوڑی اور رہے۔ ابھی کے دن بیتے ہیں! تو کیا زندگی کے اس اتھاہ سمندر میں مجھے اپنی ناؤ اکیلے ہی کھینی پڑے گی۔

بابو جی! میں خیال کرتا ہوں کہ اگر ایسا ہی ہے تو اتنے بڑے سمندر کو پار کرنے سے کیا فائدہ جب کہ ڈوب رہنا اور وہ دونوں برابر ہیں؟"

گوبدّو نے یہ چٹھی کھل کر نہیں لکھی تھی اور اپنے من کی بھی بات کو چھپانا چاہتا تھا لیکن میں سمجھ گیا۔ کہ وہ اس قدر بے آس کیوں ہو رہا ہے ــــــ وہ اب جوان تھا، کوئی پچیس اٹھائیس کا سن آدمی کی زندگی کی یہ وہ گھڑی ہے۔ جب اسے دنیا کی ہر چیز جیتی جاگتی اور عورت کے رُوپ میں دکھلائی دیتی ہے گھر کی دیواروں اور کھمبوں تک پر اکثر سمے ــــــ " ہوتا ہے گمان اور"۔ وہ بھی نوجوان تھا، بھائی کی شادی کی تھی، جوانی کے کھیل، ورمردعورت کے ملاپ کے ناٹک کے پردے دن و رات اس کی نگاہوں کے سامنے گرتے اور اٹھتے رہتے تھے۔ وہ ان سے اثر لئے بغیر نہ رہ سکا۔

میں اب سوچتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ میری غلطی تھی، میں نے اپنی زندگی کی کہانی کبھی کھل کر نہیں سنائی، میں اگر ایسا کرتا اور شروع ہی سے اس کے کان میں ایسی باتیں پڑتی رہتیں تو شاید یہ چیز اس کیلئے کوئی نئی چیز نہیں ہوتی اور یکایک اسے یہ دھکا نہ لگتا۔ آخر میری بھی تو حالت یہی تھی صرف فرق اتنا تھا کہ بچپن ہی سے میں اس زندگی کے لئے طیار ہو رہا تھا۔ نہ کبھی آس ہوئی اور نہ بے آس ہونے کا رنج ہوا۔

سوچتا ہوں اپنا ویس بھی کیا ویس ہے جہاں اچھائیاں اور نجی اچھائیاں اب تک برائی سمجھی جاتی ہیں !!! بدلو غریب میں کیا عیب تھا یا میرے اندر کیا خرابیاں ہیں ہاں یہ بات ضروری ہے کہ اس کے باپ نے اسے بھنگی پیدا کیا اور میرے پتا نے مجھے رنڈی کا بچہ۔ اس لئے ہمیں اپنے اپنے پاپوں کی سزا بھگتنی ہوگی چاہے ہم خود کیسے ہی کیوں نہ ہوں !

اس کے بعد بدلو کی کوئی چٹھی نہیں آئی اور نہ میں نے ہی کوئی زیادہ چھان بین کی۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں اس چھان بین میں مجھے خونی نہ بننا پڑ جائے کیونکہ ان کا تو یقین ہے کہ اگر وہ اس دنیا میں ہوتا تو مجھے چٹھی لکھے بغیر نہ رہ سکتا لیکن دل سے برابر یہ آواز آرہی ہے کہ میں تو جنم کا خونی ہوں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو زندگی بھر کے لئے "سماج نکالنے" کی سزا مجھے نہ بھگتنی پڑتی۔

بدلو میری زندگی کا سہارا تھا سوچے ہوئے تھا کہ دنیا سے چلتے وقت کم سے کم ہر باپ کی طرح یہ خیال تو کر سکوں گا کہ میرے پیچھے کوئی ہے اب وہ شاید نہیں رہا میں بھی نہیں رہونگا۔ کب سے نہیں رہونگا۔ صرف یہی نہیں معلوم ورنہ یہ تو طے ہے کہ کہاں سے نہیں رہونگا۔ اسپتال سے

(ہندوستان)

رُباعیات

خواجہ محمد فخرالدین صاحب صابر حیدرآبادی

دست بردِ شراب سے چھوٹیں ایسی خانہ خراب سے چھوٹیں
چھوڑ دیں گر شراب اہلِ جہاں دو جہاں کے عذاب سے چھوٹیں

دیگر

رند جس کو شراب کہتے ہیں جس کو لطفِ شباب کہتے ہیں
اہلِ دانش باصطلاح خود اس کو خانہ خراب کہتے ہیں

اِستعمال مسکرات کے نتائج اور چند اعداد

نارائن بھیم راوجی پٹواری

ڈاکٹر انڈرسن نے امریکہ کے شراب خواروں کی حالت کو دیکھکر مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے ہیں۔
(۴۷) ضعیف اور نقیہ آدمیوں میں (۷) کے دماغ ماؤف تھے۔
(۷) مختلف بیماریوں میں مبتلا تھے اور (۳۳) پوری طرح فاترالعقل نہ تھے تو ان کے حواس دُرست نہ تھے۔

یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ میں ۱۸۸۷ء سے ۱۹۰۶ء تک استعمال مسکرات کی وجہ (۱۸۴۵۶۸) طلاق ہوئے اور ان طلاقوں میں خاندانی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے جو منصف مقرر کئے گئے اُن کی رائے کے مُطابق (۴۵) فیصدی گھریلو جھگڑے استعمال مسکرات کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔

۱۹۰۹ء میں گریٹ برٹن میں عورتوں کی زناکاری کی وجہ استعمال مسکرات ثابت ہوئی پہلی تحقیقات میں یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچا کہ ۴۰ فیصدی عورتیں اسی عادت بد کی وجہ سے زناکاری پر مائل ہوگئیں۔
ڈاکٹر سائینگر کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ (۸۲) فیصدی عورتیں استعمال مسکرات سے زناکاری پہ مائل ہوئیں اور (۴۶) فیصدی مرد اسی عادت کی وجہ زانی ہوئے۔

شرابی ماں باپ کی اولاد محض اپنے پیٹ پالنے کی خاطر ارتکاب سرقہ پر مجبور ہوئی ان کا اوسط (۷۵) فیصد ہے۔

(ترجمہ از رسالہ پرکرتی دہلی)

شراب کی مذمت

افسر الاطباء حکیم اصغر حسین صاحب بھوپالی

واضح ہو کہ حرمت اور ناپاکی شراب خانہ خراب کی ہر مذہب اور ملت سے واضح اور عیاں ہے۔
یعنی مذہب اسلام میں شراب بالاجماع حرام ہے کوئی فرقہ مسلمانوں کا ایسا نہیں ہے جو اس سے اختلاف رکھتا ہو۔ کتاب اللہ اور کتاب الرسول اور اجماع امت کا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں موجود ہے (یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَ الْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ٥) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے شراب کی اجازت بہ عذر بیماری چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ شراب دوا نہیں ہے بلکہ درع یعنی بیماری ہے۔ اور یہی رسولؐ مقبول نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک مرتبہ شراب پی لی۔ اس کی چالیس دن کی عبادت مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ توبہ نہ کرلے۔ اور اگر توبہ کرنے کے بعد اس نے اور پھر پی لی اس طرح چار مرتبہ توبہ شکنی کی تو پھر اس کی توبہ قبول نہیں ہوسکتی اور "پلایا جائیگا اس کو لہو اور پیپ دوزخ میں" غرض کہ اس طرح سے بہت سے آیات قرآنی اور احکام الٰہی اس باب میں موجود ہیں۔ یہانتک کہ دریم الخمر کو سزائے سخت دینے کا حکم ہے اور توریت و انجیل میں بھی نشہ بازی اور شراب خواری کی ممانعت موجود ہے وہ کون ہے جو افسوس کرتا ہے اور کون غمزدہ ہے اور کون برا قضیا ٹھیرنے والا ہے اور کون بڑا یاوہ گو ہے اور کون بہ سبب گھائل ہے اور کس کی آنکھوں میں سرخی ہے۔
وہ شخص ہے جو مے نوشی بہت کرتا ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب شراب لال ہو اور اس کا عکس گلاس پر پڑے اور پیتے وقت اپنی خوبی دکھلاوے اس پر نظر مت کرو۔ آخر کو وہ سانپ کی طرح کاٹتی ہے اور بچھو کی طرح ڈنک مارتی ہے۔ اس طرح جا بجا کتب سماوی میں اس کی برائیاں موجود ہیں اور ہندو مذہب میں بھی نہایت ممانعت کی گئی ہے اور اس کو ناپاک کہا ہے۔ اس وجہ سے برہمن اور وشنو مت والے شراب پی کر منوالے نہیں بنتے ہیں۔ احکام مذہبی سے قطع نظر کرکے طب اور فلسفہ اور تہذیب و اخلاق نے بھی اس کی ممانعت کی ہے اور حرمت اس کی

بتلائی ہے اس واسطے کہ زمانہ موجودہ میں اب اکثر عقلا پر ایسا پردۂ غفلت پڑگیا ہے کہ وہ کسی شاعر رند بدمست کے اس قول کو اپنا دین وایمان سمجھتے ہیں۔

چیست دامے بادہ گلگوں مصفا جوہری حسن راپرورد گارے عشق راپیغمبری

اور بیشتر جنب المتون کا یہ قول ہے کہ تفریحاً کثور سے شراب پی لینا کچھ مضائقہ نہیں ہے اس سے تکان رفع ہوتا ہے۔ دل کو سرور آتا ہے کثرت اس کی البتہ مضر ہے۔ لہذا ہم از روئے طب از روئے عقل اور از روئے تہذیب واخلاق اس کی برائی بہ سبیل اختصار بیان کرتے ہیں طب قدیم میں لکھا ہے کہ اس ام الخبائث کے استعمال سے توحش وخراش امعاء واستسقاء وریگ مثانہ وسنگ مثانہ وقناق سرع وسکتہ ولقوہ وفالج ورعشہ وجنون وعوارض بینائی وورم جگر ودیگر امراض دماغی وضعف اعصاب وضعف قوئ حیوانی وطبیع وضیق النفس وفساد بلغم واختلاج قلب ووجع مفاصل ونقرس پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ تصدیق اس کی خود اپنے مطب میں حاصل ہوئی ہے۔ ایک سقہ کثرت سے شراب پیتا تھا اس نے چلہ باندھا یعنی عہد کیا کہ چالیس روز تک بجائے غذا اور پانی کے شراب کا استعمال کرونگا چھ سات روز تک اس نے کچھ کھایا نہ پیا چھٹے یا ساتویں روز اس کو سکتہ ہوگیا ہرچند علاج کیا جانبر نہ ہوا۔ اسی طرح ایک نواب صاحب کے صاحبزادے جو عمر میں اٹھارہ اونیس برس کے تھے حمّیٰ محرقہ لاحق ہوئی بہ شکل تمام طبریدات مانع سے علاج کیا تب سے مفارقت کی چونکہ اس کو میخواری کی عادت تھی انہوں نے باوصف ممانعت تھوڑی سی برانڈی پی لی اس کے پیتے ہی سرسام ہوگیا۔ اور باوجود طرح طرح کے معالجہ کے جانبر نہ ہوئے۔ ایسا ہی ایک کایستھ داروغہ افیون کو کثرت بادہ خواری سے عارضہ اسہال کا ہوگیا تھا بہت فہمائش کر کے شراب سے پرہیز کرایا تندرست ہوگئے بعد چندے انہوں نے پھر اپنا شغل معہود جاری کیا پھر عارضہ اسہال کا لاحق ہوگیا۔ اور پھر بڑی فہمائش اور چند طرح کی تدابیر وعلاج سے صحت ہوئی بار سوم اسی شراب کی بدولت ایسے گرے کہ پھر نہ سنبھلے علی ہذا القیاس ایک وکیل صاحب کو اسی کثرت شراب نے آنکھوں سے معذور کردیا۔ ایسے ہی ایک نواب صاحب کو بھی اسی میخواری سے استسقاء ہوگیا اور جاں بحق ہوئے ایک یوروپین صاحب کو کثرت شراب سے عارضہ اسہال کا ہوگیا اور جانبر نہ ہوسکے۔ حالانکہ اکثر ہندوستانی جو اس شغل میں محفوظ نہیں عارضہ اسہال دموی میں مبتلا ہوتے ہیں اور مداوات سے صحت ہوجاتی ہے اور اہل یورپ جو اس کی عادت بدرکھتے ہیں وہ عارضہ اسہال دموی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو شاذونادر نجات پاتے ہیں۔ یہیں جہت کتب ڈاکٹری میں اس عارضہ کو نہایت خطرناک لکھا ہے۔ ایک یوروپین کو دیکھا کہ وہ بہ سبب شراب خواری کے عارضہ رعاف میں مبتلا ہوا اور تمام خون بدن کا ناک کی راہ سے نکل گیا اور روح پرواز کرگئی غرضکہ تجربہ پنجاہ سالہ میں بہت سے واقعات اس ام الخبائث کی

نظر سے گزرے اور بڑے بڑے محقق ڈاکٹروں نے اس بات میں جو قول محق لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان تندرست اور اوسط درجہ کے قدوقامت کا ایک من پینتیس سیر ہوتا ہے۔ اور اس میں ہڈیاں اور چربی اور گوشت اور پانی اور پٹھے سب شامل ہیں اور خون چند اجزاء سے مرکب ہے۔ یعنی بیس سیر خون میں چار سیر معدنی اجزا اور سولہ سیر پانی ہے اور پانی انسان کی غذا اسے ہضم کرنے میں زیادہ کام آتا ہے اور اگر ایک پانی کی بوتل میں اور ایک شراب کی بوتل میں پکے ہوئے گوشت کا ٹکڑا ڈالیں اور دونوں کو ملا دیں تو پانی کی بوتل والا ٹکڑا جلد گل جائیگا اور شراب کا ٹکڑا اسٹر جائیگا اور کھانے کے ساتھ پانی پیا جائے تو کھانا جلد ہضم ہوگا اور شراب کے سبب دیر میں ہضم ہوگا۔ سانپ وغیرہ جانور جو Spirit of wine اسپریٹ اف وین میں رکھتے ہیں تو مدتوں اپنی شکل قائم رہتے ہیں اور یہی اسپرٹ آف وین جو خلاصہ اور روح شراب کی ہے سم قاتل ہے اس سے ظاہر ہے کہ شراب میں اجزائے سمی ضرور ہوتے ہیں۔ ایک بہت بڑے تجربہ کار ڈاکٹر کا قول ہے جو قوت تر و تازگی تولہ دو تولہ میں ہے وہ شراب کی آٹھ دس بوتلوں میں نہیں ہوسکتی غرضکہ اب تو اکثر ڈاکٹروں کی رائے یہی ہے کہ شراب نہایت مضر چیز ہے۔ اور کسی قدر یورپ میں رواج کچھ اس کا کم ہو چلا ہے اور باعتبار عقل یہ بات بدیہی ہے کہ شرافت انسان کی تمام حیوانات پر بحیثیت عقل کے ہے اور شراب عقل کی دشمن ہے اور باعتبار تجربے کے دیکھا جاتا ہے کہ شرابی اکثر گلی کوچوں میں بے ہوش پڑے رہتے ہیں اور قے کرتے ہیں اور کتے ان کا منہ چاٹتے ہیں اور ہزارہا امراء اس کی بدولت روٹی کو محتاج ہو گئے ہیں۔ اور جائدادیں موروثی آبکاریوں نے نیلام کرا لیں پس اسکی برائی طب سے اور عقل سے اور مشاہدے سے ثابت اور عیاں ہے۔

خبریں

حیدرآباد

رائچور میں عظیم الشان جلسہ

نواب مرزا یار جنگ بہادر کی تقریر

رائچور۔

آنریبل نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی [illegible] شام وارد رائچور ہوئے۔ اسٹیشن پر پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔

۲۲ اسفندار کو ساڑھے گیارہ بجے محبوب گلشن میں [illegible] ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا

جسمیں عہدہ داران مقامی سیٹھ ساہوکار وکلاء اور طلباء کے علاوہ کمبل پوش رعایا ہزارہا کی تعداد میں شریک تھی نواب مرزا یار جنگ بہادر نے ترک مسکرات پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"آج ہمارا مشاہدہ ہے کہ ہر ملک اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنیکے لئے زہریلی گیس، مشین گن اور دیگر ہلاکت خیز آلات حرب وضرب تیار کر رہا ہے لیکن وہ اُس دشمن کا مقابلہ کرنے کی کوشش نہیں کرتا جو واقعی تمام انسانوں کا دشمن ہے اور ایسا دشمن ہے جو بلحاظ مذہب وملت اور عمر وجنس تمام انسانوں کو یکساں طور پر نقصان پہونچاتا ہے یہ دشمن شراب ہے جسکے بُرے اثرات نے بڑے بڑے ممالک کو تباہ وبرباد کردیا۔"

نواب صاحب نے مسٹر سی بی پال، او بی ای اسپشل انجینیر ورکن صدر انجمن ترک مسکرات کی دلچسپیوں اور انتھک کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود روزانہ سیندھی خانوں، شراب خانوں کو جاتے ہیں اور لوگوں کو نشہ کے بُرے اثرات سے محفوظ رہنے اور اپنے بچوں کو کمپونڈ کے اندر نہ لیجانے کی نصیحت کرتے ہیں، آخر میں نواب صاحب نے اس نیک کام میں ہاتھ بٹانے کی اپیل کی۔

تقریر کے بعد ترک مسکرات کا لٹریچر تقسیم کیا گیا اور ایک کمیٹی ترتیب دیگئی جو مولوی ظہیر احمد صاحب پی سی یس اول تعلقدار ضلع (صدر) مولوی بشیر الدین صاحب ناظم عدالت (نائب صدر) اور پنڈت ماد ھو راؤجی وکیل (معتمد) پر مشتمل ہے۔ ان کے علاوہ ارکان کا بھی انتخاب عمل میں آیا۔

شام کے چھ بجے لکشمی تھیٹر میں میجک لنٹرن شو بتلایا گیا جس کے دیکھنے کے لئے لوگ بہت بڑی تعداد میں جمع تھے۔ طلباء مدرسہ نے ترانہ پڑھا اور مانک راؤجی نے میاجک لنٹرن کے ذریعہ نشہ کے نقصانات بتلائے ——— لنگسور اور محبوب نگر میں بھی ترک مسکرات کا پرچار ہوا اور کمیٹیاں قائم کیگئیں مسٹر گوپالن بی۔ اے معتمد صدر انجمن نے ہر طبقہ کے لوگوں سے ملکر انجمن کے اغراض ومقاصد بتلائے۔ چنانچہ کئی اصحاب نے رکنیت اور رسالہ کی خریداری قبول کی۔ (انکے نام آئندہ اشاعت میں درج کئے جائینگے)۔

صدر انجمن ترک مسکرات میں
دھوبیوں کی دعوت

حیدرآباد، ۴ر فروری۔

صدر انجمن ترک مسکرات کی طرف سے ۱۳ر فبروری کی شام کے چھ بجے ٹمپرنس ہال میں دھوبیوں کی دعوت تھی۔ راے گرو چرن داس صاحب سکسینہ نے ہندوستانی میں تقریر کرتے ہوئے نشہ کی برائیاں بیان کیں ترک نشہ کے بیشمار فوائد بتلائے اور کہا کہ "اگر عادی بننے والے اپنی اس گری ہوئی حالت پر سچے دل سے غور

کریں اور مصمم ارادہ کرلیں تو یہ بُری عادت چھوٹ سکتی ہے۔ یہ ایک جھوٹا خیال پھیلا ہوا ہے کہ پینے کی عادت پر فتح پانا ناممکن ہے۔

مسٹر سکینہ نے مشورہ دیا کہ وہ اپنے بچوں کو اس بُری لت سے باز رکھیں کیونکہ آج کا بچہ کل کا شہری ہے انہوں نے درخواست کی کہ وہ کمیٹی کے اقرار نامہ پر دستخط کریں چنانچہ دھوبیوں نے دستخط کئے اور قسم کھائی کہ آئندہ شراب نہیں پئیں گے اور نہ کسی قسم کا نشہ کریں گے۔ انہوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ اپنے بھائیوں کو اس لت سے بچانے کی پوری کوشش کریں گے۔

مسٹر گوپالن معتمد انجمن نے شکریہ ادا کیا اور ان دھوبیوں کی چاء سے تواضع کی گئی۔ (دکن نیوز)

تارکانِ مسکرات کی نو آبادی

والاشان نواب معظم جاہ بہادر نے افتتاح فرمایا

حیدرآباد ۱۶ر فروری۔

والاشان نواب معظم جاہ بہادر نے دبیر پورہ میں آج شام کے پانچ بجے تارکان مسکرات کی نئی آبادی کا افتتاح فرمایا۔ نئی آبادی کے یہ مکانات (۲۵) ہزار روپیہ کے صرفہ سے تیار کئے گئے ہیں جس میں پچاس خاندان آباد ہو سکتے ہیں، جن کے لئے چھوٹے چھوٹے پچاس مکانات ہیں۔ پرنس ہال۔ اسے صاحب جمیعت الامال رام لال جی قیمتی کے ڈھائی ہزار روپیہ کے عطیہ سے تیار کیا گیا ہے، اسی نئی آبادی میں فی مکان ایک روپیہ ماہانہ کرایہ سے ان لوگوں کو آباد کیا جائے گا جو مسکرات کو ترک کر چکے ہیں۔

شہزادہ معظم جاہ بہادر کے ورود پر نواب مرزا یار جنگ بہادر چیرمن صدر انجمن ترک مسکرات نے استقبال کیا اور شہزادہ محترم کے شامیانے میں آتے ہی سپاسنامہ پڑھا جو ایک خوبصورت کیاسکٹ میں پیش کیا گیا اس کے بعد شہزادہ والاشان نے نقرئی کنجی سے پرنس ہال کا قفل کھولتے ہوئے افتتاح فرمایا تالیوں کی گونج میں گلپوشی کے بعد والاشان بہادر اور دیگر مہمان عصرانہ میں مصروف ہوئے۔

شہزادہ والاشان کا عطیہ۔ پرنس ہال میں نواب مرزا یار جنگ بہادر نے شہزادہ والاشان کے دوسو روپیہ کے عطیہ کا اعلان کیا جو تارکان مسکرات کے بچوں میں تقسیم ہونگے۔

اس تقریب میں رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر، نواب سر عقیل جنگ بہادر، نواب مہدی یار جنگ بہادر، مسٹر گرایفٹن، نواب غازی جنگ بہادر، نواب کمال یار جنگ بہادر، نواب شوکت جنگ بہادر، نواب ناصر نواز الدولہ بہادر، نواب نرائن جنگ بہادر، نواب ممتاز یار الدولہ بہادر، راجہ بہادر کشنما چاری، نواب جیون یار جنگ بہادر، مولوی ناظر حسن صاحب، نواب ناظر یار جنگ بہادر، نواب عسکر یار جنگ بہادر، مولوی عبد القدیر صاحب بدایونی، راجہ نرسنگھ راج بہادر، مسٹر رستم جنگ، رائے صاحب رام لال جمنا لال جی قیمتی، رائے بہادر سیٹھ سر کشن سکھدیو، میجر کیلاش ناتھ ولے، نواب رحمت یار جنگ بہادر، نواب سلطان یار جنگ بہادر، نواب شہید یار جنگ بہادر، راجہ کندن لال بہادر، نواب منظور جنگ بہادر، مولوی علی الدین احمد صاحب، مولانا سید شاہ غلام صمدانی صاحب، ز ر د علی شاہ، مولانا سید بادشاہ حسینی صاحب، مولوی ولی اللہ حسینی صاحب، مولوی سید شاہ شیخن احمد صاحب شطاری، نواب میر اکبر علی خاں صاحب، پنڈت گنپت لال صاحب اور دیگر بہت سے مہمان شریک تھے جنمیں ارکان بلدیہ اور صحافتی نمایندے وغیرہ شامل ہیں۔

(دکن نیوز)

ہندوستان

یو۔پی میں ترک مسکرات کی شاندار کامیابی۔

حکومت یو۔پی نے ۹ مہینے ہوئے کہ) مین پوری اور ایٹہ کے ضلعوں میں منشیات کا استعمال بند کیا تھا اس تھوڑے سے عرصہ میں غیر متوقع نتائج برآمد ہوئے۔ ان دونوں ضلعوں میں بھنگ کی نکاس بالکل بند ہوگئی ہے۔

ممانعت کے سال کے پہلے حصہ میں یہاں بھنگ کا خرچ ۵۶۸ سیر تھا اور ممانعت کے شروع ہونیکے سال پہلے حصہ سال میں صرف ۹ سیر رہ گیا۔ دوسرے اور تیسرے حصہ سال میں بالکل ہی بند ہوگیا۔

چرس کا خرچ بہت کافی کم ہوگیا ہے سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کے پہلے حصہ سال میں چرس کا خرچ ۱۴۷ سیر تھا۔ ممانعت کے پہلے حصہ سال میں ۴½ سیر ہوگیا اور دوسرے حصہ میں صرف ۲ چھٹانک رہ گیا۔ ممانعت شروع ہونیکے بعد پہلے حصہ میں ۹ سیر ہوگیا۔ دوسرے حصہ میں ½ سیر رہ گیا۔

افسر ابکاری ضلع مین پوری نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ممانعت شروع ہونے سے پہلے سال کے پہلے تین حصوں میں شراب ۲۸۴۳ گیلن بکا کرتی تھی اور ممانعت شروع ہونیکے بعد سال کے پہلے تین حصوں میں جو ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء کو ختم ہوتا ہے اس میں شراب کی بکری کل ¾۲ گیلن رہ گئی اس کے یہ معنی ہوئے کہ ۹۹٫۹ فیصدی کم ہوگئی۔

بمبئی ۱۴ فروری۔ بمبئی اور مضافات میں کامل امتناع مسکرات یکم اگست سنہ ۱۹۳۹ء کو نافذ کیا جائیگا۔ اس طرح کامل امتناع کیلئے صرف پانچ مہینے رہ گئے ہیں۔ (اسوسی ایٹیڈ پریس)

دی ایشیاٹک گورنمنٹ سکیورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

(میسور)

قائم شدہ ۱۹۱۲ء لائف ڈپارٹمنٹ ۱۹۲۲ء

ایشیاٹک بلڈنگ بنگلور

کم نرخ پر اقساط کمپنی کی مقبولیت کا راز ہے
پراسپکٹس اور ایجنسی کے شرائط ہیڈ آفس
یا سکریٹری شاخ موقوعہ جام باغ حیدرآباد سے طلب کیجئے

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس

جلد (۳) نمبر (۶)
رجسٹرڈ ڈاکٹر آصفیہ ۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات
(حیدرآباد دکن)

اردی بہشت سنہ ۱۳۴۸ف
مارچ سنہ ۱۹۳۹ع

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

جلد (۳) ماہ اردی بہشت ۱۳۴۸ف نمبر ۶

فہرست مضامین

ذی ثروت حضرات کی خدمت میں اپیل

خدا کا شکر ہے کہ آرائش بلدہ کی فیاضانہ امداد مبلغ پچیس ہزار سے ترک مسکرات کی پہلی نوآبادی محلہ دبیرپورہ میں مکمل ہوچکی ہے جس کا افتتاح عالیجناب والاشان نواب معظم جاہ بہادر نے بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۵۰ء فرمایا ہے جہاں وہ غریب اور نادار رعایائے سرکار عالی جو مسکرات سے اجتناب کا وعدہ کی ہے امن وامان کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہی ہے۔ اور اس نوآبادی میں رائے صاحب سیٹھ جمنالال رام لال قیمتی کے تین ہزار کے گراں قدر عطیہ سے ان کے لئے ایک تفریح گاہ ٹمپرنس ہال کے نام سے تعمیر ہوا ہے لیکن ظاہر ہے کہ حیدرآباد جیسے وسیع اور عظیم الشان شہر میں صرف ایک نوآبادی اور ٹمپرنس ہال کا تعمیر ہونا دریا میں قطرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا اس کی کوشش کی جارہی ہے کہ شہر کے مختلف مقامات پر ایسی بہت سی نوآبادیاں قائم ہوجائیں اور ان نوآبادیوں میں انہیں لوگوں کو بسائیں جو ترک مسکرات پر حلف اٹھائے ہوں۔ چنانچہ ہم نے محلہ سلطان شاہی جگہ کا انتخاب کیا ہے اور وہاں دوسری نوآبادی قائم کرانا چاہتے ہیں اوس مقام پر ٹمپرنس ہال کی تعمیر کے لئے تخمیناً مبلغ چار ہزار کی ضرورت ہے۔ لہذا ہم اپنے غریب اور نادار بھائیوں کی جانب سے ذی ثروت حضرات کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اس چار ہزار کی رقم مہیا کرنے میں دامے درمے ان کی مدد کریں اگر ایسے مستطیع حضرات جن کی فہرست ہم علحدہ پیش کر رہے ہیں کم از کم پانچ روپیہ بھی چندہ مرحمت فرمائیں تو بہت سے غریب اور نادار خاندانوں کی آرام سے رہائش کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے فقط

صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

تمباکو کے نقصانات

جناب خان بہادر حکیم سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ دادونگر

خون میں تمباکو کا اثر

تمباکو نوشی سے خون معمول سے زیادہ پتلا اور رقیق ہوجاتا ہے۔ اور زیادہ مدت گذر جانے کے بعد اس کی رنگت زردی مائل ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں خون کا خراب اور غیر قدرتی رنگ تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اور جلد کی سطح زردی مائل سفید یا دھویں کے رنگ کی سی ہوجاتی ہے لیکن تمباکو نوشی سے تبدیلی ان چھوٹے اجسام میں پیدا ہوتی ہے جن کی بے شمار تعداد خون میں موجود ہے۔ اور جن کو طبی زبان میں کرّیات دمویہ کہتے ہیں۔ تمباکو کے کش یا گھونٹ کے جسم میں جذب ہونے سے کرّیات دمویہ میں جلد جلد تبدیلیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اعلیٰ خوردبین سے اگر انہیں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی گولائی جاتی رہتی ہے اور ان کے بیضوی اور بے قاعدہ ہوجاتے ہیں۔ اور بجائے باہمی کشش و اتفاق کے جو ایک حد تک ان کی جسمانی تندرستی کی ایک اچھی علامت ہے وہ بالکل منتشر اور پریشان رہتے ہیں۔ گویا وہ پکار پکار کر تمباکو کے پینے یا کھانے والے کے جسم اور دماغ کے بے صلاحیتوں کا شکوہ کرتے ہیں۔ تمباکو کی اگر زیادہ مقدار کھالی جائے تو اس کے اثرات کم و بیش زہریلے ہوتے ہیں۔ اس سے سانس کی آمد و رفت میں نمایاں خلل واقع ہوجاتا ہے۔ اس کی معمولی مقدار بھی روزمرہ کھانے یا پینے سے پٹھے کمزور ہوجاتے ہیں۔ جگر کا فعل خراب ہوجاتا ہے۔ بصارت کم ہوجاتی ہے۔ جلد نیلی پڑ جاتی ہے اور وہ ہر عضو کی ساختوں کو تباہ کرتا ہے اس زہر خوری اور زہر نوشی کا انجام یہ ہوتا ہے کہ حیات کو قائم رکھنے والی رطوبتیں خراب اور تباہ ہوجاتی ہیں اور عمر کم ہوجاتی ہے۔

تمباکو سے بیماری پیدا ہوتی ہے

نظام جسم پر تمباکو کا ایسا نقصان پہنچانے والا اثر پڑتا ہے کہ اس کی تلافی ناممکن ہوجاتی ہے۔ جسم کی عام قوت مدافعت اس سے اس قدر کمزور پڑ جاتی ہے کہ معمولی سے معمولی حملوں کے سہنے کی سکت جسم میں نہیں رہتی۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو کے متعلق چند مشہور لوگوں کی رائیں پیش کر دی جائیں

"تندرستی کی ضمانت کرنے والے اور مرطوب مقامات کے باشندوں کا زرد چہرہ یا ناقص اٹھان اور حقیر جسمانی قوت ملاحظہ کیجئے۔ ان لوگوں میں زندگی کے آدھے امتیازات باقاعدہ نہیں پائے جاتے کچھ یہی عادت عادی تمباکو نوشی کی سمجھئے۔"

ڈاکٹر سوئی فیلو رائل کالج آف سرجنس

"مجھے یہ کہتے ہوئے ذرا تامل نہیں کہ اگر دو قوی ہیکل نسلوں کے افراد بچپن ہی سے تمباکو نوشی کا عادی بنایا جائے اور پھر ان کی شادیاں بھی آپس میں کرائی جائیں تو مردوں اور عورتوں کی ایک کمزور اور زرد رو نسل فوراً ہی عالم وجود میں آجائے گی۔"

ڈاکٹر بی۔ ڈبلیو۔ رچرڈسن

ہندوستان کے ایک برٹش افسر نے بیان کیا کہ گیارہ افسروں میں جو ایک مہم کو بھیجے گئے تھے صرف دو شخص تندرست رہے اور یہ لوگ تمباکو نوش نہ تھے۔

تمباکو کے خلاف ڈاکٹر ایڈورڈ سمتھ ایک مشہور ماہر علم الصحت کا بیان ہے کہ "تمباکو کے فعل کا رجحان بیماری کی جانب ہے اور یہ کہنا آسان نہیں ہے کہ وہ انسان کی بہتری کا کتنا بڑا دشمن ہے۔"

جن لوگوں نے طویل عمر حاصل کی ہے اُن کا بھی یہی قول ہے کہ درازی عمر کے جہاں اور بہت سے اسباب ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے کہ تمباکو سے قطعی پرہیز کیا جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ لمبی عمروں تک پہنچنے والے اکثر تمباکو نوشی کے عادی نہیں ہوتے۔

۱۔ خشکی اور خراش

تمباکو نوش کے منہ اور گلے کی خراش اور خشکی اس زہریلے پتے کے اس گرم گرم دھوئیں کا نتیجہ ہے جو حقہ یا سگار کے ساتھ کھینچا جاتا ہے بعض لوگ گلے کی خراش دور کرنے کے خیال سے تمباکو پیتے ہیں مگر یہ خیالی پلاؤ ہے کہ تمباکو سے گلے کی خراش کبھی دور نہیں ہوسکتی۔

۲۔ تمباکو اور دق

گندگی اور ناپاک ہوا کو پھیپھڑے کے امراض سے کچھ ایسا تعلق ہے جس کو سب لوگ مانتے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور صریح طور سے معلوم ہے کہ ناپاک ہوا کے لینے سے مرض دق وسل لاحق ہوتا ہے کیونکہ اس کے زہریلے اجزا خون اور پھیپھڑوں کو خراب کردیتے ہیں حتیٰ کہ خون کی وہ

نجاستیں بھی اس ہوا میں بکثرت موجود رہتی ہیں جو ہم ایک مرتبہ سانس لے کر خارج کر چکے ہیں۔ اب اس قسم کی ہوا کو دوبارہ لینے سے تندرستی محفوظ نہیں رہ سکتی۔ جب یہ بات ہے تو پھیپھڑوں کو تمباکو کے زہریلے دھوئیں سے دن میں سینکڑوں مرتبہ بھرنا پھیپھڑے کے مرض کیوں پیدا نہ کرے گا؟

ڈاکٹر سی۔ آر۔ ڈلڈیل طبیب خاص میرا بالی ٹین فری ہسپتال لندن نے اپنے رسالہ حفظان صحت میں بیان کیا ہے کہ کسنی میں تمباکو پینا مرض دق کا ایک عام سبب ہے۔

۳۔ تمباکو اور امراض دل

دل پر تمباکو نوشی کا جو اثر پڑتا ہے وہ نبض سے بھی ظاہر ہو سکتا ہے کیونکہ نبض دل کی حالت کا ایک نہایت سچا آئینہ ہے تمباکو نوش کی نبض نہایت صاف طور پر بتا دیتی ہے کہ اس کا دل جزوی طور پر مفلوج ہے، اور اس کا زور جوش گھٹ گیا ہے۔ پرانے تمباکو نوش اور اکثر وہ لوگ جو چند سالوں سے تمباکو پیتے ہیں اختلاج قلب اور نبض کی بدنظمی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اصل میں تمباکو نوش کے دل کی کیفیت ہی ایسی ہو جاتی ہے کہ اطبائے فرنگ نے اس مرض کا نام ہی سمیت دل قرار دیا ہے طبی نقشوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر چار تمباکو نوشوں میں ایک شخص کا دل مبتلائے مرض ہوتا ہے تمباکو کے استعمال سے دل نہ صرف فعلی لحاظ سے بلکہ عضوی اعتبار سے بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔

۴۔ تمباکو اور ضعف معدہ

اگرچہ تمباکو ضعف معدہ۔ قبض و نفخ کا ایک حکمی علاج سمجھا جاتا ہے۔ مگر ماہرین فن کے تجربوں سے یہ امر پایہ تحقیق کو پہنچ گیا ہے کہ اس سے ضعف معدہ کو فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ اکثر صورتوں میں ضعف معدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تمباکو ایک قسم کا زہر ہے۔ کل سمیات کا بالعموم یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ ہاضمہ کو کمزور کرتے ہیں۔ اور معدہ کی قوت کو گھٹاتے ہیں۔ تمباکو میں یہ بات خصوصاً موجود ہے کہ اگر ایک شخص بھوکا اور تمباکو کا عادی ہے تو وہ اپنی بھوک تمباکو کے استعمال سے فرو کر سکتا ہے۔ اسی طرح دیگر سمیات سے بھی بھوک مٹائی جا سکتی ہے۔ حالانکہ معدہ خالی رہتا ہے لیکن اشتہا جاتی رہتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ تمباکو معدہ کو بگاڑ کر کمزور کر دیتا ہے۔ ناس سونگھنے سے ناک کی اسفنجی ساخت موٹی اور بے حس ہو جاتی ہے اور اکثر سونگھنے کی قوت کم ہو جاتی ہے۔

۵۔ سرطان کا سبب تمباکو

اس میں مطلق شک نہیں کہ یہ مہلک مرض اکثر تمباکو کی کثرت استعمال سے پیدا ہوتا ہے اکثر ماہرین فن کا مشاہدہ ہے کہ اکثر مریض لب اور زبان کے سرطان میں مبتلا پائے گئے ہیں تمباکو نوش تھے۔ اس مرض کے بہت سے لوگ خود ہمارے مشاہدے میں آئے اور ہم کو اصلاً شبہ نہیں کہ لب اور زبان کے اکثر امراض اسی ذریعہ سے پیدا ہوتے ہیں اس خیال کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ لندن کے سرطان کے ہسپتال میں جہاں اس عارضہ کے ہزاروں مریضوں کا علاج ہو چکا ہے۔ ان مریضوں کی تعداد جو لب اور زبان کے ناسور میں مبتلا تھے۔ بہت زیادہ تھی۔ تمباکو پینے والی عورتیں سرطان میں جلد اور شدید طور پر مبتلا ہو جاتی ہیں۔

۶۔ سکتہ اور اندھاپن

گذشتہ چالیس پچاس سال سے ایک خاص قسم کے سکتہ کی تمام دنیا میں وہ شدت ہے کہ الاماں! معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو پینے یا کھانے کا اثر خصوصاً ان ریشوں پر پڑتا ہے جن سے پٹھے بنتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمباکو رفتہ رفتہ انسان کی اعصابی قوت کو ضائع کر دیتا ہے اور ایک خاص قسم کا سکتہ ظاہر ہو جاتا ہے اور ایک قسم کا فالج آنکھوں پر گرتا ہے جس سے انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض صرف تمباکو ترک کرنے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک تمباکو کا استعمال رہتا ہے مرض قائم رہتا ہے۔

(امپیریل میگزین۔ امرتسر)

غزل

مولانا مولوی میر اشرف علی صاحب اشرف مفتی بلدہ صدارت العالیہ دکن

یہ پینے پلانے کی عادت بری ہے — خدا ہی بچائے کہ حالت بری ہے
بہت ہی برا شغل ہے نشہ بازی — بھلوں کی بھی اس راہ میں گت بری ہے
ہو مصروف اولاد کی تربیت میں — کہ بچوں سے غفلت نہایت بری ہے
نہ اس طرح بگڑو سنبھل جاؤ اب بھی — زمانے کی نظروں میں ذلت بری ہے
پڑھو لکھنے والوں نے کیا لکھ دیا ہے — سنو! جام مے سے محبت بری ہے
یہ کہتا ہے پیمانہ گردش میں آکر — کہ پیر مغاں سے عقیدت بری ہے

جو تم ساری خلقت میں اشرف ہو سب سے
یہ کوئی نہ بولے کہ خلقت بری ہے

مخمس

بری عادت ہے یہ ندھی شراب کی

سوچ لو نشہ بازی کے انجام کو — راہ اچھی نہیں اس سے رخ پھیر لو
منہ لگاؤ نہ بھولے سے جو ہو سو ہو — اس سے بچتے رہو جس قدر بچ سکو
اس نے لاکھوں کی مٹی خراب کی

بے عمل سب میں مشہور تک ہو چکے — ہاتھ دنیا سے اور دین سے دھو چکے
خاک عزت رہے عقل جب کھو چکے — جاگو او سونے والو بہت سو چکے
انتہا کچھ تو آخر ہو خواب کی

اتنے پینے پلانے پہ مائل ہو کیوں — ہم کو تعلیم دینے میں کاہل ہو کیوں
ہو کے ماں باپ اسطرح بیدل ہو کیوں — ہم ہیں رب کی عطا ہم سے غافل ہو کیوں
کچھ خبر بھی ہے روز حساب کی

اس جہاں میں سدا آمد و رفت ہے — ابتدا کچھ ہی انتہا سخت ہے
پھر بھی جس شخص کو دیکھئے مست ہے — ہوش میں آؤ باقی ابھی وقت ہے
بند راہیں نہیں ہیں ثواب کی

بائبل میں ممانعتِ مے نوشی

۱۔ ان پر افسوس جو صبح سویرے اٹھتے ہیں تاکہ نشہ بازی کے درپے ہوں اور جو رات کو جاگتے ہیں جب تک شراب ان کو بھڑکا نہ دے۔ (یشعیاہ۔ ۵: ۱۱)
۲۔ اور ان کی جشن کی محفلوں میں بربط اور ستار اور دف بین اور شراب ہیں لیکن وہ خدا کے کام کو نہیں سوچتے اور اس کے ہاتھوں کی کاریگری پر غور نہیں کرتے۔ (یشعیاہ۔ ۵: ۱۲)۔
۳۔ خدا نے ہارون سے کہا تو یا تیرے بیٹے شراب یا مے پی کر کبھی خیمہ اجتماع کے اندر داخل نہ ہونا تاکہ تو مر نہ جائے۔ (اخبار۔ ۱۰۔ ۹)
۴۔ پھر وہ گیت کے ساتھ مے نہیں پیتے۔ پینے والوں کو شراب تلخ معلوم ہوگی (یشعیاہ ۲۴: ۹)
۵۔ اے لموائیل بادشاہوں کو مے خواری زیبا نہیں اور شراب کی تلاش حاکموں کو شایاں نہیں۔ (امثال۔ ۳۱: ۴)
۶۔ افسوس افرائیم کے متوالوں کے گھمنڈ کے تاج پر اور اس کی شان و شوکت کے مرجھائے ہوئے پھول پر جو ان لوگوں کی شاداب وادی کے سرے پر ہے جو مے کے مغلوب ہیں (یشعیاہ ۲۸: ۱)
۷۔ عیاش کنگال رہے گا جو مے اور تیل کا مشتاق ہے۔ مالدار نہ ہوگا۔ (امثال ۲۱: ۱۷)
۸۔ کیونکہ شرابی اور کھاؤ کنگال ہو جائیں گے اور نیند اس کے چیتھڑے بنا دے گی (امثال ۲۳: ۲۱)
۹۔ ان پر افسوس جو مے پینے میں زور آور اور مے پلانے میں پہلوان ہیں۔ (یشعیاہ۔ ۵: ۲۲)
۱۰۔ اس پر افسوس ہے کہ جو اپنے ہمسایہ کو اپنے قہر کا جام پلا کر متوالا کرتا ہے۔ تاکہ اس کو بے پردہ کرے۔ (حبقوق ۲: ۱۵)
۱۱۔ اور شراب میں متوالے نہ بنو۔ کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے۔ (افیون۔ ۵: ۱۸)
۱۲۔ مے مسخرہ اور ہنگامہ کرنے والی ہے جو کوئی ان سے فریب کھاتا ہے دانا نہیں (امثال ۲۰: ۱)
۱۳۔ کون افسوس کرتا ہے کون غمزدہ ہے کون جھگڑالو ہے کون شاکی ہے کون بے سبب گھائل ہے اور اس کی آنکھوں میں سرخی ہے (یشعیاہ۔ ۲۳: ۲۹)

۱۴۔ وہی جو دیر تک مے نوشی کرتے ہیں وہی جو ملائی ہوئی مے کی تلاش میں رہتے ہیں (یشعیاہ ۲۲: ۳۰)
۱۵۔ جب مے لال ہو جب اس کا عکس جام پر پڑے اور جب وہ رونق کیساتھ نیچے اترے تو اس پر نظر نہ کر کیونکہ انجام کار وہ سانپ کی طرح کاٹتی ہے۔ اور افعی کی طرح ڈس جاتی ہے (یشعیاہ ۲۳۔ ۳۱۔ ۳۲)
۱۶۔ فریب نہ کھاؤ۔ حرام کار خدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہوں گے نہ بت پرست نہ زناکار نہ عیاش نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم (اکرنتھیوں ۶: ۱۰۔ ۱۱)
۱۷۔ سو خبردار مے یا نشہ کی چیز نہ پینا اور نہ کوئی ناپاک چیز کھانا (قاضیون ۱۳: ۴)
۱۸۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدس ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہوا ہے اور تم اپنے نہیں (اکرنتھیون ۶: ۱۹)

ٹھمری بہ طرز مخمس

ایک دن ہم تمہارے ہی کام آئیں گے

تم ہمارے ہو ماں باپ سوچو ذرا — کچھ ہمیں بھی محبت سے دیکھو ذرا
ہم کو تعلیم دو ہوش کی لو ذرا — ہے سمجھنے کی بات اس کو سمجھو ذرا
ہم وہ ہیں نخل جو پھول پھل لائیں گے

کام اب بھی ذرا سی توجہ سے لو — نشہ بازی کے بدلے ہمیں وقت دو
روپیہ اس طرف کا ادھر صرف ہو — ہم تمہارے ہیں یوں ہم سے غافل نہ ہو
راہ پر آئیں گے تربیت پائیں گے

راہ ٹیڑھی کبھی ہم کو چلنے نہ دو — خود بھی سنبھلو ہمیں بھی پھسلنے نہ دو
اور دنیا کا نقشہ بدلنے نہ دو — ہم کو اس سے زیادہ مچلنے نہ دو
دن گزرنے کے یوں ہی گزر جائیں گے

کام آئیں گے ہیں وہ وفادار ہم — عمر کب تک گزاریں گے بیکار ہم
ہیں محبت کے بیشک سزاوار ہم — ہم کو جا ہو کہ ہیں اس کے حقدار ہم
تم نہ کماؤ تو پھر کون غم کھائیں گے

مسدس

اچھائی میں ہوتا ہے آرام بیچ ہے — سچائی سے بنتا ہے ہر کام بیچ ہے
بھلا ہے بھلائی کا پیغام بیچ ہے — برا ہے برائی کا انجام بیچ ہے
چلو چال ایسی کہ خوبی ہو جس میں
کرو نیکیاں نیک نامی ہے اس میں

سنو ہے یہ عبرت کے قابل کہانی — جگر جس سے گھل گھل کے ہوتا ہے پانی
کہاں یاد ہیں آج باتیں پرانی — جو سنتے تھے بوڑھے بڑوں کی زبانی
وہ صورت ہے لیکن وہ سیرت نہیں ہے
وہ تہذیب وہ آدمیت نہیں ہے

سر شام یہ سینڈھ خانوں کا جانا — سمجھ بوجھ کر عقل اپنی گنوانا
یہ پینے پلانے میں پیسہ اڑانا — یہ ڈلتے ہوئے شاہراہوں سے آنا
ہیں سو طرح کی مستیاں ایک سر ہے
نہ بچوں کی پروا نہ گھر کی خبر ہے

میاں کو جو مدت سے یہ لت پڑی ہے — اجل روز بیوی کے سر پر کھڑی ہے
ردی بال بچوں کی حالت بری ہے — ہے ساتھی تو ایک آنسوؤں کی جھڑی ہے
میسر اگر خرچ کو کچھ نہ آئے
تو پھر وقت پر کون دے کون کھائے

پہننے کو کپڑے نہ کھانے کو کھانا — کہیں ان غریبوں کا آنا نہ جانا

ادہر دوست احباب پینا پلانا　　ادہر فکر کیا اوڑھنا کیا بچھانا
بھرے غیر کا پیٹ حق دار ترسے
تعجب نہیں آگ کا مینھ برسے
شراب اور سیندھی سے کیا فائدہ ہے　　مدک اور گانجے کا بد مشغلہ ہے
چرس سے خطر ناک میں بھنگ کا ہے　　مثل ہے کہ افیون کالی بلا ہے
نہیں ایک بھی ان میں کام آنے والی
ہے ہر چیز نقصان پہنچانے والی

ترک مسکرات کی ضرورت

عوام کا فرض

مسٹر مانک راؤ پروپگنڈسٹ صدر انجمن ترک مسکرات

اخبار "تری لنگا" کے دیروزہ اشاعت میں پنڈت بودورا ما نجلو ریڈی صاحب کا ایک مضمون بہ عنوان مندرجہ بالا دلچسپ اور پر از معلومات سے شائع کیا گیا ہے جس کا اردو ترجمہ قارئین کرام کے خدمت میں پیش کیا جاتا ہے"

نشہ کا استعمال ساری دنیا میں کیا جاتا ہے اور وہ بھی قدیم زمانہ سے۔ ایسے از بر دست سماجی برائی کو حکومت مدراس کے وزرا ایک تخت تو دور نہ کر سکے تاہم سالانہ ضلع واری اسکیم پر عمل کیا جارہا ہے۔ چنانچہ اضلاع سیلم۔ چیتور اور کڈپا آج سوکھے پڑے ہیں۔ اس خصوص میں حکومت مدراس قابل مبارک باد ہے۔ منشیات کو استعمال کرنے والے از خود لوگوں کے نظر میں آجاتے ہیں۔ دوسروں کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟ اور یہ شرابی اپنی زندگی کے ایام کیسے کاٹتے ہیں؟ یہ دنیا جانتی ہے تاہم دوسرے سوال کا جواب دینا قدرے مشکل ہے۔ انسان کے سکھ اور دکھ کا انحصار کئی امور پر رہتا ہے اس لئے ایک انسان مسکرات کا استعمال ترک کرنے کرنے پر بھی بہت ممکن ہے کہ آرام کی زندگی بسر نہ کر سکے۔ کوئی اور لغویات کے باعث ایک شخص تکلیف اٹھا سکتا ہے مگر بلا خوف تردید یہ کہا

جاسکتا ہے کہ منشیات کے استعمال کرنے والے تمام ناقابل برداشت مصیبتیں جھیلتے غربت اور بے عزتی سے ایام زندگی کاٹتے ہیں۔ اور تجربہ خود شاہد ہے کہ وہ انسان جو خود آرام نہیں پاسکتا وہ دوسروں کو کیا خاک آرام پہنچا سکے گا۔ وہ اپنے سماج کے لئے بھی بار ہے۔

"فوجی حکومت منشیات کا استعمال اور زناکاری یہ تینوں لت ایک باپ کی اولاد جیسے ہیں"۔ یہ ایک فرانسیسی بزرگ کا مقولہ ہے جو آج سے چالیس برس قبل کہہ گیا ہے۔ شراب خواری کو زناکاری سے قریبی تعلق ہے! اور یہی تعلق سماج کے خرابی کا ذمہ دار ہے۔ چونکہ سماج کے برتری کا انحصار افراد کے اخلاقی قوت پر ہوتا ہے۔ اور اس قوت کے گھٹنے کے معنی سماج کے خرابی کے ہیں۔ انسان میں فطرتاً حیوانی خواص پائے جاتے ہیں۔ اور وہ عقل سے منحرف ہوکر اپنا راستہ آپ ڈھونڈنا چاہتے ہیں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایسے لوگ نہیں پائے جاتے جو نفس امارہ کے غلام نہ ہوتے ہوں لیکن ایسے افراد کا وجود ضرور ہے جو خواہشات نفسانی پر قابو پا چکے ہیں۔ مگر اتنی طاقت حاصل کرنے کے لئے سخت ترین ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ زندگی کی راہ پر کئی ایک مشکلات درپیش ہوتے ہیں ان کا سامنا کرنا پڑتا ہے بری عادتوں سے دور رہنا پڑتا ہے۔ ان اصولوں کی پابندی کرنے والوں کو ہی تسکین قلب نصیب ہوتا ہے۔ مگر یہی وہ مسکرات ہیں جن کے ایک مرتبہ کے استعمال سے یہ تمام طاقت ناکارہ ہو جاتی ہے اور انسان خواہشات کا غلام بن جاتا ہے۔ تب وہ اچھے برے کی تمیز نہیں کرسکتا۔ اس انسان کے لئے جو مسکرات کا استعمال کیا ہو کوئی کام ایسا نہیں جس کو وہ نہ کرے ایسے الفاظ نہیں جن کو زبان پر نہ لائے مختصر یہ کہ دل اور جسم اوس کے قابو سے نکل جاتے ہیں۔ پس انسان کے فرشتہ صفات پر پردہ ڈالتے ہوئے حیوانی جذبات کو ابھارنے کے لئے مسکرات سے بڑھ کر بری عادت اور کوئی نہیں۔

جہاں جہاں پینے کی عادت میں کمی ہوئی وہاں جنسی بیماریوں میں بھی کمی واقع ہوئی۔ ایسے کئی مثالیں ہیں پینے سے عیاشی کی بنا پڑتی ہے گویا دہشت انگیز زندگی کا آغاز ہوتا ہے عصمت فروشوں کے محبت سے سنسار کے سبز باغ اجڑ جاتے ہیں۔ ان کی دولت لٹ جاتی ہے جسمانی طاقت جواب دیدیتی ہے۔ آخر کار فقیر بن کر گلی کوچوں کی خاک چھانتے ہیں ایسی کتنی زندہ مثالیں ہم نہیں دیکھتے ہونگے؟ ایسے سپوتوں کی وجہ سے نہ معلوم کتنی شریف عورتیں اخلاق اور عصمت کھو چکے ہوں گی؟ نہ معلوم کتنی شریف زادیاں سنسار چھوڑ کر مرتے دم تک بے عزتی کی سانس لیتی ہوں گی؟ اور نہ معلوم نہ جانے جنگیوں کے باعث کتنے قتل وخون ہوتے ہوں گے؟ خانہ جنگی غربت اور زناکاری سے بھرا ہوا سماج سدھر بھی سکتا ہے؟ ذرا سوچیں تو واضح ہوگا کہ ہمارا سماج روز بروز ترقی معکوس کر رہا ہے۔ مے نوشی قومی انحطاط

کا باعث ہو رہا ہے۔ ماہران علم طب کی رائے ہے کہ مسکرات کے استعمال سے انسان کی صحت پر بہت ہی برا اثر پڑتا ہے۔ ماں باپ پینا شروع کر دیں تو اُن کو تندرست اولاد نہیں ہو سکتی شراب ہو یا سیندھی یا اور کوئی نشہ پیدا کرنے والے اشیا ہوں خون کو گرماتے ہیں جس سے انسان کے جذبات بھڑک جاتے ہیں۔ مسکرات کے استعمال کرنے سے خون اتنی تیزی سے دوڑتا ہے جیسے بخار کی حالت میں ہوتا ہے اور جس طرح بخار اتر جانے کے بعد انسان میں وہ تیزی جاتی رہتی ہے۔ اسی طرح نشہ اترنے پر اعضا شکنی ہوتی ہے اور پینے کی عادت جو ہو جاتی ہے اس کی یہی وجہ ہے۔ ابتدا میں اس کے استعمال سے خون قدرے گرم ہو جاتا ہے مگر بعد کو پھر اپنی حالت پر آجاتا ہے۔ تب انسان بے قرار ہوتا ہے۔ کام کرنے جی نہیں لگتا۔ خوبصورت اشیا کو دیکھنے کی خواہش مفقود ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ زندگی سے ہی بیزار ہو جاتا ہے۔ ان تکالیف سے نجات پانے یا یوں کہئے کہ غم غلط کرنے کے لئے وہ پھر پیتا ہے۔ مگر اس مرتبہ بہ مقابلہ پہلے کے زیادہ مقدار میں پینا ہوگا تب ہی تو وہ کام کر سکے گا۔ اس وقت البتہ عارضی جوش پیدا ہوتا ہے۔ بس اسطرح شیشوں کے شیشے خرچ ہونے لگتے ہیں۔ مکانات اور زمینات قرضوں کی بھینٹ چڑھتے ہیں۔ ادھر اس پینے کی وجہ سے تمام اعضا خصوصاً شکلی پوری طرح جل کر خاک ہو جاتے ہیں۔ ایک انڈا چھوڑ کر اس میں شراب ڈالیں تو وہ مادہ جل کر خاک ہوتا ہے اسی طرح ہمارے جسم کے اندر کے نازک اعضا پینے کی وجہ سے جل کر ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ بچوں کے اموات کو مسکرات کے استعمال سے گہرا تعلق ہے اور اس امر کو ڈاکٹروں نے بھی مان لیا ہے۔ مرد ہوں یا عورت جو اس مذموم عادت کا شکار ہوتے ہیں۔ اکثر ان کی اولاد بچپن کی موت مرتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر آرتھر نیوہوسم کا بیان ہے کہ جہاں جہاں بچوں کے اموات زیادہ ہوں اگر پینے کی عادت چھڑا دی جائے تو اس حقیقت کا انکشاف ہو جائے گا کہ بچوں کے اموات کو مسکرات کے استعمال سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ عوام کو جو نان شبینہ کو محتاج ہیں اور جن کے آل اولاد مٹھی بھر دانوں کے لئے بلبلاتے ہیں۔ اس قبیح عادت میں مبتلا دیکھ کر کون دل ہوگا جو پگھل نہ جاتا ہو۔ اگر ان کی خیریت وعافیت خطرہ میں ہو تو کیا یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ خود سماج کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ اب تک ہی ہم میں طاقتور اور باہمت افراد کی کمی ہے۔ بچے کچھے جو بھی ہیں وہ اس پینے کی عادت میں مبتلا ہو کر اپنی بربادی کا سامان آپ مہیا کر رہے ہیں۔ اس سے دردناک حالت اور کونسی ہو سکتی ہے ؟

یہ صاف ظاہر ہے کہ منشیات کے استعمال سے انسان کی قوت گھٹنے لگتی ہے۔ سیندھی شراب گانجہ اور افیون وغیرہ منشیات زہر سے کم نہیں ہیں۔ ان کے استعمال سے دماغ سوندھ پڑ جاتا ہے۔ قوت حافظہ جواب دیتی ہے۔ خیالات پراگندہ ہو جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ دماغ معطل ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ

شرابیوں میں قوت تمیز باقی نہیں رہتی۔ ایسے نقصانات کئی ہیں۔ شرابی یہ سمجھتے ہیں کہ ایک عرصہ سے ہم اس کا استعمال کرتے آئے ہیں۔ اس لئے ترک نہیں کر سکتے۔ جوں ہی وہ سینڈھی یا شراب خانہ دکھ پاتے ہیں۔ ان سے رہا نہیں جاتا۔ داخل ہو ہی جاتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ یہ عادت ایسے لوگوں میں زیادہ ہے۔ جن کو نہ پیٹ بھر کھانا نصیب ہوتا ہے نہ جسم بھر کپڑا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ دولت مندوں میں نشہ استعمال کرنے والے نہیں ہیں۔ مگر آبادی کا لحاظ کرتے دیکھا جائے تو یہی ثابت ہوگا کہ زیادہ تر غریب ہی نشہ کا شکار ہوتے ہیں۔

ایک مزدور دن بھر محنت کرکے تھک جاتا ہے۔ اور اپنی تکان اور تکلیف کو دور کرنے کی خاطر وہ اس نشہ کے پھندے میں پھنس جاتا ہے۔ اس کے تین وجوہات ہیں۔

۱۔ لاعلمی۔ ۲۔ قلیل تریں آمدنی۔ ۳۔ ماحول۔ اس طرح تکلیف کو دور کرنے اور راحت پانے کے خیال خام سے نشہ کا استعمال کیا کرتے ہیں۔ یوں تو ملک کے حالات ابتر ہیں۔ متوسطین کو بھی دو دفعہ پیٹ بھر کھانا میسر آنا مشکل ہوگیا ہے ایسی صورت میں وہ لوگ جن کی ہانڈی اس وقت تک چولھے نہیں چڑھتی جب تک کہ وہ باہر سے مزدوری نہ لائیں۔ اگر اپنی کمائی اس طرح نشہ پر صرف کریں تو کیا حال ہوتا ہوگا؟

ان تمام حالات کے مدنظر حکومت مدراس نے بہت بڑی قربانی کی۔ ضلع سیلم کے ساتھ ساتھ اضلاع کڈپا اور چتور میں بھی مسکرات کا استعمال قطعاً ممنوع قرار دیا۔ مگر ایسے امتناعی تحریکوں کا سارا بار حکومت ہی پر ڈالنے سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوسکتے۔ ہر گاؤں اور شہر میں ترک مسکرات کی انجمنیں قائم کرکے منشیات کے استعمال کے خلاف پرچار کرنا چاہیئے۔ کاشتکار، طلبا، سکوٹ، جیسے قومی خدمت انجام دینے والے انجمنوں کو اور کتب خانوں کو ایسے تبلیغی کاموں میں دلچسپی لینی چاہیئے۔

حکومت کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اگر عوام اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کریں تو کام بن سکتا ہے لہذا ملک کے تمام افراد بلا لحاظ جنس مذہب اس تحریک ترک مسکرات میں عملی حصہ لیں تاکہ ابنائے وطن کی غربت دور ہو۔ اور ہمارا مادر وطن راہ ترقی پر گامزن ہو فقط

احکام ربانی

ترجمہ	آیت
(اے رسول) آپ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور کچھ فوائد بھی لوگوں کیلئے ہیں لیکن انکا گناہ نفع سے زیادہ ہے۔	يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۔سورہ بقرع ۲۷
اے ایمان والو بے شک شراب اور قمار اور بت اور پانسے گندگی شیطانی کام ہے پس اس سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ مائدہ ع ۱۲
شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈالے اور تم کو خدا کی یاد اور نماز سے روک دے پس کیا تم باز آتے ہو۔	اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۔مائدہ ع ۱۲۔
نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔	لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ۔سورہ نساء

صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

شرابیوں کے خواص

۱۔ غربت

شرابی اپنی ذاتی کمائی کے ساتھ ساتھ باپ دادا کی کمائی ہوئی جائداد کو بھی سیندھی شراب پر لٹا دیتا ہے۔ بیوی بچے دانہ پانی کو ترستے ہیں۔ تن ڈھانکنے کو کپڑا برابر نہیں رہتا تب اسے قرضہ لینے کی سوجھتی ہے۔ جس سے ایک نئی آفت اس کے خاندان پر آپڑتی ہے۔ بس اس طرح ایک شرابی کا خاندان نت نئے آفات کا آماجگاہ بن جاتا ہے

۲۔ نشہ

شراب یا سیندھی خانے میں داخل ہوتے وقت شرابی کے ہوش و حواس قائم رہتے ہیں۔ اس میں وہ تمام خواص پائے جاتے ہیں جو ایک عام انسان میں ہونی چاہئیں۔ لیکن وہاں سے واپس ہوتے وقت انسانی اوصاف مفقود ہو جاتے ہیں اور نشہ ان کی جگہ لیتا ہے۔ نتیجتہً ایسے حرکات کر بیٹھتا ہے جو ایک باہوش انسان سے امید نہیں کئے جا سکتے مثلاً ایسی جگہ چلتا پھرتا ہے جہاں راستہ نہیں ہوتا۔ ایسی جگہ بولتا ہے جہاں ایک آدمی تک نہیں ہوتا۔ راستہ چلنے والوں سے بیجا گفتگو کرتا ہے۔ بکتا ہے۔ جھومتا ہے۔ گالیاں دیتا اور کھاتا ہے۔ مارتا اور مار کھاتا ہے موریوں میں گرتا اور لوٹتا ہے۔ پھر اٹھتا ہے منہ بناتا ہے۔ قے کرتا ہے۔ بہرکیف ایک بھوت بن کر گھر لوٹتا ہے۔

۳۔ شیطنت

سیندھی شراب کے استعمال کرنے والے اپنی ساری انسانی خصوصیات کو کھوتے ہیں جس سے وہ شیطان بنتے ہیں۔ اور اپنی دولت کو فضول خرچ کر کے عقل کھو ڈالتے ہیں۔ اور دیوانوں کے سے حرکات کر بیٹھتے ہیں۔ علاوہ اس کے شرابی کاہل اور کام چور بن جاتے ہیں قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں۔ دولت کا بیجا مصرف کرتے عزت آبرو کا خیال نہیں رکھتے۔ بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں

جسمانی قوت گھٹ جاتی ہے۔ بیوقوف بن جاتے ہیں۔ اپنے لوگوں کی آپ بے عزتی کرتے ہیں۔ تمام سے دشمنی مول لیتے ہیں۔ قوت حافظہ جواب دے دیتا ہے۔ نیک افراد کی دوستی ترک کرتے ہیں۔ بدطینت اشخاص کی صحبت میں رہتے ہیں۔ مذہبی احکام کی پابندی نہیں کرتے۔ نفسانی خواہشات بڑھتے ہیں۔ تکالیف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں۔ اتنے عیوب سے بھرے ہوئے سیندھی شراب وغیرہ منشی اشیاء کو دور ہی سے سلام کرنا بہتر ہے اور ہر سمجھدار ایسا ہی کرتا ہے۔

ترجمہ (پرکرتی) تلنگی ماہ نامہ

دلچسپ خبریں

شرابخوار بیماروں کو بھی شراب نہ دیجائے

رسالہ میڈیکل ورلڈ کے حالیہ اشاعت میں ڈاکٹر پرل نے یہ خیال ظاہر کیا کہ بیماروں کو شراب پینے کی عادت ہونے پر بھی دوران علاج میں اگر شراب نہ دی جائے تو صحت یاب ہونے کی مدت میں اضافہ نہیں ہوتا۔ بعض ڈاکٹروں کا یہ خیال کہ اس طرح بیماروں کی عادت کو توڑنے سے علالت میں طوالت ہوتی ہے غلطی پر مبنی ہے۔

چھاچھ زیادہ استعمال کرو

کھانے پینے کے اشیاء کے متعلق اپنی خیال آرائی کرتے ہوئے۔ پنڈت گولا پوڑی سیتارام شاستری جی مشورہ دیتے ہیں کہ چھاچھ میں تمام اجزا پائے جاتے ہیں۔ جو بہترین غذا میں ہونی چاہئیں اس لئے ہم تمام کو چاہیئے کہ چھاچھ کا استعمال کافی مقدار میں کریں۔ ضرور کریں۔ منشیات کے جانب نظر تک نہ پھیریں۔

جلسے و تقاریر

بھوئی گوڑہ میں پہلی کوشش

حیدرآباد دیول سیتا رام باغ کے قریب بھوئی گوڑہ کی ایک چھوٹی سی نوآبادی ہے جو آرائش بلدہ کے (۱۰۰) دی کلاس مکانوں پر مشتمل ہے۔ عام طور پر اس نوآبادی میں غریب بستے ہیں ان کی زندگی بہتر بنانے کے لئے صدر انجمن ترک مسکرات نے یہ تہیہ کیا ہے کہ وہاں تحریک ترک مسکرات کی اشاعت کی جائے اور لوگوں کو مسکرات سے گریز کرنے کی ترغیب دلائی جائے۔ نیز عملاً اس نوآبادی کو "نوآبادی ترک مسکرات" کہلانے کا مستحق بنانے کے لئے تمام با امن طریقے اختیار کئے جائیں۔

مسٹر مانک راؤ کی تقریر چنانچہ اس خصوص میں پہلا قدم بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۳۹ء اٹھایا گیا شام کے چھ بجے نوآبادی میں بصدارت عالیجناب ڈاکٹر میر سیادت علی خاں صاحب مددگار معتمد امور عامہ ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا تقریباً تمام مرد اور عورتیں شریک جلسہ رہے۔ مسٹر انجمن کے پروپگنڈسٹ مسٹر مانک راؤ نے تلنگی زبان میں تقریر کرتے ہوئے کہا اعلیٰحضرت حضور نظام حیدرآباد و برار یہ چاہتے ہیں کہ ان کی عزیز رعایا نشہ سے پرہیز کرے چنانچہ بہ تعمیل فرمان خسروی اس غرض کے لئے ایک کمیٹی بصدارت عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر قائم کی گئی اور یہ جلسہ بھی اسی انجمن کی جانب سے کیا جا رہا ہے۔

مسٹر راؤ نے انجمن کے اغراض و مقاصد بتلانے کے بعد نشہ کے برائیوں کو تفصیل سے بیان کیا۔ سیندھی شراب کی بجائے دودھ استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے اس کے طبی زرعی فوائد کا ذکر بطور خاص کیا۔ آپ نے کہا گرمیوں اور ڈسمبر کے سردیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے دن رات پسینہ ٹپکا کر تم روزی کماتے ہو دو چار آنے ہی کیوں نہ ہو جو بھی کماتے ہو ان کو اپنے لئے یا اپنی آل اولاد کے لئے صرف کرنے کی بجائے شراب سیندھی کے نذر کرتے ہو جس سے تم کو فائدہ تو کچھ نہیں بلکہ الٹے تمہارے غریب خاندان نت نئے پریشانیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اس طرح تمہاری حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے

اگر آپ اپنے نشہ کے خرچہ سے ایک آنہ بھی روز بچا کر دیکھیں تو خود روشن ہو جائے گا کہ اس ایک آنہ کی معمولی کفایت شعاری سے کیا ہو سکتا ہے؟ اس پر مقرر نے پنڈت بھاگیہ ریڈی ورما وکیٹنڈ باشی کا ایک تجربہ بیان کیا جس کو انہوں نے وسٹی ڈسٹرکٹ ٹمپرنس سکریٹریز کانفرنس ۱۹۳۷ء کے موقع پر فرمایا تھا۔

ایک آنہ کا قصہ ایک دفعہ پنڈت بھاگیہ ریڈی صاحب وکیٹنڈ باشی ایک دوست کے ہاں گئے جو گنتہ دار تھے شام کا وقت تھا تقریباً ایک سو مزدور اپنی اپنی مزدوری حاصل کرنے گنتہ دار کے ہاں حاضر ہوئے اور وہ مزدوری تقسیم کر رہے تھے تب ریڈی صاحب کو خیال ہوا کہ ان کو سدھارا جائے مگر وہ یوں باتوں سے سننے والے نہ تھے اس لئے انہوں نے ایک ترکیب سوچی ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو یقین ہے مزدوری کے یہ پیسے گھر جانے تک تمہارے ہاتوں میں نہیں رہیں گے۔ ان کا ایک بہت بڑا حصہ آپ نشہ پر صرف کر دیں گے تاہم میں آپ سے صرف اتنا ہی چاہتا ہوں کہ آپ نشہ کے لوازمات پر جو پیسے صرف کرتے ہیں وہ مجھے دے دیں تو میں آپ کو بتا سکوں گا کہ وہ پانچ چھ پیسے کیا کر سکیں گے۔ آخر کار انہوں نے سولہ آدمیوں کو راضی کر لیا پس وہ روزانہ وقت معینہ پر جاتے اور سولہ آنے یعنی ایک روپیہ وصول کر لاتے۔ دیکھتے دیکھتے تیس دن گزر گئے اکتیسویں دن بھی ریڈی صاحب حسب معمول وہاں گئے نگران سے پیسہ طلب نہیں کیا بلکہ ان سے التجا کی۔ کل آتے وقت اپنے اپنے بیویوں کو ساتھ لائیں اور اسی وقت دوسرے تمام مزدوروں کو بھی پندرہ بیس منٹ ٹھیرنے کو کہا حسب خواہش سولہ مزدور معہ زنانہ حاضر ہوئے وہ مشتاق تھے کہ ریڈی صاحب آخر کیا سندیش دینے والے ہیں ادھر ریڈی صاحب نے ان تیس روپیوں سے ایک تولہ سونا خریدا اس کا ایک پدک بنایا اور ریشم کے دھاگے میں اس کو پرو کر اپنے ساتھ لائے اور وہ سولہ اشخاص قطار سے کھڑا کئے گئے اور ان کے سامنے لاٹری نکالی گئی جس کی چیٹھی نکلی اس کو پدک دیتے ہوئے صاحب موصوف نے کہا اس کو تمہاری بیوی کے گلے میں باندھ دو۔ اور ترک مسکرات کا حلف اٹھاؤ اور اس ایک آنہ کی برکت کو محسوس کرو جس سے ایک تولہ سونا نصیب ہوا وہ نیک بخت خاتون مارے خوشی کے پھولے نہ سمائی۔ آنکھوں سے دو قطرے پانی کے بیساختہ ٹپک پڑے۔ ریڈی صاحب کو نشکار کرتے ہوئے کہی کہ ایک آنہ تو کیا میں اپنے شوہر کو مجبور کروں گی کہ آدھی مزدوری روزانہ بچائے اور یہی سندیش میں سارے بہنوں کو سناؤں گی۔ اس واقعہ کا زبردست اثر ہوا تقریباً اس گنتہ دار کے مزدوروں میں کفایت شعاری کی عادت کی بنا پڑی اور اسی لحاظ سے مسکرات کے استعمال میں بھی خاصی کمی ہوئی۔"

اس کے بعد پہلی نو آبادی ترک مسکرات کا ذکر کیا جس کو نواب والا شان معظم جاہ بہادر نے افتتاح

فرمایا تھا اور جہاں پچاس تائب خاندان امن کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ آخر میں التجا کی گو یہ نوآبادی ترک
مسکرات کے مقصد سے آباد نہیں کی گئی ہے تاہم آپ اپنے عادات و اطوار سے اس کو نوآبادی ترک
مسکرات کہلانے کا مستحق بنائیں جس میں خود آپ لوگوں کی بھلائی مضمر ہے۔

ڈاکٹر سیادت علیخاں صاحب کی تقریر

ڈاکٹر سیادت علی خاں صاحب مددگار معتمد امور عامہ صدر
جلسہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت قدر قدرت
کو اپنی رعایا بہت عزیز ہے۔ تم کو اپنے بچوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ سرکار یہ چاہتے ہیں کہ ریاست میں منشیات
کا استعمال رفتہ رفتہ کم ہوتا جائے اور تم لوگ خود اس کو بُرا سمجھ کر چھوڑ دینے سے پوری طرح مسدود ہو جائے
چنانچہ اس خصوص میں کام کرنے کیلئے فرمان مبارک کے ذریعہ صدر انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا
ہے۔ جس کے صدر عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر ہیں اور نہایت انہماک سے افہام تفہیم کے ذریعہ
اس بلائے مے نوشی سے تم لوگوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے ترک کرنے میں تمہاری
ہی بھلائی ہے۔ آخر میں صدر جلسہ نے یہ امید ظاہر کی کہ حاضرین جلسہ نہ صرف اپنی بھلائی کی خاطر بلکہ اپنی اولاد
کی بہبودی کے مدنظر جو اس ریاست ابد مدت کے رہنے والے شہری ہیں ضرور اس بلائے بد سے پرہیز
کریں گے۔

جاترا میں ترک مسکرات

دیول بالاجی ایک قدیم اور مشہور دیول ہے جو فتح دروازہ (اندرون بلدہ) کے بالکل قریب
واقع ہے۔ یہاں ہر سال جاترا ہوتی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں جاتری
درشن کے لئے آتے ہیں یوں تو جاترا ایک ہفتہ تک ہوتی ہے مگر تمہ کشی کا دن خاص اہمیت رکھتا ہے
اس روز نہ صرف حیدر آباد و سکندر آباد بلکہ اطراف و اکناف سے بھی درشن کے لئے ہجوم لگا رہتا ہے
معززین بلدہ اور عہدہ داران سرکاری خاص طور پر مدعو کئے جاتے ہیں۔ اس دیول کے دھرم کرتا یا متولی
ایک معزز وکیل ہائیکورٹ پنڈت وینکٹ شلم صاحب بی۔ اے ہیں۔ کاٹیج انڈسٹریز سرکار عالی کی جانب
سے ایک نمایشی اسٹال قائم کیا گیا تھا اس موقع سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لئے صدر انجمن ترک
مسکرات کی جانب سے ایک فانوسی لکچر کا انتظام کیا گیا۔ صدر انجمن کے مبلغ مسٹر مانک راؤ نے حاضرین
کو صدر انجمن ترک مسکرات کا تعارف کرایا۔ تقریب دو گھنٹہ "ہریداسی" نامی مشہور قصہ کے ذریعہ سے
حاضرین پر یہ واضح کیا کہ خوشحال خاندان کا ایک فرد نشہ کا عادی ہونے سے سارے کا سارا خاندان
کس طرح تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اس لکچر کا اثر زیادہ تر طبقہ اناث پر ہوا وہ اس لئے کہ "ہریداسی"
جس کے نام سے یہ قصہ موسوم ہے۔ خود ایک تعلیم یافتہ خاتون تھی اور اس کا شوہر بھی ایک اعلیٰ

تعلیم یافتہ وکیل تھا۔ مگر ایک شراب خوار ڈاکٹر سے دوستی ہو جاتی ہے نتیجۃً وہ اپنا ذہن دولت عزت وآبرو سب کھو دیتا ہے
ہری داسی اپنے شوہر کو ہمیشہ یہ نصیحت کرتی رہی کہ ماضی کا خیال چھوڑو کم از کم آج سے نشہ ترک کرو۔ وہ بھی ایک لخت
نہیں تو آہستہ ہی مگر عمل شروع کرو۔ اسکے استعمال میں جیسے جیسے کمی ہوگی ویسے ویسے تمہاری کھوئی ہوئی دولت وعزت
واپس پا سکو گے۔ ہری داسی کی سنہری نصیحتیں حاضرین کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اور خصوصاً آخری سین جبکہ
ہری داسی اپنے مبکیں بچوں اور شراب خوار شوہر سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوتی ہے۔ وہ ایک چٹھی اپنے شوہر
کے نام چھوڑ جاتی ہے۔ جس میں وہ لکھتی ہے کہ شراب نے تمہیں برباد کیا مگر مجھے تو ختم ہی کر ڈالا مجھے
اپنے مرنے کا غم نہیں اگر فکر ہے تو ان چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کی ہے جن کی دیکھ بھال کرنے والا اب
کوئی نہیں کیونکہ آپ کو شراب سے فرصت نہیں۔ ایک اخلاقی سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اولاد
کی پرورش کا بار اٹھایا نہیں جا سکتا تو باپ بننے کی فکر ہی کیوں کی جاتی ہے۔ خیر یہ جانے دیجئے مگر خدا کے
واسطے آپ سے التجا کرتی ہوں کہ کم از کم آج سے آپ نشہ کرنا چھوڑ دیں اور اپنے بچوں کی پرورش کی جانب
متوجہ ہوں۔ تب ہی میری آتما کو شانتی نصیب ہوگی ہری داسی کا انتقال بچوں کا بلبلانا اور اس وصیت
نامے کی تحریر یہ تمام دیکھ کر وہ ہمیشہ کے لئے مسکرات سے توبہ کرتا ہے اور ایک نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔

پربھنی میں ترک مسکرات عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی
وصدر نشین انجمن ترک مسکرات ۱۶ اردی بہشت ۱۳۴۷ف کی صبح فائز پربھنی ہوئے۔ اسٹیشن پر عالیجناب ممدوح
کا خیر مقدم کیا گیا۔

میجک لینٹرن شو ۱۶ اردی بہشت ۱۳۴۷ف منجانب صدر انجمن ترک مسکرات پربھنی میں منادی کرائی
گئی۔ اور سینکڑوں اشتہارات تقسیم کئے گئے کہ جناب رام نرائن صاحب کے کمپونڈ میں میجک لینٹرن شو
ہوگا۔ عوام کی آمد ۸ بجے ہی سے شروع ہوئی دیکھنے سے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ پربھنی کی ساری آبادی یہیں جمع
ہے۔ مسٹر مانک راؤ صدر انجمن ترک مسکرات کے پروپگنڈسٹ لانے دلچسپ قصہ ہری داسی کو میجک لینٹرن
کے ذریعہ بتلایا۔ جس کا حاضرین پر کافی اثر ہوا۔ اس خصوص میں مہابیر سنگھ صاحب منیجر سینما اور جناب محمد بھائی صاحب
تاجر کے تعاون عمل کا صدر انجمن شکریہ ادا کرتی ہے۔

نواب صدر المہام بہادر کی تقریر ۱۷ اردی بہشت ۱۳۴۷ف۔ شام کے چار بجے محبوب باغ
پربھنی میں ایک عام جلسہ ترک مسکرات منعقد ہوا۔ ایک بڑے شامیانہ میں حاضرین کے نشستوں کا خاص
طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔

کثیر مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر نے فرمایا کہ کوئی ۵۔۶ برس

کی بات ہے کہ اعلیٰحضرت بندگانعالی کو خیال ہوا کہ اپنی عزیز رعایا کو سیندھی شراب کے برے اثرات سے محفوظ رکھا جائے۔ چنانچہ ایک کمیشن بٹھایا گیا تھا یہ کمیشن راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی سابق کوتوال بلدہ۔ دیوان بہادر آرمدو آئینگار، ریورنڈ ریاکٹ اور بہروچہ صاحب سابق ناظم آبکاری اور نواب بہادر یار جنگ بہادر پر مشتمل تھا اور میں اس کا چیرمن بنایا گیا۔ اس کمیشن نے بعد تحقیقات ایک رپورٹ سرکار میں پیش کی زاں بعد کونسل کی رائے کے مطابق بہ تعمیل فرمان مبارک ۱۳۵۲ف میں ایک صدر کمیٹی مقرر کی گئی جو صدر انجمن ترک مسکرات کے نام سے موسوم ہے اور صدر ہونے کا شرف مجھ کو حاصل ہے۔ یہ رہی مختصر سی تاریخ نسبت قیام کمیٹی اب کمیٹی کے متعلق مجھے یہ کہنا ہے کہ کسی قسم کا جبر۔ زبردستی یا پکٹنگ کرنا ہم نہیں چاہتے۔ ہمارا ایقان ہے کہ دل پر جو اثر ہوتا ہے وہ زیادہ دیرپا ہوتا ہے اس لئے ہم عوام کے دلوں سے اپیل کرتے ہیں اور افہام و تفہیم سے کام لیتے ہیں۔ ترغیب دیتے ہیں۔ اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں مسکرات سے ایک قسم کی نفرت پیدا ہو۔ یہی ہماری پالیسی اور یہی ہمارا طریقہ کار ہے۔ رسالہ۔ میاجک لنٹرن لکچر۔ جلسہ۔ جلوس اور نمائش ہمارے پروپگنڈے کے ذرائع ہیں۔ آبکاری کا رجحان ترک مسکرات کی جانب ہی ہے نیز اس کا مسلک زیادہ سے زیادہ آمدنی اور کم سے کم کھپت ہے۔ اور ملک میں شراب کی کھپت کو گھٹانے کے لئے ہی شراب کی تجارت پر سرکاری نگرانی زیادہ موثر کی گئی۔ چنانچہ سرکار نے موروثی حقوق کو کثیر رقم معاوضہ میں دے کر خرید لیا ہے۔ اور آج شراب کی کشید اور تقسیم کا واحد سرکاری مرکز ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے اپنے یورپ کے تجربوں کا ذکر کیا جن میں سے ایک مندرجہ ذیل ہے۔

ایک سپاہی جو فوج میں ملازم تھا شراب کا عادی تھا۔ ایک روز کا اتفاق ہے کہ وہ خوب پی کر گھر آیا۔ اس نشہ میں اس کو نشانہ کی مشق کرنی سوجھی اس نے اپنی بندوق نکال بیوی کو نشانہ بنایا۔ نیز وہ اپنی بیوی کو نشانہ سمجھ کر بندوق چلایا۔ بیوی جو ہوش میں تھی مشکل سے اپنے آپ کو بچا سکی۔ دوسرے روز اس کی بیوی نے عدالت میں طلاق کا دعویٰ کیا کہ یہ شرابی ہے نہ معلوم نشہ کی حالت میں مجھے کیا کیا نقصان پہنچائے گا۔ عدالت نے بعد تحقیقات اس کا دعویٰ منظور کر لیا۔

تقسیم لٹریچر نواب صاحب کی تقریر ختم ہونے پر حاضرین میں ادب ترک مسکرات (اہل دکن سے درخواست۔ مہاراجہ بہادر کی نظم۔ نواب مرزا یار جنگ بہادر کا مضمون ہماری پالیسی اور طریقہ عمل، رسالہ جات ترک مسکرات) اردو مرہٹی زبانوں میں تقسیم کیا گیا۔

قیام کمیٹی انجمن ترک مسکرات ضلع پربھنی کا قیام عمل میں آیا جو حسب ذیل ہے:۔

صدر۔ جناب دل تعلقدار صاحب ضلع پربھنی۔ نائب صدر جناب ناظم صاحب عدالت پربھنی

معتمد جناب شیخ چنو صاحب وکیل۔ شریک معتمد پنڈت رام چندر راؤ صاحب وکیل۔ ارکان۔ پنڈت مکندر راؤ صاحب وکیل۔ پنڈت کشن راؤ صاحب ماتھے کر وکیل۔ نواب صدر الہام بہادر۔ اسی روز شام کے آٹھ بجے ذریعہ سیلون مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

ہندوستان

آسام میں افیون کے خلاف مہم

آسام میں افیون کی کھپت زیادہ ہے۔ عوام کے ہاں بڑھتی ہوئی لت کو جس سے وہ کثیر نقصان اٹھا رہے ہیں۔ دور کرنے کی کانگریس وزراء نے ٹھان لی ہے۔ چنانچہ حکومت آسام نے بلا لحاظ اخراجات افیون کے خلاف مہم جاری کرنے کا تہیہ کیا ہے۔

بمبئی کے اخبارات میں مسکراتی اشتہارات نظر نہیں آئیں گے

وقت آگیا ہے کہ منشیات سے متعلق اخباری اشتہارات بند کردیے جائیں چنانچہ ایک مسودہ جس کا منشاء اخباری اشتہارات جو مسکرات سے متعلق ہوتی ہیں۔ مسدود کردی جائیں۔ بمبئی کی مجلس مقننہ میں پاس کیا گیا۔

شکریہ

ہم ڈاکٹر جوسف نیمن۔ معتمد انجمن ترک مسکرات احمد آباد کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی انجمن کی پچاس سالہ تاریخ روانہ کی ہے۔ جو گولڈن جوبلی کے موقعہ پر (نومبر ۱۹۳۶ء) شائع کی گئی تھی۔

اس انجمن کا الحاق نہ صرف انڈین ٹمپرنس اسوسی ایشن، بمبئی ٹمپرنس کونسل پروہی بیشن لیگ آف انڈیا جیسے ہندوستانی اداروں سے بلکہ لندن کے انگلو انڈین ٹمپرنس اسوسی ایشن سے بھی کیا گیا ہے۔ یہ اظہار کرتے ہوئے ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ اس انجمن کا مسلک و طریقہ کار وہی ہے جو صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد کا ہے۔ اس رپورٹ پر مزید روشنی بوجہ عدم گنجائش آئندہ اشاعت میں ڈالی جائے گی۔

ہماری دلی تمنا ہے کہ انجمن ترک مسکرات احمد آباد ترقی کرے۔ اور ترک مسکرات کا پرچار کرتے ہوئے پبلک خدمت انجام دینے میں ہر طرح کامیاب رہے۔

دی ایشیاٹک گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

(میسور)

قائم شدہ ۱۹۱۳ء   لائف ڈپارٹمنٹ ۱۹۲۲ء

ایشیاٹک بلڈنگ بنگلور

کم نرخ پر اقساط کمپنی کی مقبولیت کا راز ہے
پراسپکٹس اور ایجنسی کے شرائط ہیڈ آفس
یا سکریٹری شاخ موقوعہ جام باغ حیدرآباد سے طلب کیجئے

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس

۹۰۰ے

جلد نمبر ۱۲
آبان ۱۳۴۸ ف

دشمن ہے نشہ آبرو جان و مال کا
پس اِس بلا کو چھوڑ چھُڑا کر رہیں گے ہم

رجسٹرڈ آصفیہ نمبر ۱۵۱
ستمبر ۱۹۳۹ء

رسالۂ ترکِ مسکرات (حیدرآباد دکن)

نو آبادی ترک مسکرات، دبیرپورہ، حیدرآباد دکن

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات۔ حیدرآباد دکن

۱ ۶

رسالہ ترک مسکرات حیدرآباد دکن

جلد (۲) ماہ آبان سنہ ۱۳۴۸ ف نمبر ۱۲

فہرست مضامین

اعلان

صدر انجمن ترک مسکرات نہایت خوشی کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ

حکومت نے صدر انجمن کے اس تحریک کو کہ

عالیجناب سید محمد حسین صاحب جعفری ناظم تعلیمات

اور

عالیجناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر ناظم بلدیہ

ارکان بنائے جائیں منظور فرمائی ہے

صاحبان موصوف کی پبلک خدمات سے ملک بخوبی واقف ہے

اور صدر انجمن کو ان سے بہترین توقعات وابستہ ہیں

ایک لطیفہ

ماہ جون میں جب راج گوپالاچاری وزیر اعظم مدراس بمبئی تشریف لے لئے۔ تو بمبئی والوں نے یہ اشتہار جاری کئے کہ ہم راج گوپالہ چاری کو وزیر اعظم بنانا چاہتے ہیں۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ راج گوپالاچاری نے مدراس میں ابھی "پروہی بشن" یعنے قطعی ترک مسکرات جاری نہیں کیا ہے۔ انہوں نے پریسیڈنسی کے دیگر اضلاع سے جہاں غربا کی آبادی زیادہ تھی شروع کیا تھا۔ لیکن جب راج گوپالاچاری نے اپنی تقریر کی تو یہی کہے کہ اگر وہ بمبئی کے وزیر اعظم ہوتے تو وہی کرتے جو یہاں کے وزرا نے کیا ہے۔ تب تو لوگوں کو حیرت ہوئی۔ اصلیت یہ ہے کہ جیسا کہ خود مسٹر راج گوپالاچاری نے کہا کہ اس کا عمل ہر مقام کے حالات کے لحاظ سے کرنا چاہئے۔ مدراس میں اسکی ضرورت تھی کہ اضلاع سے شروع کیا جائے بمبئی کے حالات سے اس کی ضرورت تھی کہ بمبئی سے شروع کیا جائے۔ مگر نیت دونوں وزارا کی ایک ہی ہے۔

مرزا یار جنگ

کرشمۂ بنت العنب

جناب لطیف النساء بیگم صاحبہ اثیمہ

سنا جاتا ہے کہ کسی قصبہ میں ایک متمول کاشتکار سکونت پذیر تھا جس کو ساز و سامان زندگی اور دنیوی آسائش کی طرف سے نہایت بے فکری تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے ہمعصروں میں ممتاز و مفتخر سمجھا جاتا تھا۔ لیکن دنیا میں رہ کر دنیا کے مخمصوں سے سبکدوش ہو جانا شاید کسی کو نصیب ہوا ہو۔ ورنہ بڑے بڑے امیر کبیر اور زبردست مشاہیر بھی چرخ کج رفتار کی تفرقہ پردازیوں سے محفوظ اور اس کے سوفار الم سے بغیر مجروح ہوئے ایمن نہ رہ سکے۔ یہ بیچارہ دہقان کس شمار و قطار میں تھا گو لوازمات زندگی سے اطمینان کلی حاصل تھا مگر لاولدی کا غم اس کو ایک برف کی قاش کی طرح اندر ہی اندر گھلا رہا تھا۔ روپیہ کی کثرت اور اولاد کی حسرت نے اسے بیسیوں کوئیں جھنکائے۔ سادھوؤں کے جھونپڑیوں کی جاروب کشی کروائی۔ جوگیوں کی چوکھٹوں پر پیر رگڑوا دیا غرض ہزاروں منتوں اور سینکڑوں گنڈے تعویذوں کے اثر سے خدائے لایزال نے اس کی آرزوؤں کا درخت بارور کیا۔ مدت مدید انتظار شدید کے بعد ایک لڑکا تولد ہوا۔ اب اس کسان کی لامتناہی مسرتوں کا اندازہ وہی شخص کرسکتا ہے جسے ایسے وادی ہولناک میں انتظار کے شدید لمحات عالت کرب و اضطراب میں گزارے ہوں۔ الغرض اس طفل نوزادہ کی پرداخت غیر معمولی طور پر ہونے لگی ان کی پیرانہ محبت پسری کو ادکی ہر ادائے جاہلانہ بھی ایک انداز معشوقانہ معلوم ہوتی تھی باپ کے بیجا تعصب اور ماں کے بے محل لاڈ پیار نے اس کو صغیر سنی ہی سے شوخ چشم و خیرہ سر بنا دیا تھا۔ والدین کی دلی تمنا تھی کہ اس کا نور نظر تحصیل علم و فضل سے افق دنیا پر چہار دہم کی طرح درخشاں رہے۔ لیکن عموماً نازپروردوں کی جو حالت ہوتی ہے یہ بھی ان کی عادات ذمیمہ و افعال قبیحہ سے محفوظ نہ رہ سکا۔ جیسے ہی عہد طفولیت سے منزل شباب میں قدم رکھا جوانی کی سیہ مستیوں نے آدبوچا۔ والدین کی نافرمانی تو گویا اس کی گھٹی میں پڑی تھی۔ جو لڑکا کہ طفلی ہی سے خودسر و بے باک بن جائے تو یقیناً آئندہ اس کا مستقبل تاریک ہونا ضروری ہے۔ نالائق احباب کا جمگھٹا ہر وقت

اس سونے کی چڑیا کے ساتھ لگا رہتا۔ باپ کا اندوختہ اس نازوں کے پالے کے لئے سدا باب اجابت کی طرح وا رہتا ہے۔ بیٹے نے ادھر باپ ان ہلائی۔ اور منہ مانگی مراد پائی۔ دن رات گلچھرے اڑائے جاتے رنگ رلیاں منائی جاتیں۔ محفل نشاط آراستہ ہوتی۔ مختصر یہ کہ دن عید اور رات شب برات کا مصداق بنی رہتی۔ رفتہ رفتہ دختر رز سے بھی آشنائی ہوگئی پھر کیا تھا ہر طرف سے خدا دے اور بندہ لے کی پکار ہونے لگی۔ دن دھاڑے غم کے خم لنڈھائے جاتے۔ ہر وقت شیشہ بغل میں اور پیمانہ ہاتھ میں نظر آتا۔ باپ بیچارہ اس حالت کو دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتا اور کہتا کہ الٰہی اس صاحب اولاد ہونے سے وہی لا ولدی اچھی تھی لیکن اب پچتائے کیا ہووت جب چڑیا چگ گئیں کھیت "آخرکار" نوبت باینجا رسید" کہ باپ کی گاڑھی کمائی کو بیٹے نے بلا پس و پیش بنت عنب کے بھینٹ چڑھا دی۔ جب عسرت و فلاکت سے یارانہ بڑھا اور دانہ دانہ کے لئے ترسنا پڑا تو تمام احباب جو سایہ کی طرح ساتھ لگے رہتے تھے ایسے غائب ہوگئے گدھے کے سر سے سینگ۔ لیکن جو نشہ بازی کا عادی ہو جاتا ہے وہ تا دم مرگ اس بلا سے نجات نہیں حاصل کر سکتا۔ دنیا کی حالت سدا یکساں نہیں رہتی یا تو ایک زمانہ وہ تھا کہ بیچارے کسان کو اولاد کی تمنا نے دربدر کی ٹھوکریں کھلائیں۔ روپیہ کی ریل پیل تھی۔ منتیں مانیں گئیں نذرانے دئیے گئے۔ غرض روپیہ کو کوڑیوں کی طرح اڑایا گیا۔ یا اب وہ وقت ہے کہ کاسہ گدائی ہاتھ میں لے کر دن بھر گلیوں کی چکر کاٹنے پر بھی تین افراد کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ یہ سب اسی شراب خانہ خراب کی بدولت ہوا۔ یہ وہ بلا ہے جو جاتی ہے بلا کیں لیتے۔ جس سے ایک گھر تو کیا خاندان کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ شراب وہ سم قاتل ہے جس کے پینے والے نو عمری ہی میں نذر اجل ہو جاتے ہیں میخواری وہ بلا ہے جو تمام مال و دولت لوٹنے کے بعد جان تک بھی نہیں چھوڑتی۔ انجام کار یہ ہوا کہ وہ دہقان اور اس کی بیوی نے فاقہ کشی کی مصیبت سے تنگ آکر داعی اجل کو لبیک کہا اور وہ نازوں کا پالا جوان باپ کے اندھیرے گھر کا اجالا سمجھا جاتا تھا آج ایک میخانہ سے پرے تھوڑی دور کے فاصلہ پر کسی نیم کے درخت کے نیچے بے کسی و کس مپرسی کے عالم میں جان توڑ رہا ہے۔ شراب تو کجا کوئی اس وقت دو قطرے پانی بھی اس کے منہ میں ٹپکانے والا نہیں۔ یہ ہیں شراب خواری و نشہ بازی کے نتائج۔ ہر صاحب خرد کو چاہئے کہ اس بلائے بے درمان سے بچنے اور اپنے ہم جنسوں کو بچانے کی کوشش کرے۔

شذرات

جناب ڈاکٹر میر سیادت علی خاں صاحب
رکن دوامی صدر انجمن ترک مسکرات
(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو اشاعت گذشتہ)

لارڈ لوتھیاں جو ممالک متحدہ امریکہ کی سفارت کیلئے نامزد کئے گئے ہیں پچیس سال سے ہر قسم کے مسکرات سے مجتنب رہے ہیں نیشنل کمرشیل ٹمپرنس لیگ کے ایک لنچ کی صدارت کرتے ہوئے موصوف نے فرمایا کہ "بہت ہی اچھا ہوگا اگر ہماری (انگریزی) بحری فوجی اور ہوائی افواج کے حکام بھی ویسے ہی سخت احکام نافذ کریں جیسے کہ فیلڈ مارشل گو یرنگ اور امیرالبحر ریڈر نے نافذ کئے ہیں۔ اور جن کی رو سے جرمن ہوائی اور بحری فوج میں الکحل کے استعمال کی مقدار بہت محدود کر دی گئی ہے۔ الکحل ایک فریب دہ نشہ آور شئے ہے۔ جو لوگ اس کے زیر اثر ہوتے ہیں انھیں یہ باور کراتی ہے کہ وہ خوش ہیں مسکرات سے اجتناب کرنے والا شخص ہر وقت اتنا ہی خوش رہتا ہے جتنا کہ اس کا عادی اس کے زیر اثر ہونے کے وقت سمجھتا ہے کہ وہ خوش ہے۔ اور نشہ اتر جانے کے بعد وہ پھر اس کی پیاس بجھانے اس کا استعمال کرتا ہے" موصوف نے اس کے بعد بڑی عمر کے تاجروں کو ان کی وہ ذمہ داری یاد دلائی جو ان کی نسبتاً کم عمر والے نوجوانوں کے متعلق اچھی مثال قائم کرنے کی بابت ہوتی ہے اور آخر میں فرمایا کہ "زیادہ سے زیادہ خوش مزاجی۔ خوش مذاقی اور ظرافت مسکرات سے اجتناب کرنے والوں میں پائی جاتی ہے"

(۵)

برٹش ٹمپرنس لیگ۔ اور شفلیڈ ٹمپرنس ایسوسی ایشن نے ایک دن کے مدرسے قائم کئے تھے۔ ان میں شفلیڈ والی مس مارگریٹ الونس نے ڈومنٹ کی تقریروں کے سلسلہ میں حسب ذیل تقریر کی۔

اگر میں شراب نوشی کے خلاف اور اجتناب کی موافقت میں صرف ایک ہی امر بیان کردوں تو وہ یہ ہوگا کہ بچوں کے لئے شراب نوشی سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ ماں باپ کے غلط اخراجات کی وجہ سے بچے اپنے پیدائشی حقوق سے محروم کئے جاتے ہیں۔ ہم نے بہت سے ایسے غریب بچے دیکھے ہیں۔ جن کے ماں باپ کے پاس پینے اور جوا کھیلنے کیلئے تو پیسے ہوتے ہیں۔ لیکن بچوں کو صاف کپڑے پہنانے یا پیٹ بھر کھانا کھلانے پیسے نہیں ہوتے۔ اس کے

علاوہ خود ماں باپ کی صحت ان کے اخلاقی کردار بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔ بچوں کے لئے بری مثال قائم ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ بچے اپنے بزرگوں کے افعال و حرکات دیکھتے رہتے اور ان کی تقلید کرتے ہیں۔

قابل احترام سربراہ اور وہ حضرات اور قانون سازی نے شراب نوشی کی تحریصات میں کمی کرنے کی بہت کچھ کوشش کی ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ کرنا ہی باقی ہے۔

مستقبل کے توقعات بچوں سے وابستہ ہیں۔ اور اگر روئے زمین پر وہ عہد حکومت الٰہی قائم کیا جاسکتا ہے۔ جس کا انجیل میں وعدہ ہے تو ہمارا فرض ہے کہ بچوں کی تربیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اور دیکھیں کہ ان کی تربیت عیسائی تعلیم کے مطابق ہو رہی ہے۔

ای۔ بی۔ براوننگ نے پوچھا ہے کہ "بھائیو کیا تم بچوں کو روتے ہوئے سنتے ہو اور ضعیفی کے افسوسناکیوں سے پہلے اس سے متنبہ ہوتے ہو؟" اور موصوفہ نے ہمیں یاد دلایا ہے کہ بچہ سسکی لے کر رونا آدمی کے غصہ کی بددعا سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ ہاں ہم انھیں سنتے ہیں دیکھتے ہیں اور ان پر رحم کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا ہمیں ترک مسکرات کے لئے زیادہ محنت سے کام کرنے کی توفیق بچوں کی خاطر عطا کرے"۔ (ماخوذ)۔

لطیفہ

ایک افیونی تقریباً ڈیڑھ سیر گوشت لاکر اپنی بیوی کو دیا جو اتفاقاً غائب ہوگیا۔ بیوی نے بلی پر شبہ ظاہر کیا کہ شائد کھا گئی ہو۔

افیونی نے کہا بھلا اتنی سی بلی اتنا گوشت کیسے کھائے گی آخر یہ طے پایا کہ بلی کو تول کر دیکھا جائے۔

حسبۂ انہوں نے بلی کو تولا۔ اتفاق سے کل اس کا وزن کل ڈیڑھ سیر نکلا۔ تب افیونی نے تعجب سے کہا کہ

گوشت تول گیا لیکن بلی کہاں گئی۔

کیا ہی خطا کیا ہی صوابؒ

جناب مولوی صابر علی صاحب صابر حیدرآبادی

مستعد ہیں کچھ بہی خواہان قوم
نشہ بازی کا کریں تا سد باب

ان کی جد و جہد بار آور بنے
اپنی ہر کوشش میں ہوں یہ کامیاب

نشہ بازوں کو بھی ہو توفیق نیک
جان لیں کیا ہے خطا کیا ہے صواب

کافر شراب

جناب مولوی حبیب صاحب امدادی

پہلے تو کچھ آدمی کو پیار کرتی ہے شراب
رفتہ رفتہ ہر طرح پھر خوار کرتی ہے شراب

ہے نتیجہ نشہ خواری کا ہمیشہ شور و شر
سوتے فتنہ کو سدا بیدار کرتی ہے شراب

آج آفت مال پر ہے کل ہے آفت جان پر
زیست سے انسان کو بیزار کرتی ہے شراب

منہ سے لگتی ہے تو پھر چھٹتی نہیں کافر کبھی
اور پینے کے لئے اصرار کرتی ہے شراب

منہ سے بو آتی ہے نفرت کرتی ہے خلقت تمام
سیکڑوں کو رات دن بیکار کرتی ہے شراب

ذلت و خواری سے، رسوائی سے الفت ہے اسے
عزت و شرم و حیا سے عار کرتی ہے شراب

تھیں ابھی اخلاص کی باتیں کہ جوتی چل گئی
دم کے دم میں یار کو اغیار کرتی ہے شراب

ترک مسکرات اور ضبط نفس

ہر ایک زندہ مخلوق کو اپنی زندگی کے لئے چند چیزوں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ ان چیزوں کے حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ایک پودہ کے لئے ہوا۔ روشنی۔ غذا یہ سب چیزیں ضروری ہیں۔ ایک جانور کے لئے بھی ان سب چیزوں کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ علاوہ اس کے آرام اور آسایش کی بھی سخت ضرورت ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے تو اور بھی ضرورت ہے۔ وحشی صرف کھانے پینے اور مزے اڑانے کی سوچتے ہیں۔ مگر ہم کو چاہئے کہ جسمانی ضرورتوں کے ساتھ دماغی اور روحانی ضرورتوں کو بھی ملحوظ رکھیں۔

خواہشات۔ بعض اوقات ہمکو خواہشات اور ضروریات میں غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ ہم سب کو غذا کی ضرورت ہے لیکن بعض اوقات کسی خاص قسم کی چیز کے کھانے اور پینے کی خواہش ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ہمیں ان کا ذایقہ پسند آتا ہے۔ اور ان کی ضرورت کو محسوس کرنے کے لئے ہم اپنے تئیں مجبور ہو جاتے ہیں ہمیں تن پوشی کے لئے کپڑوں کی ضرورت ہے۔ یا لیکن بعض وقت ہمیں خیال ہوتا ہے کہ ہم کو ایک خاص وضع کے لباس کی ضرورت ہے تاکہ وہ فیشن ایبل کہلائیں اور جب تک کہ ہم ان چیزوں کو مہیا نہیں کر لیتے ہیں چین نہیں آتا۔ کھانے پینے کی اشیاء جن کی ہمیں خواہش ہوتی ہے ممکن ہے مضر نہ ہوں گو ہم ان کے سوائے بھی چین سے رہ سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہم بسا اوقات ان چیزوں کی خواہش کرتے ہیں جو ہمارے لئے غیر مفید ہیں۔

ضبط نفس۔ یہ وہ موقع ہے جہاں ضبط نفس کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے خواہشات ہمکو اپنے قابو میں کریں۔ یا ہم ہمارے خواہشات کو قابو میں رکھیں۔ ہم حسب خواہش ہر جب کے حاصل کرنے کی کوشش کریں یا ایسے چیزوں سے انکار کریں جو کہ جسم کے لئے مضر ثابت ہوں گو وہ کتنے ہی خوشگوار کیوں نہ ہوں۔ اگر آخر الذکر عمل کریں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ ضبط نفس کو عمل میں لا رہے ہیں۔ اور بجائے بچوں اور جانوروں کی طرح عمل کرنے کے حقیقی مرد اور عورتوں کی طرح عمل کر رہے ہیں۔

ہم سب ایکساں نہیں ہیں ہم بعض لوگوں کے متعلق یہ رائے رکھ سکتے ہیں کہ، فطرتاً سست ہیں

کاہل ہیں یا طبعاً تند مزاج۔ یا خود غرض ہیں۔ اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ بہ نسبت دوسروں
کے سست اور خود غرض ہیں گو پیدائشی طور پر ہم میں یہ خامیاں ہوں تاہم ان کے مطیع ہو جانا
قابل معافی نہیں ہے۔ ایسے اشخاص کو ان کمزوریوں کا سخت مقابلہ کرنا چاہیئے۔ برخلاف اسکے
دوسروں کو مثلاً ظلم۔ غرور اور نشہ بازی دور کرنے کی کوشش میں رہنا پڑتا ہے۔ ہم سب میں
کچھ نہ کچھ کمزوریاں ہیں۔ مگر ہم کو یہ سیکھنا چاہیئے کہ ان کو کس طرح قابو میں رکھا جائے تاکہ یہ کہا
جائے کہ زید باوجود تند مزاج ہونے کے اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا تھا یہ نسیمہ گو فطرۃً سست
اور کاہل ہے۔ مگر وہ سخت کوشش کرتی ہے کہ مفوضہ کام کو جلد از جلد انجام دے۔ اس کے
یہ معنی ہیں کہ ان لوگوں نے ضبط نفس کرنا سیکھا ہے۔ اس طرح ہنری مارٹن غصہ کی حالت میں اپنے
ایک ساتھی کو چاقو سے بھونک دیا تھا تب اس سے کہا گیا کہ اگر وہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ
سکے تو وہ ایک قاتل بن جائے گا۔ اس نے اس ہدایت پر عمل کیا اور اپنی تمام کمزوریوں کا
مقابلہ کرکے ان پر غالب آیا۔ جس کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک مشہور مبلغ بن گیا اور آج
اس کا نام عزت سے لیا جاتا ہے۔

عدم ضبط کے چند نقصانات۔

عدم ضبط نفس بنفسہٖ نقصان دہ ہے۔ اگر ہم بُرے جذبات اور خواہشات کو
ایک لمحہ کے لئے بھی جگہ دیں تو اس کا انجام دردناک زندگی ہوتا ہے اور اپنے بُرے اعمال کے
نتیجہ پر سوائے پچتانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

اپنے علاوہ عدم ضبط نفس دوسروں کو بھی نقصان پہونچاتا ہے۔ ایک کام جو دوسرے کو
نقصان پہونچاتا۔ ظاہر ہے کہ عدم ضبط نفس کا نتیجہ ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کے نقصانات
کتنے عظیم ہوتے ہیں۔ ضبط نفس اور خود پر فتح پانا بہترین صفات ہیں۔ جن کا حاصل کرنا اہم اور ضروری
ہے کوئنس کالج اکسفورڈ کے ایک دریچہ کی ایک تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہنری پنجم نے
بھی اس پر عمل کیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ نہ صرف اپنے دشمنوں پر فتح پایا تھا بلکہ اپنے آپ پر فتح
حاصل کیا تھا۔ وہ بمقام اجن کورٹ اپنے دشمنوں پر فتح پا یا تھا۔ مگر اپنے حامیوں پر فتح حاصل کرنے
میں بہت دیر اور تکلیف اٹھانی پڑی جن کے لئے وہ اوائل عمر میں بدنام تھا۔

ذرا نپولین کا خیال کیجئے کہ اس نے سیکڑوں خونی فتوحات حاصل کئے تھے۔ مگر خود اپنے نفس
پر اچھی طرح قابو نہیں پا سکا تھا۔ ہم کو اس وقت ایک کہاوت یاد آتی ہے کہ بہ نسبت ایک حکمران کے

جو ایک ملک پر فتح پا لینے سے بہتر ہے وہ شخص اچھا ہے جو اپنے جذبات اور خواہشات پر حکومت کرتا ہے۔ اسی مطلب کو گوتم بدھ نے اس طرح ادا کیا ہے " وہ شخص ایک بہت بڑا فاتح ہے جو اپنے آپ پر فتح حاصل کرتا ہے"

ایک بہت بڑے جنرل کے متعلق ایک قصہ مشہور ہے کہ وہ ایک دفعہ اپنے لڑائیوں اور فتوحات کے متعلق سوچ رہا تھا کہ اس وقت ایک شخص اس کے پاس آیا اور سوال کیا کہ اسکی زندگی کا وہ کونسا لمحہ ہے۔ جس پر وہ فخر کر سکتا ہے اس کے جواب میں جنرل نے یہ کہا کہ وہی اسکی زندگی کا خوش گوار زمانہ تھا جبکہ اس نے اپنے آپ پر قابو پایا تھا۔

"اپنے آپ پر قابو رکھنے والا" یہ ایک اعلیٰ خطاب ہے جو کہ ایک شخص پا سکتا ہے جس کے معنے اعتدال پسند بننے کے ہیں۔ اور یہی مقصد ترک مسکرات کا ہے۔ ایک مبلغ کو اعتدال پسند ہونا چاہیئے۔ دوسرے الفاظ میں "اپنے آپ پر ایسا قابو رکھنے والا کہ کائنات اس کے زیر اثر ہو۔ اور ہر وہ شخص جو کامل بننے کی کوشش کرتا ہے اس کو تمام امور میں معتدل ہونا چاہیئے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ نفس کشی اور ضبط نفس ایک قابل تعریف بات ہے اسی وجہ سے انسان باوجود جذبات اور خواہشات کا پتلا ہونے کے اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔

نام نہاد مبلغین نوجوانوں کو یہ تلقین کرتے ہیں کہ وہ سب کچھ کریں جو ان کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ یہ عمل اخلاقی انتشار اور حیوانیت کی طرف راغب کرتا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے کہ جس طرح زمانہ بتدریج بڑھتا جا رہا ہے اسی طرح میں یہ دیکھتا ہوں کہ انسان کی زندگی بھی رو ترقی ہے۔ باوجود رکاوٹوں کے انسان آہستہ آہستہ ضبط نفس کی طرف بڑھتا جا رہا ہے نہ صرف قدرتی قوتوں پر بلکہ اپنے سارے جذبات اور خواہشات پر بھی۔ (ماخوذ)

گردش ساغر سے بچو۔

اے بادہ کشو گردش ساغر سے بچو — پی جائے گی خوں بادۂ احمر سے بچو

یہ آتش خاموش جلا دیگی تمہیں — اس برق صفت غیرت اخگر سے بچو

اقتباسات

اہل ہنود کے مذہبی احکام کے لحاظ سے شراب خواری اور نشہ کا استعمال بہت بڑی گناہ ہے۔ اس کی سزا یہ ہے کہ میخوار کے حلق میں پگھلا ہوا گرم لوہا ڈالا جاوے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے جب تک کہ اس کی موت واقع نہ ہو گویا سزائے موت اس جرم کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ (س۔م۔پ)

ضلع محبوب نگر کی آندھرا کانفرنس

اس موقع کے لئے مرکزی انجمن ترک مسکرات بلدہ کی جانب سے (جو نواب مرزا یار جنگ بہادر کی صدارت میں کئی سال سے قابل تحسین خدمات انجام دے رہی ہے۔ ایک نمایندہ روانہ کیا گیا تھا۔ نمایندہ موصوف نے ترک مسکرات کے مضمون پر جو دلچسپ او پر اثر تقریر کی تھی اس کا خلاصہ اخبارات مقامی میں شائع ہو چکا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اضلاع تلنگانہ میں رعایا کی معاشی حالت کو بنانے والی کوئی عادت ہے تو استعمال مسکرات ہے۔ اس مذموم عادت کے استیصال کی جس قدر کوشش کی جائے کم ہے۔ ہم نواب مرزا یار جنگ بہادر کے مشکور ہیں کہ ہر ایسے موقع پر جبکہ دیہی رعایا کا اجتماع ہوتا ہے نواب صاحب ممدوح اپنی کمیٹی کی جانب سے ایک پر جوش نمایندہ کو طلسمی فانوس اور لٹریچر کے ساتھ تقریر کرنے کے لئے روانہ فرماتے ہیں جس کا زبردست اثر دیہی رعایا پر ہوتا ہے۔ نواب صاحب کی کوششوں سے امید ہے کہ اضلاع تلنگانہ میں تحریک ترک مسکرات زور پکڑے گی اور ایسا زمانہ بہت جلد آجائے گا جب کہ ہماری سرکار ابد پایدار قانون امتناع مسکرات کے نفاذ کے لئے ملک کو تیار پائے گی۔

مشیر دکن (۲ر شہریور ۱۳۴۹ف)۔

ذرا سی غفلت

دیاسلائی جلا کے بے پروائی سے ادہر ادھر پھینک دینے سے بعض دفعہ نہایت زیادہ نقصانات ہوجاتے ہیں۔ کلکتہ میں ایک بازار سر سٹوارٹ ہاگ مارکٹ کے نام سے مشہور ہے کسی شخص نے دیاسلائی جلانے کے بعد بے خیالی میں لکڑیوں کے چھلے ہوئے چھلکوں کے ڈھیر کی طرف پھینک دی۔ یہ بازار اس وقت بالکل لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ آگ لگی تو کوئی دوکان اس کی دست برد سے نہ بچی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔ کسی دوکان کا بیمہ نہ ہوا تھا اس لئے سیکڑوں آدمی برباد ہو گئے۔

امریکہ کے چکاگو شہر میں کسی نے دیاسلائی جلا کر پھینک دیا ایک گیس لیجانے کا بڑا نل اس سے پھٹ گیا دہماکے سے بہت سے آدمی اپنے بستروں اور کرسیوں سے گر پڑے۔ موٹر کار بن ہوا میں اڑ گئیں۔ ایک مربہ میل کے رقبہ کی عمارتوں کو نقصان ہوا اور زمین میں بے ڈھب دراڑیں پڑ گئیں۔ گلیوں میں ٹوٹ پھوٹ کے ڈھیر لگ گئے جگہ جگہ چھوٹی آگیں لگیں (۲۰) لاکھ پونڈ سے زیادہ نقصان ہوا۔

انگلستان میں اسی قسم کے بے پرواہیوں سے تین کروڑ پونڈ سالانہ کا نقصان ہوتا ہے۔

عصمت

بقیہ سلسلہ صہ ۲۳

کی مثال موجود ہے۔ احمد آباد کے لوگوں نے امتناع مسکرات کا بڑے جوش و خروش سے خیر مقدم کیا اور تجربات ثابت کرتے ہیں کہ وہاں شرابیوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ احکامات کی خلاف ورزی ہوتی ہے مگر یہ کوئی غیر فطری نہیں ہے۔ مگر ان تمام بزرگوں نے جنہوں نے احمد آباد میں اس کی کامیابی دیکھی ہے بمبئی میں اس کی کامیابی پر گواہی دیرہے ہیں اگرچہ اس کی کامیابی کچھ قانون وغیرہ کی وجہ ہے مگر اس عظیم کامیابی کا سہرہ خود عوام کے سر ہے۔ جنہوں نے اتنے عظیم کارنامہ میں تعاون عمل کیا ہے احمد آباد میں بندش شراب کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عوام پہلے سے زیادہ خوش اور مطمئن ہیں ان کے پاس کپڑوں اور خوراک کے لئے زیادہ رقم ہے۔ ہر طرف صفائی بڑھ گئی ہے عوام حفظ صحت کا زیادہ خیال کر رہے ہیں۔

بہر حال مجھے کوئی شبہ نہیں کہ اہل بمبئی شہر بمبئی میں بندش شراب کو کامیاب بناتے ہیں۔ حکومت کے فراخدلانہ تعاون کرکے تمام ملک کے سامنے ایک مثال قائم کریں گے۔

عالم ترک مسکرات حیدرآباد

جین منی کی تقریر۔ قوت حافظہ کے مظاہرے۔ ٹمپرنس حال کے قیام کی تجویز۔ چندوں کے وعدے

عالیجناب مرزا یار جنگ بہادر نے ایک مرتبہ ہندوستان کے مشہور جین منیوں کو دعوت دی تھی کہ وہ ترک مسکرات پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمائیں۔ جس کو انہوں نے بخوشی قبول فرمایا۔ چنانچہ بسرپرستی صدر انجمن ترک مسکرات ایک جلسہ عام ۲۲ ہر اگسٹ ۱۹۳۹ء م ۵ اہر مہر ۱۳۴۸ ف روز شنبہ ساڑھے تین بجے دن بمقام وردھنی تھیٹر گولی گوڑہ منعقد کیا گیا۔ دس جین منی پاپیادہ حسینی علم سے تشریف لائے تین بجے تک تھیٹر حاضرین سے بھر گیا تھا۔ تقریباً دو ہزار اشخاص کا مجمع تھا۔ اور کئی اصحاب کو بوجہ عدم گنجائش واپس بھی لوٹنا پڑا۔ معززین میں سے دیوان بہادر آرومدو آئینگار صاحب۔ نواب یسین جنگ بہادر۔ ڈاکٹر میر سیادت علی خان صاحب۔ سیٹھ پونم چند جی کروڑی مل سیٹھ۔ مدن لال جی قیمتی بابا پورن داس جی سری پت راؤ صاحب پالنکر ایڈوکیٹ۔ سری دہرو امن نایک صاحب۔ یس بی شرما صاحب راجہ اندرمل جی سیٹھ بنسی لال جی سیٹھ سری کشن جی پیتی راؤ بہادر ہیرا لال جی سیٹھ کندن مل جی وغیرہ۔

نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر انجمن ترک مسکرات نے جین منی کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ عیش پسندی ترقی یافتہ انسان کی نشانی نہیں بلکہ وہ لوگ ترقی یافتہ ہیں اور وہ لوگ قابل تعظیم ہیں۔ جو دوسروں کے لئے اپنے آرام و آسائش کا خیال نہیں کرتے۔ اور یہ جین منی جو یہاں تشریف فرما ہیں ایک مکمل انسان کا نمونہ ہیں۔ چونکہ سوامی جی کی باتیں دل سے نکلی ہوئی ہوں گی۔ اس لئے آپ دھیان سے سنیں اور نہ صرف سنیں بلکہ عمل کریں۔

تالیوں کی گونج میں سری جین منی سوبھاگیہ مل جی نے فقیرانہ انداز میں موثر تقریر کی جس کا اقتباس مندرجہ ذیل ہے۔

خوشی اس بات کی ہے کہ ہندو مسلمان بھائی ہم جین بہنوں کی و اکھیان (تقریر) سننے کے لئے یہاں پدھارے تشریف فرما) ہیں۔ ہندو دہرم کے انوسار (مطابق) انسان وہی ہے جو خوب سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کبھی کبھی انسان غلطی بھی کرجاتا ہے۔ مگر ایسے انسان کو کیا کہا جائے جو اپنے شریر کی رکشا (پرورش) نہیں کرتا۔ اور اس سے کیا آشا (امید) کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے ایشور کی دہیان (عبادت) اور مکتی حاصل کرے گا۔ ہندو جنتا (عوام) جانتی ہے کہ تسری پورسٹر جو بہت بلون (طاقتور) تھا اور کروڑوں انسانوں پر تنہا وجے (فتح) پاسکتا تھا۔ لیکن جب وہ شراب کا عادی ہوگیا تو مادک وستو کے سیوں کے کارن (سبب) وہ اتنا ڈرپوک ہوگیا کہ دو چار ہی آدمیوں سے وہ گھبرا جاکر بارڈالا گیا۔ کئی شرابیوں کی درگت کو ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ چنانچہ (مالوہ) کے قریب ایک شرابی جو لڑکھڑاتا ہوا راستہ چل رہا تھا سو پاؤں پھسل کر گڑھے میں گر پڑا جہاں ایک کتا اس کا منھ چاٹنے لگا۔ شرابی کی بیہودگی کا حال بیان کرنے کے بعد سوامی جی نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک شرابی کی ناک پر بار بار اڑانے کے باوجود مکھی بیٹھی رہی۔ اس پر شرابی نے یہ کہتے ہوے کہ ”اب تو کس کی ناک پر بیٹھے گی“۔ اپنی ناک کو کاٹ ڈالا اس شخص کو یہ خیال نہ تھا کہ آخر وہ ناک کس کی ہے اور ناک کاٹنے کی سختا کیوں دیکھا رہی ہے۔

تمام دہرم اور مذاہب مادک وستو نشدہ کئے گئے ہیں۔ اس لئے تمام انسان کو چاہیے وہ کسی بھی دہرم و مذہب کے کیوں نہوں شراب سیندھی بھنگ اور تماکو جیسے نشہ پیدا کرنے والے وستوؤں (اشیاء) کو تیاگ (ترک) دیں۔ آج ہندوستانی دو ارب تینتیس کروڑ روپیہ اس پانی میں بہا رہے ہیں لوگ اپنے جلالی کا خیال کریں تو معلوم ہوگا کہ یہاں کوئی دس کروڑ روپیہ اس شراب کے بھینٹ چڑھا دیا جا رہا ہے۔ اگر یہ روپیہ دکھی جنتا (مخلوق) میں بانٹ دیا جائے تو پورن وسواس (پوراالیقین) ہے کہ ایک بھی دکھی اس ریاست میں (باقی نہ رہے)۔ ایک بھی غریب دکھائی نہ دے۔ چاروں طرف شانتی ہی شانتی ہو۔

اپنی تقریر ختم کرتے ہوے سوامی جی نے ایک نہایت اہم تجویز پیش کی۔ نیز جین فرقے سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا اگر ایک سمتھا (ادارہ) ایسی ہو جہاں یہ نشہ کرنے والے جمع ہوسکیں وہاں ان کو یودہ (نصیحت) کیا جائے۔ وہاں ایسے وستو رکھے جائیں کہ وہاں آنے پر مادک وستو (نشیات) کا وچار (خیال) تک نہ آئے۔ تالیوں کی گونج میں تقریر ختم ہوئی۔

صدر جلسہ نواب مرزا یار جنگ بہادر نے سوامی جی کا شکریہ ادا کرتے ہوے فرمایا کہ یہ تعمیل

فرمان خسروی صدر انجمن ترک مسکرات قائم ہوئی ہے۔ اور حکومت کبھی اس امر سے خوف ہیں کھاتی کہ ترک مسکرات سے آمدنی گھٹ جاتی ہے۔ سوامی جی کی یہ تجویز کہ جین فرقہ کی جانب سے ایک ادارہ قائم کیا جائے نہایت ہی اہم اور ضروری ہے اس سلسلہ میں نواب صاحب نے نوآبادی ترک مسکرات دبیرپورہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رائے صاحب جمنا لال رام لال قیمتی نے ڈھائی ہزار کا گراں قدر عطیہ دیا ہے۔ جس سے ایک ہال ان کے نام سے تعمیر کیا گیا ہے۔ اب صدر انجمن ترک مسکرات چاہتی ہے کہ اس قسم کا ایک ہال بھوئی گورہ کا لونی میں بھی بنایا جائے۔ امید کہ ہر جینی سوامی جی کے ارشاد کی تعمیل میں اس تجویز کو عملی جامہ پہنائیگا

سوامی جی کی تجویز اور نواب صاحب کی اپیل کا یہہ اثر ہوا کہ اس وقت مندرجہ ذیل اصحاب نے عطیہ کا وعدہ کیا۔ سیٹھ اندرمل جی (۱۰۱) روپیہ سیٹھ تیم چند کروڑی مل جی (۱۰۱) روپیہ سیٹھ بنسی لال جی (۵۱) روپیہ سیٹھ کندن لال جی (۱۱) روپیہ سیٹھ سری کشن جی پتی (۵) روپیہ اور راؤ بہادر موتی لال ہیرا لال (۱) روپیہ۔

اس کے بعد جین منی سوامی کیول چندجی کے حیرت انگیز مظاہرے ہوئے جو قوت حافظہ سے متعلق تھے۔ یوں تو حسب اعلان (۱۲) مظاہرے کئے جانے والے تھے۔ مگر کافی وقت نہ ہونے سے چار پانچ مظاہرے کئے گئے۔

جناب ارو مدو آئنگار صاحب سنسکرت اور انگریزی میں جناب ڈاکٹر میر سیادت علی خاں صاحب فارسی اور عربی میں اور ایک نوجوان ہندی میں اپنی زبان کے جملوں کے تقریباً دس الفاظ کو بے ترتیب سناتے گئے۔ آخر میں سوامی جی نے ان کو سلسلہ وار سیدھے اور الٹے سنا دیا وہ جملے یہ ہیں۔

سنسکرت۔ سوکھم ہی دکھانی انوبھویا سو بھتے گھنا تدہ کا ریشوا یودیپ داشتم

عربی۔ من۔ جرّب المجرّبہ حلّت بہ الندامۃ۔ انما الخمر والمیسر رجس۔

فارسی۔ از کتابے کہ نقش خاتمہ ام۔ لوح محفوظ۔ تحسینؔ ور قسبت۔

ہندی میں۔ سوپن میں ایک بہت سندر کل دیکھا۔

جب سوامی جی ہر زبان کے جملہ یا شعر کو اس کی قدرتی ترتیب میں بول رہے تھے۔ مجمع پر زور تالیوں سے ان کی حافظہ کی داد دے رہا تھا۔ اور معزز صدر نشین کی خواہش پر ہر پیش کنندہ نے اپنے اپنے جملہ کی بابت تصدیق کی کہ سوامی مہاراج نے اس کو لفظ بہ لفظ

صحیح ادا کیا۔ اور موصوف ہی کے ارشاد پر ڈاکٹر میر سیادت علی خان صاحب نے ایک برجستہ
تقریر میں فارسی کے شعر کا مطلب بھی حاضرین سے بیان کیا کہ اس شعر میں فارسی کے مشہور
عالم شاعر عرفی نے انسان کی عظمت کے متعلق نہایت اعلیٰ تخیل دنیا کے سامنے پیش کیا
ہے کہ گو لوح محفوظ میں جس میں ازل سے ابد تک جو کچھ ہوا ہے یا ہوگا سب کچھ درج ہے تاہم
انسان کی نسبت کرتے لوح محفوظ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کتاب اور اس کے ایک ورق
کی اگر انسان ایک مکمل کتاب ہے تو لوح محفوظ اس کا صرف ایک ورق موصوف نے نہایت موثر انداز میں کہا کہ جس عظمت کے متعلق عرفی نے اتنا بلند
تخیل دنیا کے سامنے پیش کیا ہے افسوس ہے کہ اس کی یہ قدر کی جائے کہ اسے شراب کے ایک پیالہ
میں ڈبو دیا جائے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے عربی مصرع کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا
کہ آزمائی ہوئی شئے کو آزمانا حماقت ہوتا ہے۔ شراب کی گوناگون برائیاں سارے زمانہ
پر روشن ہیں۔ ان سے اجتناب ہی کرنا درست ہوگا۔ چنانچہ قرآن شریف میں شراب اور جوئے
کو ناپاکی سے موسوم کیا گیا ہے۔ انسان کو پاکی کی طرف مائل رہنا اور ناپاکیوں سے گریز کرنا چاہئے۔

اس کے بعد تقریباً بیس اصحاب نے اپنے اپنے چیزوں کو ۳۰ الفاظ
میں ڈال کر دیا۔ ان کو سوامی جی نے پیٹ کے پیچھے ہاتھ سے چھوا۔ آخر میں سوامی جی نے نمبر کہنے
پر شخص و شئے کا نام ٹھیک ٹھیک تبلا دیا۔

چار چار اشخاص میں سے دو نے انگوٹھی چرائی۔ جس پر سوامی جی نے کچھ حساب
کر کے ٹھیک ٹھیک تبلا دیا کہ کس کے ہاتھ کس انگلی کے کس پور میں انگوٹھی ہے۔

کچھ حساب کرنے پر پنڈت سری پت راؤ صاحب ایڈوکیٹ کو سوامی جی نے
تبلایا کہ ان کے چھے لڑکے اور ایک لڑکی ہے ایک ہندسہ (۳۰۴) دیا گیا جس کو ایک منٹ کے
اندر سوامی جی نے سولہ خانوں میں اس طرح تقسیم کیا کہ ہر طرح میزان وہی (۳۰۴) آئے۔

۱۴۴	۱۵۱	۲	۷
۶	۳	۱۴۸	۱۴۷
۱۵۰	۱۴۵	۸	۱
۴	۵	۱۴۶	۱۴۹

مندرجۂ بالا مظاہرے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئے۔ اور حاضرین یہ محسوس

کرنے پر مجبور ہو گئے کہ انسان کوشش کرنے پر کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ عالیجناب دیوان بہادر آر مدو انگا صاحب نے منجانب صدر انجمن ترک مسکرات جین سوامیوں کا شکریہ ادا کیا۔ نیز مسٹر مودی پروپرائٹر ویسٹنڈ ٹاکیز مسٹر بارڈ یکر پرنسپال ورو ہنی ہائی اسکول و دیگر اصحاب کا شکریہ ادا کیا خصوصاً سیٹھ پونم چند جی رائے بہادر جمنا لال رام لال قیمتی کا اور مسٹر مدن لال جی قیمتی کا جنہوں نے دعوت نامے تقسیم کرنے میں میکرو فون (الہ مکبر الصوت) وغیرہ کا انتظام کرنے میں خاص دلچسپی لے کر جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔

سری جین منی سوامی سوبھاگیہ مل جی نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا کہ نشہ کو روکنے کا یہ وچار یہاں کے سرکار کو آنا اور بڑے بڑے ادہیکاریوں (عہدہ داروں) کو اس وسے (معاملہ) میں دہیان دینا سنتوش وریک (قابل مسرت امر) ہے۔ مجھے آشا ہے کہ یہ صدر کمیٹی اپنے آدرش (مقاصد) کو پورن کرے گی یہاں پر ایک وشے (امر) آپ سے نویدن (عرض) کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ایک جین فقیر تپسوی بھگوان داس جی نے (قصد) کیا ہے کہ ۶۵ دن روزہ رکھتے ہوئے ایشور دھیان (عبادت الہی) میں اپنے من کو مگن کریں۔ آج ان کے روزہ کا ۴۷ واں دن ہے اس لئے تمام بھائیوں سے چاہے وہ ہندو ہوں یا مسلمان عیسائی ہوں یا پارسی پرارتھنا (عرض) کرتا ہوں کہ اس روز جبکہ تپسوی کا روزہ ختم ہوتا ہے اپنی عبادت گاہوں میں اپنے پروردگار سے پرارتھنا کریں کہ اسے پہچاننے کی روحانی قوت تپسوی کو عطا کرے اس طرح آپس میں بھائی چارہ قائم ہو جائے۔ اور ہم سب اپنے پروردگار کے دہیان میں لگے رہیں فقط۔

ویسلی باغ میں لنٹرن شو

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا ویسلی باغ رام کوٹ میں ۲۹ راگسٹ سنہ ۱۳۹ء شام کے سات بجے بہ سرپرستی وسلین ٹمپرنس اینڈ سوشل ویل فیر اسوسی ایشن جلسہ ترک مسکرات منعقد کیا گیا اس باغ میں رہنے والوں کے علاوہ اطراف کے محلات سے بھی عوام کی کافی تعداد شریک جلسہ تھی خصوصاً خواتین زیادہ تعداد میں شریک تھے۔

مسٹر ایمان ایول وارڈن نے حاضرین سے درخواست کی کہ سب ملکر ترک مسکرات سے متعلقہ گیت گانے میں ان کا ساتھ دیں۔ چنانچہ تین گیت گائے گئے۔ ان بعد مسٹر موصوف نے

حاضرین کو صدر انجمن کا تعارف کراتے ہوئے مسٹر مانک راؤ سے درخواست کی کہ اپنی تقریر شروع کریں۔

مسٹر مانک راؤ تقریر کرتے ہوئے انجمن ترک مسکرات کی پالیسی کا اظہار کیا کہ وہ کسی پر جبر یا زبردستی کرنا نہیں چاہتی۔ وہ عوام کے دلوں سے مخاطب ہوکر اس امر پر زور دینا چاہتی ہے کہ منشیات پر جو دس کروڑ کی کثیر رقم ضائع کیجا رہی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ کریں۔ میجک لنٹرن کے ذریعہ نو آبادی ترک مسکرات موقوعہ دبیر پورہ کے تصاویر بتلاتے ہوئے کہا کہ اس نو آبادی نے پچاس غریب خاندانوں کے مکانیت کا مسئلہ حل کر دیا اور ساتھ ہی ام الخبائث سے محفوظ رکھا۔ زاں بعد راجیا نامی قصہ کو میجک لنٹرن کے ذریعہ وضاحت کے ساتھ بتلایا۔

مسٹر ایما تیول نے صدر انجمن و مقرر کا شکریہ ادا کیا اور اپنی انتہائی مسرت کا اظہار کیا کہ صدر انجمن ترک مسکرات کا پروپگنڈا کرتے ہوئے عوام کی زبردست خدمت انجام دے رہی ہے۔ انجمن کی جانب سے نہ صرف اس قسم کے فانوسی لکچرس کا ہر زبان میں انتظام کیا جاتا ہے بلکہ یہاں کی تمام مروجہ زبانوں میں ایک زبردست ماہوار رسالہ شائع کیا جاتا ہے۔ انہوں نے حاضرین سے اپیل کی کہ ہر پڑھنے لکھنے والا اسے ضرور خریدے۔ ایک دعائی گیت پر کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔

گرلز اسکول ناراین گوڑہ

گرلز ہائی اسکول نارائن گوڑہ میں بتاریخ ۱۸ اگسٹ ۲ بجے دن ایک جلسہ ترک مسکرات منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر طالبات کے سرپرست بھی مدعو تھے۔ نیز حاضرین سے حال بھرا ہوا تھا۔ حسب خواہش مسٹر اے نارائن راؤ پرنسپال صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے مسٹر مانک راؤ روانہ کئے گئے۔

جناب پرنسپال صاحب کے تعارفی جملوں کے بعد مسٹر مانک راؤ نے فرمان مبارک کا تلنگی ترجمہ سناتے ہوئے جو قیام کمیٹی کے بابتہ شرفصدور پایا تھا صدر انجمن کی پالیسی کا اظہار کیا۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے عالیجناب راجہ وینکٹ راما ریڈی بہادر او۔ بی۔ ای کے تحریک

ترک مسکرات سے گہری دلچسپی کا ذکر کیا جو صدر انجمن ترک مسکرات کے رکن اور اس ہائی اسکول کے سرپرست ہیں۔

زاں بعد میجک لیانٹرن کے ذریعہ ایک دلچسپ قصہ بتلاتے ہوئے مسکرات کے استعمال سے ہونے والے سماجی نقصانات کو واضح کیا۔ اور خواتین سے اپیل کی کہ تحریک ترک مسکرات میں خاصی دلچسپی لیں کیونکہ ان کی مدد بغیر اس تحریک کی کامیابی ناممکن ہے۔

تقریباً دو گھنٹوں کا یہ پروگرام طالبات کے لیے دلچسپ اور سبق اموز تھا۔ پرنسپال صاحب مدرسہ کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔

ایک دلچسپ پروگرام

منجانب صدر انجمن ترک مسکرات بتاریخ ۱۸ مہر ۱۳۴۸ف شام کے ساتھ بجے بھوئی گوڑہ نوآبادی میں جو سیتا رام باغ کے قریب ہے ایک جلسۂ عام بصدارت جناب ڈاکٹر سیادت سعلیخاں صاحب مددگار معتمد امور عامہ و رکن دومی انجمن ترک مسکرات منعقد ہوا۔

نوآبادی کے جملہ ساکنین شریک جلسہ تھے۔ مسٹر مانک راؤ نے میجک لنٹرن کے ذریعہ مسکرات کے استعمال سے ہونے والے گوناگون نقصانات کو اردو و تلنگی زبانوں میں واضح کیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ کا یہ پروگرام اس قدر دلچسپ تھا کہ باوجود بارش کے حاضرین آخر وقت تک ہمہ تن گوش سنتے رہے۔ صدر جلسہ نے حاضرین کی دلچسپی کا شکریہ ادا کیا کہ باوجود بارش کے وہ شریک جلسہ ہوئے۔ اپنی مختصر گر موثر تقریر میں جناب صدر نے ترک مسکرات کے فوائد بتلاتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی کہ مسکرات کو ترک کریں تاکہ انکا معیار زندگی بلند ہو۔

آخر میں حاضرین پر یہ واضح کیا کہ کچھ دن پہلے ایک جلسہ عام اسی نوآبادی میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس فانوسی تقریر کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور یہ ان بہت سی دلچسپ طویل سلسلہ کی پہلی قسط ہے جس کو صدر انجمن ترک مسکرات خصوصاً اس نوآبادی کے لئے ترتیب دینے والی ہے۔ تالیوں کی گونج میں جلسہ تقریباً آٹھ بجے ختم ہوا۔

ہندوستان شہر بمبئی خشک ہو گیا

حکومت بمبئی کا عزم بالجزم

(ہندوستان امرتخہ نہیں ہے۔ ہر طرح ہندوستان ترک مسکرات چاہتی ہے)

جیسا کہ حکومت بمبئی کی جانب سے اعلان کیا گیا تھا۔ ۳۱ر جولائی سنہ ۱۹۳۹ ء کے آدھی رات کو جبکہ یکم اگسٹ کا عمل دخل شروع ہوا۔ قانون امتناع مسکرات کا نفاذ عمل میں آیا۔ حکامان اقتدار نے میخانوں ہوٹلوں اور رسٹورنٹوں وغیرہ میں بچی کھچی شراب کو اپنے قبضہ میں لے لیا اس قانون کے اثر سے شراب کی (۸۵۲) دوکانیں جو لاکھوں شرابیوں اور ان کے متعلقین کے تباہی کا باعث تھیں قطعاً بند کی گئیں صبح ہوتے ہی پولیس و رضاکار تمام شہر گشت کئے۔ اس سلسلہ میں ایک زبردست جلوس نکالا گیا جو کئی فرلانگ لانبا تھا۔ اور ایک عظیم الشان جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ کئی قائدوں نے مجمع کو مخاطب کیا مسکرات کے استعمال سے ہونے والے گوناگون نقصانات کو ہر پہلو سے واضح کرتے ہوئے حکومت کو مبارکباد دی اور حاضرین سے اپیل کی کہ وہ ہر ایسے نیک مقصد کے تکمیل میں حکومت سے تعاون عمل کریں بوجہ عدم گنجائش ذیل میں صرف آنریبل بی۔ جی۔ کھیر۔ وزیر اعظم حکومت بمبئی کی تقریر کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے

حکومت بمبئی کے بندش شراب کے نفاد کی تجویز کو اسمبلی کے نمایندگان کے تمام طبقوں کی طرف سے جو متفقہ حمایت حاصل ہوی ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس لحاظ سے تمام ہندوستان اصنی طور پر متحد ہے۔ اور قوم بیک آواز اسکی حامی ہے۔ لہذا حکومت کے اس پروگرام پر ہر ہندی کو خوش آمدید کہنا چاہئے۔

ان لوگوں کی تعداد جو شراب اور دوسری منشیات کو اچھا اور انسانی مسرت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اس قدر کم ہے کہ اسے آسانی سے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ تمام ملک میں زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو شراب کو برائی سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ بندش شراب کے صرف اس بنا پر مخالفت کرتے ہیں کہ اس پر عمل مشکل ہے۔ اور ایسی پالیسی کی تکمیل و نفاد کے لئے اخراجات کا بارگراں ہے،

انکے برخلاف ایک انتہائی وسیع اکثریت ایسے لوگوں کی بھی ہے۔ جو شراب کے استعمال کو بنیادی اور لازمی طور پر برائی سمجھتے ہیں کہ بہر حال بہر طور یہ عادت ختم ہو کر رہے۔

قوم کی اس مطالبہ کی پشت پناہی ہماری معاشرتی روایات۔ اور مذہبی احکام کر رہے ہیں۔ اور یہی ہماری قوم کے جز و اعظم ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کے لئے مناسب جواب ہے جو شراب خواری اور شراب فروشی کو برداشت کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔

ایسی سینکڑوں طبی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ الکحل کے استعمال ہی سے کئی بیماریاں انسانی جسم کو تباہ کرتے ہیں اور بے شمار تجربات اسکے گواہ ہیں کہ منشیات کا استعمال قومی صلاحیت کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور قومی دولت تباہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ جو شخص ان کیلئے واضح ثبوت مانگتا ہے۔ اسے بمبئی کی فہرست اموات دیکھنی چاہیئے۔ شراب کے ان حامیوں کی یہ دلیل کہ شراب مصیبت اور رنج کو بھلاتی ہے یا تھکان دور کرتی ہے۔ ان بزدلوں اور کم ہمتوں کی دلیل ہے جو انسان کو مشکلات کا راستہ بتاتے اور مصائب کو بھول کر جرات اور ہمت سے زندہ رہنا نہیں سکھاتے بلکہ انہیں مصائب کے خوف سے خودکشی پر آمادہ کرتے ہیں۔ پریشانیوں سے عارضی نجات کے لئے برائی بیماری اور موت کو خریدنا جس سے زندگی ناقابل برداشت ہو کر رہ جاتی ہے یہ حجت کہ بندش شراب انفرادی آزادی میں مخل ہوتی ہے قطعی غلط ہے گو عادت انفرادی ہو مگر سماج پر اسکا بہت گہرا اور برا اثر ہوتا ہے بلاشبہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے والدین اگر منشیات کے عادی ہوں تو ان گھروں کی خوفناک صورت۔ بچوں کی تربیت سے بے پروائی اور مفلوک الحالی کی ذمہ داری منشیات پر عاید ہونی چاہیئے۔ برائی اس سے بڑھتی ہے۔ حوادث میں اضافہ ہوتا ہے قتل کے واقعات بڑھ جاتے ہیں ایک غریب ملک جس میں لاکھوں بسنے والوں کو خوراک بھی پوری نہیں ملتی ہو کبھی اپنے ذرائع کو اس صورت میں تباہ ہونیکی اجازت نہیں دیسکتا۔

جہاں مالیات میں نقصان کا سوال آتا ہے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بندش شراب کی وجہ سے یہ نقصان قومی دولت کا نقصان نہیں ہے۔ علاوہ اس کے اس مقصد کی تکمیل کے سلسلہ میں حکومت سے زیادہ اور کوئی شخص مشکلات آگاہ نہیں ہوسکتا۔ مگر یہ مشکلات خواہ کچھ ہوں حکومت بندش شراب کا عزم کر چکی ہے چونکہ انجام یقیناً زیادہ عظیم اور مفید ہے۔ ملک کو آزاد کرنے میں دشواریاں ہیں مگر کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم اس کے حاصل کرنے کی کوشش ترک کر دیں؟ اکثر اس سلسلہ میں امریکہ کی مثال دیجاتی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہندوستان امریکہ نہیں ہے۔ ہندوستان کے روایات ماضی، فرامین مذاہب اور رائے عامہ متفقہ طور پر شراب کے حق میں ہیں۔ ثبوت کے لئے ہمارے احمد آباد میں بندش شراب کی کامیابی کی

بقیہ بر صفحہ ۱۵

شکریہ

شکریہ کے ساتھ ہم ذیل میں وہ اسمار گرامی درج کرتے ہیں جنہوں نے رسالہ ترک مسکرات کی خریداری قبول فرما کر تحریک ترک مسکرات سے عملی دلچسپی کا ثبوت دیتے ہوئے ہماری انجمن سے تعاون عمل فرمایا۔

۱۔ جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر جاگیردار بلدہ
۲۔ مسرز خان بہادر احمد علاء الدین صاحب سکندرآباد
۳۔ جناب نواب عسکر یار جنگ بہادر معتمد مجلس وضع قوانین کل ریاست
۴۔ ” نواب سالار جنگ بہادر۔ جاگیردار
۵۔ ” پنڈت گوبند راؤ صاحب ایڈوکیٹ بلدہ۔
۶۔ ” نواب ہاشم یار جنگ بہادر۔ رکن کمیٹی صرفخاص مبارک
۷۔ ” نواب دوست محمد خان صاحب بہادر۔ جاگیردار بلدہ
۸۔ ” راجہ شام راج بہادر صدر المہام تعمیرات
۹۔ ” نواب ذوالقدر جنگ بہادر صدر المہام صرفخاص مبارک
۱۰۔ ” مہر علی فاضل صاحب ناظم آرائش بلدہ۔
۱۱۔ ” سیٹھ رگھوناتھ مل جی بینکر بلدہ۔
۱۲۔ ” محمد عبد الرحمن صاحب وکیل ہائیکورٹ بلدہ
۱۳۔ ” سید محمد اعظم صاحب پرنسپل سٹی کالج بلدہ
۱۴۔ ” پنڈت موہن لال جی وکیل ہائیکورٹ بلدہ۔
۱۵۔ ” وحید الرحمن صاحب پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی
۱۶۔ جناب پنڈت وامن راؤ وکیل ہائیکورٹ بلدہ
۱۷۔ ” نواب مصاحب جنگ بہادر رکن کمیٹی صرفخاص مبارک
۱۸۔ ” ابو الحسن سید علی صاحب ایڈوکیٹ بلدہ
۱۹۔ ” محمد انوار اللہ صاحب بنجارہ روڈ حیدرآباد
۲۰۔ ” محمد شاہ صاحب وکیل ہائیکورٹ بلدہ
۲۱۔ ” ڈاکٹر محمد رضی الدین صاحب صدیقی پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی
۲۲۔ ” راجہ دھونڈے راج بہادر جاگیردار بلدہ
۲۳۔ ” نواب قدرت نواز جنگ بہادر ناظم نظم جمعیت
۲۴۔ ” سید حمید الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ بلدہ
۲۵۔ ” محمد عبد الواحد صاحب ” ” ”
۲۶۔ ” جوگی شنکر راؤ صاحب جاگیردار
۲۷۔ ” فضل اللہ صاحب معتمد صنعت و حرفت سرکار عالی
۲۸۔ ” رامچندر ریڈی صاحب دیسمکھ۔ اللہ درگ۔
۲۹۔ ” حکیم سید علی صاحب ایڈوکیٹ بلدہ
۳۰۔ ” نواب سید محمد مظفر صاحب دار الشفار حیدرآباد

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے ۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط وکتابت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے ۔ فی پرچہ ۳ر ہوگا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط وکتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے ۔ اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

۹۰۰ ے

جلد ۲ - نمبر (۱۰)

رجسٹرڈ سرکار آصفیہ (نمبر ۱۵۱)

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

شہریور ۱۳۴۸ ف
جولائی ۱۹۳۹ء

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

رسالۂ ترک مسکرات
(حیدرآباد دکن)
جلد (۳) ماہ شہریور ۱۳۴۸ ف نمبر ۱۰
صدر نشین

فہرست مضامین

سنہری باتیں

شیکسپیر

شراب سے ہاتھوں میں رعشہ آنکھوں میں نزلہ اور منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔ رات کے وقت بے چینی اور بڑے بڑے خواب پڑتے ہیں تو صبح میں سخت سر کا درد ہوتا ہے۔ شرابی کا حافظہ کبھی صحیح نہیں رہتا۔

پلے نی

ایسے شخص پر جو شراب کو پسند کرتا ہے کوئی بھروسہ نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ بھید نہیں چھپا سکتا۔ شراب آدمی کو جانور ہی نہیں بلکہ پاگل بنا دیتی ہے۔ اور اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو تمہاری بیوی، بچے، اور دوست تم سے نفرت کریں گے۔

سید اشرف حسین عابدی

شراب نوشی کا مستقل علاج

ہمارے ملک میں اس وقت 'پراہی بشن' یعنی شراب کی قطعی ممانعت کا بڑا زور شور ہے جو لوگ اسکی جدوجہد کر رہے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئیے کہ صرف قوانین بنانے سے پورا مطلب حاصل نہ ہوگا۔ مرض کی اصلی دوا جڑ کو کاٹ دینا ہے۔ جڑ لوگوں کی ذہنیت ہے۔ اگر ہم نے جبراً شراب بند کی مگر لوگوں کی ذہنیت نہ بدلی تو پھر جو کام آج کھلے خزانہ ہوتا ہے وہ چوری سے ہوگا اور اس کے انسداد کے لئے ہمیشہ ایک مستقل سررشتہ کی ضرورت رہے گی۔ جس کے اخراجات بہت زیادہ ہونگے۔ برخلاف اس کے اگر اس امر کی کوشش کی جائے کہ ہمارے نوجوان لڑکوں کی ذہنیت ابھی سے شراب کے خلاف پھیر دی جائے۔ مدرسوں میں اس کے مضر اثرات بتانے کے لئے انتظام ہو۔ نصاب میں ایسے چند سبق ضرور ہوں جن سے ظاہر ہوتا ہو کہ شراب کا اثر دل و جگر اور خون پر کیا پڑتا ہے تو پھر ہم اپنی کامیابی کی صحیح بنیاد قائم کریں گے ولایت میں اس وقت 'ٹمپرنس' یعنی ترک مسکرات کے متعلق جو بڑے بڑے تجربے کار اشخاص کام کر رہے ہیں ان کا قول یہ ہے کہ اگر موجودہ نوجوان نسل کی ذہنیت بدلنے پر تمام کوشش اور وقت صرف کیا جائے تو بہت زیادہ فائدہ ہوگا بمقابلہ اس کے کہ ہم پرانے شرابیوں کو نصیحت کرنے میں اپنا زیادہ وقت صرف کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جو لوگ اس میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ اس جانب خاص توجہ کریں گے خصوصاً محکمہ تعلیمات کے اساتذہ جن کی نگرانی میں اوقت سیکڑوں لڑکے ہیں اور جو بہت کچھ اس کام میں مدد دے سکتے ہیں۔

مرزا یار جنگ

جسم اور دماغ پر تمباکو کا اثر

ترجمہ پنڈت رگھوبر منولال شاستری جی اپادھیائے
ساہتیا چاریہ۔ سنسکرت لکچرار۔ الہ آباد یونیورسٹی

تمباکو اور خصوصاً تمباکو پینے کے فن میں موجودہ مضمون خاصکر ان لوگوں کے لئے لکھا گیا ہے جو کسی حد تک خراب صحبت کے زیر اثر اور کسی حد تک اس کے زہریلے نتائج سے واقف نہونے کے باعث اس کے سستے شکار ہوا کرتے ہیں۔ روئے زمین پر بے شمار پودے ہوتے ہیں کچھ تو انسانوں اور حیوانوں کی غذا کے طور پر کارآمد ہوتے ہیں۔ کچھ بطور دوا کے کام میں آتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو جراثیم کو ہلاک کرنے والے زہر کی طرح سے مستعمل ہوتے ہیں۔ تمباکو کا پتہ اس آخری قسم کے پودوں میں سے ہے۔

اُسے نہ تو بلی نہ کتا نہ گائے اور نہ گدھا ہی سونگھنا پسند کرتا ہے صرف انسان ہی ایک ایسا جانور ہے جو اس سے خوش ہوتا ہے اور اسے استعمال کرنے کا خاص طور سے عادی ہوگیا ہے یہ خاص کر تین صورتوں میں تیار کی جاتی ہے۔ (۱) پینے کی تمباکو (۲) کھانے کی تمباکو یا سرتی اور (۳) سونگھنے کی تمباکو یا ہلاس یہ خواہ پی کھائی یا سونگھی جاوے یہ اپنے اس تیز حصے سے کبھی خالی نہیں ہوتی ہے جو عموماً "نیکوٹین" کہلاتا ہے۔

نیکوٹین کیا ہے یہ سمجھنے کے لئے اتنا کہنا کافی ہوگا کہ ایک روغنی اور اڑنے والی چیز ہے جس میں ایک خاص قسم کی تیز بو ہوتی ہے۔ تجربوں سے ظاہر ہے کہ خشک تمباکو کی پتی کے فی ایک صد اونس میں خالص نیکوٹین کے دو اونس رہتے ہیں۔ اس نیکوٹین پر تمباکو کی پتی کے مدہوشی پیدا کرنے والے اور نشہ لانے والے اوصاف منحصر ہیں۔

یہ ہمارے جسم اور دماغ کو کس طرح سے زہر آلود کردیتی ہے۔ یا یوں سمجھنا چاہئے۔ تمباکو نوشی کے وقت دھواں اولاً منہ میں بہنے والی رال کے ساتھ مل جاتا ہے۔ بعد ازاں وہ کھانے کی نلی کے ذریعہ سے شکم میں داخل ہوجاتا ہے۔ تمباکو پینے میں لوگ اکثر نتھنوں میں سے

دھواں اڑاتے کا مزا لیتے ہیں۔ لہٰذا کچھ اکثر ہوا کی نلی میں سے ہو کر پھیپھڑوں میں جا پہنچتا ہے۔ کہا طرح سے وہ سانس لینے کی ساری مشین کو نیز سارے کھانے کی نلی کو خراب کر دیتا ہے جسم کے یہ تمام حصے ہمیشہ جمتے ہوئے دھوئیں کی تہوں سے ڈھکجاتے ہیں۔ جب یہ تہیں کافی موٹی پڑ جاتی ہیں تب یہ ان حصوں کو ٹھیک طور سے کام کرنے کے ناقابل بنا دیتی ہیں۔ پس نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمباکو نوشی کے عادی لوگ کھانسی، زکام، انفلوئنزہ، دمہ، تپ دق، فالج (لقوہ) جیسے امراض کے آسانی سے شکار ہوا کرتے ہیں۔ جو لوگ بہت چھوٹی عمر سے تمباکو نوشی کرنے لگتے ہیں انکا قد بڑھنے سے رک جاتا ہے۔

لوگ کہا کرتے ہیں کہ یہ (یعنی تمباکو نوشی) ان کو رنج میں بھی افاقہ تکان میں آرام اور بدہضمی میں عمدہ ہاضمہ دیتی ہے۔ لیکن درحقیقت وہ ان کو ان میں سے ایک بھی چیز نہیں دیتی ہے۔ یہ صرف ان کے دماغ کی رگوں کو کند کر دیتی ہے۔ یہ ان کو تکلیف اور درد کے پورے احساس کو ناقابل بنا دیتی ہے۔

نیکوٹین ایک تیز زہر ہے۔ اگر اس کا ایک قطرہ خرگوش کی کھال پر رکھ دیا جاوے تو اس کی موت ہو جاوے گی۔ کتے کی زبان پر دو قطرے مہلک ثابت ہوں گے۔ تمباکو کی پتی نگل جانے سے لوگ مر گئے ہیں۔ آٹھ سال سے کم عمر کے بچے صرف پیٹ پر تمباکو کی پتی رگڑنے سے بیہوش ہو گئے ہیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حقہ یا سگار کے مقابلہ میں سگریٹ یا بیڑی کم مضر ہے۔ کچھ سمجھتے ہیں کہ حقہ نوشی بمقابلہ خشک چلم پینے کے کم ضرر رساں ہے۔ کچھ استعمال کرنے والے تمباکو کھانے کو ہلاس لینے (سونگھنے) پر ترجیح دیتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ یہ کسی بھی شکل میں استعمال کی جاوے یہ استعمال کرنے والوں کے جسم و دماغ کو زہر آلود کر دیتی ہے۔

آپ نے ٹوبیکو ہارٹ "تمباکو دل" مرض کا نام ضرور سنا ہوگا کیسن یا مسن تمام لوگ جو کم و بیش مقدار میں تمباکو نوشی کرتے ہیں اس مرض میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اس مرض کے معنی یہ ہیں کہ دل کی حرکت کبھی کبھی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں ایک دو لمحہ کے واسطے یکلخت رک کر پھر بہت دھیمی ہو جاتی ہے اس طرح کے دل والے کا سانس بہت جلد پھولنے لگتا ہے۔ اچھے کھلاڑی (کسرتی) کبھی تمباکو نوشی نہیں کرتے ہیں۔ عنقریب ہر شخص جو تمباکو نوشی کرتا ہے اس مرض میں گرفتار ہوتا ہے علاوہ ازیں تمباکو پینا یا کھانا بذات خود ایک گندی اور بھدی عادت ہے پینے والے

ہاتھوں ہونٹوں۔ مونچھوں کے نیچے کے حصے۔ زبان اور دانتوں کو دیکھا جاوے تو ان پر ایک پیلی تہہ فوراً نظر آئے گی۔ یہی نہیں بلکہ ایک ناقابل برداشت بو ہمیشہ اس کے پینے والے کے منہ سے آتی ہے۔ تمباکو کھانے والوں میں سیاہی مائل سرخ اور کچھ زیادہ کھانے والوں میں بالکل سیاہ ہونٹ اور دانت دیکھے جاتے ہیں۔ تھوکنے کی عادت بآسانی پڑ جاتی ہے۔ طلبا، جو تمباکو نوشی کرتے ہیں بہ نسبت اوروں کے چور اور دروغ گو ہونے کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں۔

ساجد۔ مناور۔ کلیسا۔ گردوارہ۔ جیسے تمام مقامات میں تمباکو نوشی کی سخت ممانعت ہے۔ یہ ایک بہت بری عادت سمجھی جاتی ہے۔ بہ مقابلہ نہ پینے والوں کے تمباکو پینے والوں کا ذہن کند یادداشت کمزور طاقت کم اور میلان تکان زیادہ ہوتا ہے۔

پس خوب یاد رہے کہ تمباکو اسی پایہ کا زہر ہے جیسے الکحل افیون اور کوکن ہیں۔ عادت خواہ کتنی اچھی یا بری ہو جب ایک بار پڑ جاتی ہے تو پھر چھوٹ نہیں سکتی ہے۔ لہذا اس مسکر کی عادت بد کا غلام خود کو ہرگز نہ بناؤ اگر تمباکو کا استعمال شروع کر چکے ہو لیکن عمر دراز و خوشی کے خواہاں ہو تو زبردست طبیعت سے اسے ضرور چھوڑ دو۔

باز آتے کیوں نہیں؟

منشی غلام قادر رضا فرخ صاحب

میکشی سے باز آتے کیوں نہیں
آبرو اپنی بچاتے کیوں نہیں

چھوڑ کر جام و صراحی میکشو
مسجد و مندر میں جاتے کیوں نہیں

کیوں ہے نام دخت رز ورد زباں
دل سے یاد اس کی بھلاتے کیوں نہیں

کر رہی برباد ہے تم کو شراب
خاک میں اس کو ملاتے کیوں نہیں

کر دیا برباد نشوں نے تمہیں
دور پھر ان کو ہٹاتے کیوں نہیں

یہ جلا دے گی تمہیں پروانہ وار
شمع مے کو تم بجھاتے کیوں نہیں

فرخ اب تم ذکر مے کا چھوڑ کر
نغمہ توحید گاتے کیوں نہیں

لالہ پربھو رام جی

س ۔ م ۔ پ

نرسنگا پور ایک مشہور شہر تھا۔ وہ عدالت ضلع اور سشن کا مستقر تھا۔ وہاں کے وکیل لالہ پربھو رام صاحب کی لیاقت محنت اور جانفشانی کی وجہ سے آہستہ آہستہ انکا کام بڑھنے لگا۔ اور ایک زمانہ آگیا کہ موکلین اہل غرض اور متنازعین کی بھیڑ ان کے یہاں شروع ہوئی۔

روزمرہ کا کام ختم کرنے کے لئے لالہ پربھو رام صاحب کو رات کے (۱) یا (۲) بجے تک جاگنا پڑتا تھا۔ چند سال تک یہ سلسلہ ٹھیک چلا۔ لیکن اس کے بعد وکیل صاحب موصوف کو نیند آنا بند ہوگیا۔ رات میں بڑی دیر کام کرنے کے بعد جب وکیل صاحب موصوف آرام کرنے جاتے تو نیند ان کو نہیں آتی تھی اور دوسرے روز سویرے ان کو ہوشیاری اور کام کرنے کے لئے چستی باقی نہ رہنا شروع ہوگیا۔ وکیل صاحب کو نیند کے دوا کی ضرورت داعی ہوئی اور کسی نے ان کو برانڈی کا ایک ڈوز (خوراک کا پیمانہ) ہر شب سونے کے قبل لینے کا شورہ دیا۔ وکیل صاحب برانڈی پیتے تھے اور ان کو نیند آنے لگی۔

لالہ جی کو تین لڑکے اور دو لڑکیاں اور ان کی گھروالی بھی تھیں۔ بڑا لڑکا انند رام سن شعور کو پہنچ چکا تھا۔ لالہ جی جانتے تھے کہ برانڈی (شراب) بری چیز ہے۔ اس وجہ سے وہ اپنے اولاد اور بیوی سے چھپا کر اس کو استعمال کرتے تھے۔ لیکن تھوڑی ہی مدت کے بعد بے احتیاطی شروع ہوگئی اور بغیر چھپائے انھوں نے بوقت شب شراب لینا شروع کیا۔ اس طرح نشہ ان پر غالب ہوگئی۔

چند مہینے شراب پینے کا اعتدال قائم رہا۔ بعد ازاں لالہ جی بالکل شراب کے قابو میں گئے۔ اور بہت زیادہ مقدار میں پینے لگے کچہری اور عدالت میں بھی بیکر جانا شروع ہوا اور ایک دن انہوں نے شراب کے نشہ میں ایسے الفاظ اپنی تقریر کے دوران میں استعمال کئے جس سے ناظم عدالت کو مجبوراً ان کو وکالت سے علحدہ کرنا پڑا تجربہ یہ ہے کہ نشہ میں انسان زباں درازی شروع کردیتا ہے۔ اور ناشایستہ گفتگو۔ بعد ازاں بہت جلد ہی وہ بیمار ہوگئے۔

وکیل صاحب کا لڑکا انند رام کبھی کبھی دیکھتا تھا کہ والد شراب پی رہے ہیں تو پوچھ لیتا

ابا جان" یہ کیا پی رہے ہو۔ اور وکیل صاحب جواب دیتے کہ وہ دوا ہے۔ اور کبھی کہدیتے کہ نیند کی دوا ہے۔ ایک رات انند رام کو نیند نہیں آئی تو اس نے خیال کیا کہ نیند کی دوا لین اور والد صاحب کی الماری سے اس نے بوتل نکالکر پی لیا۔ آہستہ آہستہ وہ بھی شرابی ہوگیا۔ امتحان کی تیاری وہ نکر سکا اور امتحان میں ناکام رہا۔ اس کو شراب کی اتنی عادت ہوگئی کہ وہ دیوانہ ہوگیا۔

والد کی ساری دولت کھو بیٹھا اور سارا خاندان مفلس ہوگیا۔

شراب ایک دوست اور مدد کے شکل میں لالہ پربھو رام جی کو ابتداءً دکھائی دی لیکن دراصل وہ ایک میٹھا زہر تھا نہ کہ دوا۔ وہ ان کا جانی دشمن تھا۔ جو کہ دوست کے بھیس میں آیا۔

ایک بڑے عالم نے لکھا کہ شراب ہی اکثر و بیشتر افلاس۔ غمی۔ افتراق زوجین۔ خودکشی۔ بداخلاقی اور بدکاری۔ جرائم۔ جنون۔ بیماری اور موت کا باعث ہوتی ہے لالہ پربھو رام جی کی مثال اصول متذکرہ پر ضرور روشنی ڈالتی ہے۔ نشہ انسان کے دماغ پر بہت مضر اثرات مترتب کرتی ہے۔ اور دماغ بے قابو ہوجاتا ہے جیسا کہ لالہ جی کا ہوا۔

لیکن لالہ پربھو رام جی کو کثرت کار کی وجہ سے خلاف اوقات جاگنا پڑا اور وہ نشہ کا شکار بن گئے۔ مہاتما گاندھی جی نے اپنے ایک حالیہ مضمون میں لکھا ہے کہ پابندی اوقات اور اعتدال انسانی زندگی میں ضروری ہے وہ فرماتے ہیں کہ انگلش مین سے ہم کو یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ کام کے وقت کام کھیل کے وقت کھیل اور آرام کے وقت آرام لیں۔ لالہ پربھو رام جی نے محنت میں حد سے زیادہ تجاوز کیا اور نشہ کا شکار بن گئے۔

محنت جیسی نیک صفت بھی جب حد سے زیادہ متجاوز ہو تو مضرت رساں ہو جاتی ہے تو شراب جیسی خبیث شئے سے تجاوز یقیناً مہلک ہے لیکن شراب میں اعتدال ممکن نہیں اس وجہ سے شراب سے اجتناب ہی ضروری ہے۔

لالہ پربھو رام جی سے ملک کی بڑی توقعات وابستہ تھیں اپنے پیشے میں فارغ البال ہوتے ہی وہ خلق کی خدمت کر سکتے تھے لیکن شراب نے ان کو قبل از وقت موت کا شکار بنادیا۔ ان کی ساری لیاقت اور ذہانت بیکار گئی کیا ہمارے ہونہار نوجوانوں کو شراب سے دور رکھنا اور اس بری لت سے بچانا ہر شخص کا فرض نہیں ہے۔؟

ترک مسکرات

مولوی اعجاز الحق صاحب واعظ سرکار عالی صوبہ میدک

ہمارے ملک کے ہر چھوٹے اور بڑے طبقے میں مسکرات کا استعمال اور اس کے عموم کو دیکھ کر جو ہر ملک کی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے انجمن ترک مسکرات نے عملی قدم اٹھایا ہے۔ انجمن ترک مسکرات قابل مبارکباد ہے کہ وہ لوگوں کو مسکرات سے ہٹا کر معاشی معاشرتی و اخلاقی طور پر اس کی کوشش کر رہی ہے کہ ملک کی حالت کو بہتر سے بہتر بنائے۔

اس سلسلہ میں انجمن ترک مسکرات نے جو کچھ بھی کوشش کی ہے ہمارے ملک کے لحاظ سے نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ عملی جد و جہد کے علاوہ انجمن ترک مسکرات کا ماہانہ ایک رسالہ بھی شایع ہوتا ہے جس میں مے نوشی و نشہ کے نقصانات پر اس نقطۂ نظر سے مضامین لکھے جاتے ہیں کہ ملک کا ہر طبقہ مسکرات کے نقصانات و مضرت سے واقف ہو سکے۔

آج تمام دنیا کے متمدن ممالک شراب کے نقصانات کو محسوس کر رہے ہیں۔ اور تقریباً تمام ممالک میں اس کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہر ممکنہ طریقہ پر ملک کو ام الخبائث و نشہ کے استعمال سے روکا جائے اور ام الخبائث کے بے شمار روحانی، اخلاقی، جسمانی اور مالی مضرتوں سے اہل ملک کو آگاہ کیا جائے اور ان کو محفوظ رکھا جائے۔

اس سلسلہ میں آپ امریکہ ہی کی کوششوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہاں کے مدبرین اور سنجیدہ طبقہ نے مسکرات کے شدید نقصانات کو محسوس کرنے کے بعد کوئی دقیقہ اس کا اٹھا نہیں رکھا کہ جس طرح بھی ممکن ہو ملک سے ہمیشہ کے لئے نشہ کی لعنت کو دور کر دیں۔

وہاں اینٹی سیلون لیگ Anti Saloon League کئی سال تک رسائل و جرائد و خطبہ تصاویر میجک لنٹرن Magic lantern (فانوسی سینما) اور بہت سے دوسرے طریقوں پر شراب کی مضرتیں اہل امریکہ کے ذہن نشین کرتی رہی۔ اس کوشش میں روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ تحریک کی ابتدا سے لے کر سنہ ۱۹۲۵ء تک ترک مسکرات کی تدابیر پر ساڑھے چھ کروڑ ڈالر (سو ڈالر کی قیمت تخمینا ۲۸۰ روپیے) صرف ہوئے اور شراب کے خلاف جس قدر کتابیں شائع شائع کی گئیں وہ تقریباً (۹) نوارب صفحات پر مشتمل تھیں۔ اس کے علاوہ قانون تحریم شراب کی تنفیذ

مصارف کا جس قدر بار چودہ سال میں امریکی قوم کو برداشت کرنا پڑا اس کی مجموعی مقدار ۴ لاکھ پونڈ بتائی جاتی ہے۔ یہ جانی و مالی نقصانات امریکی قوم نے صرف اس لئے برداشت کئے کہ کسی طرح اہل ملک کو ان مصائب و مفاسد سے نجات حاصل ہو جو شراب خانہ کی خراب کی وجہ سے اہل ملک کو گھن کی طرح کھائے جا رہے ہیں۔

آئیے اب آپ ایک سرسری نظر اپنے ملک پر بھی ڈالئے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہماری دینی و دنیوی۔ اخلاقی و جسمانی حالات کو مسکرات کے استعمال نے تباہ و برباد کر رکھا ہے۔ افسوس ہے کہ مسکرات کا استعمال ہماری زندگی میں اس شدت سے داخل ہوتا جا رہا ہے کہ گویا وہ بھی ہماری زندگی کے لئے جزو لاینفک ہے اور اس کے بغیر ہمارا گذارہ مشکل ہے۔ غذا کو چھوڑا جا سکتا ہے مگر سیندھی نہیں چھوڑی جا سکتی۔ جانی و مالی نقصانات کو برداشت کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس عادت قبیح کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ عزت و آبرو اگر خاک میں ملتی ہو۔ اہل و عیال اگر بھوکے مریں تو بلا سے، مگر سیندھی کسی صورت میں بھی قضا نہیں کی جا سکتی۔

کسی کلال خانہ پر گذریئے اور ان حیا سوز نظاروں کو اپنی آنکھ سے دیکھیے کہ جن سے زبان قلم بھی شرماتی ہے، وہاں آپ بہت سوں کو دیکھیں گے کہ نشہ میں چور اور بدمست ہو کر آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ بہت سوں کو دیکھیں گے کہ ایک دوسرے کو برملا گالیاں دے رہے ہیں بہت سے آپ کو ایسے بھی دکھائی دیں گے جو کھلی ہوئی بد اخلاقیوں اور آوارہ عورتوں کے ساتھ اختلاط میں مشغول ہیں۔ بہت سے ایسے بھی ملیں گے کہ جو بدمست ہو کر کلال خانہ کے قریب کی نالی میں پڑے ہوئے قومی اور شخصی وقار کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔ اسی نالی کے قریب کچھ ایسے بھی دکھائی دیں گے کہ ان کے کپڑے انہیں کے پیشاب سے تر ہیں۔ اور بے ہوش قئے کئے ہوئے پڑے ہیں۔ اور محلے کے کتے بھی آکر کبھی کبھی ان کے منہ کو چاٹ لیتے ہیں۔

آپ ان جانگاہ نظاروں کو روز دیکھتے ہیں مگر کبھی آپ نے یہ بھی غور کیا کہ یہ کون سی چیز انسان کو حیوان بنائے ہوئے ہے۔ یہ کونسی چیز ہے کہ جس نے شرم کو بالائے طاق رکھ کر انسانی کی حیوانیت کو برسر بازار عریاں کر دیا۔ یہ کونسی چیز ہے کہ جس نے عزت و ناموس کو خاک میں ملا کر انسان کو تباہ و برباد کر دیا۔ یہ وہی شراب و سیندھی ہے کہ جسے ام الخبائث کہا جاتا ہے۔ اور قحبہ گیری۔ زنا۔ لواطت۔ چوری۔ قمار بازی۔ قتل و خون اور ایسی ہی دوسری بد اخلاقیاں اس کے قریب ترین رشتہ دار ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ اس کے دو گھونٹ حلق سے اترتے ہی

اُس کے تمام رشتہ دار مطیع و فرماں بردار ہو کر دست بستہ حاضر ہو جاتے ہیں۔ ع

آئیے اب آپ ایک دواخانہ کا نظارہ کیجئے۔ وہاں کے کسی ڈاکٹر سے روزانہ رجوع ہونے والے مریضوں کے حالات دریافت کیجیے تو آپ کو وہ بہت سے ایسے مریضوں کا پتہ دے گا کہ جن کے پھیپڑوں کو شراب نے بالکل بیکار کر کے موت سے دوچار کر دیا ہے وہ آپ کو دیوانگی وجنوں کتنے بہت سے ایسے مریض بھی بتائے گا کہ مئے نوشی کی کثرت نے ہمیشہ کے لئے دماغ کو ماؤف بنا دیا۔ فالج ولقوہ کے مریضوں کے ضمن میں وہ آپ کو بتائے گا۔ کہ اس کی تہ میں اکثر اوقات سیندھی وتاڑی کارفرما ہے۔

بہت سی اموات کے متعلق وہ آپ سے گفتگو کرتے ہوئے کہے گا کہ شراب کی کثرت سے قلب کی حرکت بند ہو کر ہمیشہ کے لئے زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔

آپ کسی پولس آفسر کی طرف رجوع کیجئے اور جرائم کے حالات واسباب پر گفتگو کیجئے وہ آپ کو بتائیگا کہ قتل وغارت گری، زنا وچوری کے فی صد پچھتر مقدمات میں آخری کڑی شراب ہی تھی۔

اپ کسی سودی کاروبار کرنے والے دوکانوں کا جائزہ لیجئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سود پر روپیہ لینے والے آپ کو زیادہ تر دو ہی قسم کے افراد ملیں گے یا تو رسم ورواج کے غلام یا پھر دختِ رز کے عاشق کہ جنہوں نے ہر چیز سے منہ موڑ کر اپنے مستقبل کو تاریک کر کے مئے نوشی کی عادت سے مجبور ہو کر روپیہ لیا ہوگا۔

آئیے اس کے بعد آپ شہر کے غربا کی طرف رخ کیجئے اور ان غریبوں کے افلاس و تنگدستی کی تہہ معلوم کرنے کی کوشش کیجئے۔ ان غریبوں کے فاقہ کشی، نڈھال اور کمزور بچوں کے چہرے کی زردیاں ان کے کپڑوں کا تار تار ہونا۔ ان سب چیزوں کی آخری علت بہت سی دفعہ آپ کو یہ ملے گی کہ نشہ کی عادت سے مجبور ہو کر ان غریبوں کی آمدنی کا بڑا حصہ کلال خانوں اور شراب خانوں کی نذر ہوتا ہے۔

مئے نوشی وسیندھی کے غلاموں میں آپ کو کچھ ایسے پرستار بھی ملیں گے کہ ان میں سے جب کسی عادی شراب نوش وسیندھی خوار کا دم لبوں پر ہوتا ہے اور وہ کشمکش موت وحیات میں مبتلا ہو کر موت کی تلخیوں سے دوچار ہوتا ہے تو اس کے مئے نوش ہمنشین نزاع کے عالم میں بھی مرنے والے کی، آخری آرزو سمجھ کر سیندھی وشراب کی دو بوندیں اس کے حلق میں ٹپکا دینے میں کمی نہیں کرتے۔

ذرا اس سے مشاہدے کو گہرا کیجئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے مذہبی تہوار جن کی بنیاد مذاہب نے عبادت ومسرت پر رکھی ہے خواہ وہ عید ہو یا بقر عید، بجائے اس کے کہ ہم اُن عبادتوں سے جو ان ایام میں مقرر کی گئیں ہیں اپنی مسرتوں کی تکمیل کرتے ہم نے اپنی اُس عادت قبیحہ سے مجبور ہوکر، شراب وسیندھی جیسی ام الخبائث کو اپنی مسرتوں کی تکمیل کا ذریعہ بنا یا ہے کوئی تہوار ایسا نہیں ہوتا کہ جس میں ہم میں سے اکثر کے یہاں شراب کی بوتلیں نہ کھلتی ہوں اور سیندھی کے گھڑے نہ آتے ہوں۔

اس مشاہدے کو ذرا اور وسیع کیجئے تو آپ کو بہت سی جگہ معلوم ہوگا کہ فاتحہ کے کھانے کے ساتھ سیندھی کی لٹیا بھی سامنے رکھی جاتی ہے اس خیال سے کہ مردہ اپنی خواہش کی چیز نہ ملنے پر گھروالوں کو بددعا نہ دے۔ ان کے زعم باطل میں جوار وباجرے پر فاتحہ نہیں ہوسکتی مگر سیندھی پر ہوسکتی ہے۔ گویا سیندھی ان کے نزدیک حلال ہی نہیں بلکہ ایک متبرک شئے ہے کہ مردوں کی فاتحہ میں کام آسکتی ہے۔

غمی وخوشی کوئی تقاریب بھی اس بلائے بے درمان سے خالی نہیں۔ ہم میں سے اکثر کے یہاں شادی وبیاہ کی رسمیں اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتیں جب تک کہ شراب خانہ خراب وسیندہی پرفتن کا دور نہ چلے۔

مجھے یاد آتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ایک غریب اور ایسے مفلس شخص سے جس نے اپنی لڑکی کی شادی بھیک مانگ کر کی تھی۔ شادی کے اخراجات کی تفصیل پوچھی تو اور اخراجات کے علاوہ اس نے بغیر کسی ندمت وشرمندگی کے بتایا کہ دو گھڑے سیندہی کے بھی شادی میں صرف ہوئے۔

غمی کی تقاریب پر بھی ایک ہلکی نظر ڈالئے تو بہت سی جگہ آپ کو دہم وچہلم کے کھانوں کے ساتھ سیندہی وشراب کا بھی استعمال کیا گیا ہے اور نفس شقی کے مطمن کرنے کے لئے اس کی یہ تاویل کی گئی ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا صرف غم غلط کرنے کے لئے تھا۔

ان نظاروں کے دیکھنے کے بعد اقتصادیات ومعاشیات کی تباہی ملاحظہ فرمانے کے بعد انسانوں کو اپنی قبر اپنے ہاتھ سے کھودتے ہوئے دیکھنے کے بعد بھی آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں فرماتے کہ جہاں تک ممکن ہو ہم میں سے ہر فرد اس میں دلچسپی لے کہ ملک میں کامل طور پر مسکرات کا انسداد ہوسکے۔

کہا جاتا ہے کہ ہم مسکرات کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ ہمارے لئے اس کا چھوٹنا ناممکنات سے ہے لیکن یہ محض فریب نفس ہے اور ایک کھلا ہوا دھوکا ہے ۔ جیسے آج اس بیسویں صدی کے روشن زمانے میں جب کہ دماغ علم و حکمت کی روشنی سے منور ہیں کوئی مرد معقول تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا ۔

امراض کی کثرت صحت کی بربادی شرح اموات میں اضافہ، اخلاق عامہ کا فساد سوسائیٹی کے تمام طبقات خصوصاً نوخیز نسلوں کی تباہی جرائم میں غیر معمولی ترقی دیکھتے ہوئے بھی کون ہے جو اپنی اس عادت پر اصرار کے لئے تیار رہے؟

بحیثیت مسلمان ہونے کے میرا فرض ہے کہ آج سے تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے تاریک ترین زمانہ کا ایک نقشہ آپ کے سامنے پیش کروں یا یہ وہ زمانہ ہے کہ جب دنیا پر عموماً اور ملک عرب پر خصوصاً جہالت کے بادل چھائے ہوئے تھے ۔ اس ملک میں علم و حکمت تہذیب و تمدن کا کہیں کوسوں پتہ نہ تھا ۔ جہالت کا یہ عالم تھا کہ اس وقت کے تعلیم یافتہ افراد سے کہا جا سکتا ہے کہ آجکل جاہل بھی زیادہ علم رکھتے ہوں گے ۔ اس ملک کے باشندے شراب کے رسیا اور غلام بنے ہوئے تھے ۔ ناممکن تھا کہ بغیر بادہ و مینا کے وہ ایک رات بھی شراب کے ہجر میں بسر کر سکیں ۔ شراب کے عاشق وہ اس قدر تھے کہ ان کی زبان میں تقریباً اڑھائی سو نام شراب کے ملتے ہیں ۔ ان کی شاعری اور ان کی لٹریچر کو آج بھی ان کے شراب نوشی کا صحیح شاہد کہا جا سکتا ہے ۔

عین اس زمانہ میں جب کہ دختِ رز کا دور دورہ ہے اور ہر ایک شراب کا متوالا بنا ہوا ہے ۔ آنحضرت صلعم فداہ ابی و امی و روحی سے سوال ہوتا ہے کہ شراب کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے ۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا کا ارشاد ہے ۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۔ (۲ ۔ ۲۷)	آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ ان سے کہد یجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ ہے ۔

شراب کے بارے میں یہ عام ممانعت نہیں تھی بلکہ اس آیت میں صرف شراب کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس میں منافع و نقصانات دونوں ہیں مگر برائی اور نقصانات

کا پہلو زیادہ غالب ہے۔

شراب کی اس حقیقت کو سنتے ہی ان میں سے ایک جماعت اسی وقت شراب سے رک گئی۔ مگر اس کے باوجود اکثر شراب میں مبتلا رہے۔ کچھ زمانے کے بعد جب لوگ شراب پی کر نماز پڑھتے اور نماز میں غلطیاں کرتے تھے پھر دوبارہ شراب کے بارے میں پوچھا گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ ط

اے ایمان لانے والو، نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ (نماز تم کو اس حالت میں پڑھنی چاہئے جب کہ) تم جان سکو کہ کیا کہہ رہے ہو۔

اس آیت سے اوقات نماز میں نشہ کا استعمال حرام کر دیا گیا اور لوگوں نے مئی نوشی کے لئے ایسے اوقات مقرر کرلئے جو نماز کے علاوہ تھے۔ عموماً فجر و ظہر کے درمیان یا عشا کے بعد شراب پی جانے لگی تاکہ نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی نوبت نہ آئے مگر پھر بھی شراب نوشی کی وجہ سے اکثر لوگوں میں جھگڑے اور فساد ہوتے تھے اور قتل وخون کی نوبت پہنچ جاتی تھی اس لئے پھر آنحضرت صلعم سے دریافت کیا گیا کہ شراب کے بارے میں صاف و قطعی حکم ملنا چاہئے۔ اس پر آیت وہ نازل ہوئی جس کی رو سے شراب کی ممانعت اور پرہیز کا حکم ہوا۔

اس حکم کے آنے کے بعد وہی شراب کے عاشق وہی مخمور و مدہوش شراب جن کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی اور شراب کے بغیر وہ ایک رات نہیں گذار سکتے تھے۔ دفعتاً خواب غفلت سے چونکتے ہیں۔ اور اس طرح چونکتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے شراب سے متنفر ہو کر شراب کو خیرباد کہدیتے ہیں، حدیث میں آتا ہے کہ اس حکم کے ملتے ہی مدینے کی گلیوں میں شراب کے نالے بہہ گئے۔ اور شراب کے مٹکے توڑ دیئے گئے۔		باقی

عالم ترک مسکرات　　منتخب خبریں

ہندوستان میں گوراسپاہی

امریکہ کا ایک اخبار "شہرت" رقمطراز ہے کہ ہندوستان کی سرکاری اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک گوراسپاہی ہندوستان میں شراب کی نسبت دوودھ کو زیادہ پسند کرتا ہے اور اس کے استعمال سے اپنی صحت کو بہتر محسوس کرتا ہے۔

بیر زیادہ مضر ہے

ڈاکٹر آلیور نے امریکن کالج آف سرجن میں بدوران تقریر فرمایا۔

"بیر دوسری شرابوں کی نسبت زیادہ مضر ہے۔ ایک آدمی جو ایکدن میں تین دفعہ بیر پیتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ بیر اس کو کوئی نقصان نہیں پہونچاتی اسکا مطلب یہ ہے کہ اس کو اپنے جسم کا ہوش نہیں ہے۔ بیر آہستہ آہستہ اس کا خاتمہ کردے گی۔"

ایک امریکی سیاح کی ہماری تحریک سے دلچسپی

بمبئی۔ مشہور پارسی سیاح کرنل دنشا گھڑیالی کی تقریریں تین دن تک انسداد شراب نوشی پرسی۔ جے ہال بمبئی میں ہوتی رہیں۔

اس موقع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس وقت جبکہ ایک طرف بمبئی کو "خشک" بنانے کی نیک کوشش حکومت کی جانب سے کی جارہی ہے تو دوسری طرف بعض پارسیوں کی جانب سے مخالفت کی جارہی ہے۔ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ کرنل گھڑیالی کو جہاز سائلیشیا پر جس سے وہ اپنے وطن امریکہ واپس گئے پانچ گھنٹے پہلے آنا پڑا اور حکومت کو ان کی حفاظت کے لئے تین پولیس آفیسر متعین کرنے پڑے یہ اس لئے تھا کہ پارسی نوجوانوں کی ایک جماعت

جس کا ارادہ غالباً ان پر حملہ کرنا تھا۔ جہاز میں کرنل کی تلاش کر رہی تھی۔ اس اثنا میں پولیس یہ معلوم کر کے اس جماعت کو جہاز سے نکالدی۔

بہر حال، ایسے موقع پر ایک مشہور پارسی کا وہی قال شہر بمبئی میں اس تحریک کی نسبت متعدد تقریریں کرنا نیک شگون ہے۔

خدا ان معدودے چند پارسیوں کو نیک توفیق دے جو ترک مسکرات جیسے نیک و پاک تحریک پر نہ صرف اعتراض کرتے ہیں بلکہ اس کے مبلغین کو دھمکیاں دیتے ہیں۔

ممالک محروسہ سرکار عالی

دیورکنڈہ

جناب پگڑی مری ملیا صاحب وکیل و معتمد انجمن ترک مسکرات دیورکنڈہ نے ایک رپورٹ بابتہ ماہ تیر ۱۳۴۸ف صدر انجمن ترک مسکرات کو روانہ کی ہے جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۲ تیر ۱۳۴۸ف

حسب ذیل کمیٹی مقرر کی گئی

جناب منصف صاحب صدر نشین۔ جناب صدر مدرس صاحب نائب صدر۔

جناب ملیا صاحب معتمد۔

ارکان۔ جناب ڈاکٹر صاحب۔ جناب سررشتہ دار صاحب عدالت۔ جناب عبدالستار صاحب وکیل۔ جناب پلا ریڈی صاحب وکیل۔ جناب لکھیمی نرسہوان ریڈی صاحب وکیل۔ جناب رنگا ریڈی صاحب وکیل۔

۷ تیر ۱۳۴۸ف

ایک عام جلسہ ترک مسکرات بتاریخ ۱۶ تیر ۱۳۴۸ف بمقام دیورکنڈہ منعقد ہوا۔ خدا کی تعریف سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ شراب و سیندھی کے نقصانات کو واضح کرنے والے گیت گائے گئے۔ اس کے بعد اردو اور تلنگی میں تقریریں کی گئیں۔ معتمد صاحب انجمن نے قیام انجمن کے مقاصد کو حاضرین پر واضح کیا اور اپیل کی کہ ہر شخص اس قسم کے انجمنوں میں شریک ہو۔ اور اپنا اپنا قیمتی وقت صرف کرے تاکہ قلیل عرصہ میں اپنا وطن اس مذموم عادت سے چھٹکارہ حاصل کرنے اور ایک دولت مند ملک بن جائے۔ ازاں بعد صدر انجمن سے روانہ کردہ لٹریچر تقسیم کر دیا گیا۔

جس سے حاضرین متاثر ہوئے اور فارم اقرار ترک مسکرات پر برضا و رغبت دستخطیں کیں اس طرح جلسہ عام ۶ بجے آغاز ہوکر ۸ بجے ختم ہوا اور ہر طرح جلسہ کامیاب رہا حاضرین کی تعداد تقریباً دو سو تھی۔

اضلاع میں ترک مسکرات کا پرچار

یاپرلہ کانفرنس میں صدر انجمن کا نمائندہ

یاپرلہ سمستان ونپرتی کی ایک جاگیر ہے جو دریائے کرشنا کے کنارے واقع ہے۔ یہاں ۱۷ اسرا مرداد ۱۳۴۸ ف باجازت سرکار عالی آندھرا ڈسٹرکٹ کانفرنس ضلع محبوب نگر کا اجلاس سوم بصدارت پنڈت ین وینکٹ نارا ین ریڈی صاحب منعقد ہوا۔ اس کانفرنس کے اجلاس اول۔ دوم۔ جو ناگر کرنول اور بادے پلی میں علی الترتیب منعقد ہوئے تھے اس وقت بھی منجانب کانفرنس صدر انجمن سے درخواست کی گئی تھی کہ نمائندہ روانہ کیا جائے تاکہ تحریک ترک مسکرات کی اشاعت ہوسکے۔ چنانچہ حسب سابق اس مرتبہ بھی وہی خواہش کی گئی اور مسٹر مانک راؤ اس غرض کے لئے روانہ کئے گئے۔

قصبہ یاپرلہ میں کانفرنس کے لئے خاص طور پر ایک وسیع پنڈال ڈالا گیا تھا عہدہ داران سرکاری و سمستان وغیرہ کے نشستوں کا بطور خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ سمستان ہائے ونپرتی کولاپور گوپال پیٹھ کے علاوہ تعلقہ ہذا سے تقریباً ایک ہزار افراد کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

کانفرنس کی میقات دوم کے شروع میں نمائندہ صدر انجمن ترک مسکرات کو موقع دیا گیا اور سب سے زیادہ وقت (۳۰ منٹ) تک تقریر کرنے کی بطور خاص اجازت دی گئی۔

تقریر۔ نمائندہ صدر۔ انجمن نے فرمان مبارک کا تلنگی ترجمہ پڑھتے ہوئے اپنی تقریر کو بزبان تلنگی یوں جاری رکھا۔

یہ وہ مبارک فرمان ہے جو آج سے چھ سال قبل اعلحضرت نے ہماری بہبودی کے مدنظر جاری فرمایا ہے۔ ایک کمیٹی عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر کی صدارت میں قائم کی گئی ہے جو دن رات اس مسئلہ کو سلجھانے میں لگی رہتی ہے۔

انجمن کی پالیسی جبریا زبردستی کی نہیں ہے وہ کسی کی شخصی آزادی میں دخل دینا نہیں چاہتی محترم صدر نشین انجمن کو یقین کامل ہے کہ جو دل پر اثر کرتا ہے ۔وہ دیرپا ہے بہ نسبت اس کے کہ جو جسم پر ہوا کرتا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر کسی کو زبردستی سے سیندھی یا شراب خانہ میں داخل ہونے سے روکا جائے تو اس وقت کے لئے زیادہ سے زیادہ اس دن کے لئے وہ استعمال نشہ سے باز رہے گا ۔ برخلاف اس کے اگر اس کے دل میں منشیات سے ایک عام کراہیت پیدا کر دی جائے اور اس کو یہ محسوس کر دیا جائے کہ وہ سیندھی شراب کیا پیتا ہے اپنے بیوی بچوں کا خون چوستا ہے۔ تو آپ یقین رکھئے کہ اس کے سامنے بہترین شراب کے خم کے خم بھی دھرے ہوئے ہوں مگر وہ اس طرف نظر تک اٹھا کر نہیں دیکھے گا ۔ اس لئے شیشہ و ساغر سے اس کا دل توڑنے کی کوشش کیجئے بس دل توڑنے پر ہی آپ کی فتح ہے ۔کیونکہ شاید شیشہ بھی ٹوٹنے پر جُڑ تو جم سکے۔ لیکن ٹوٹا ہوا دل جم نہیں سکتا ۔

انجمن کے تبلیغی ذرائع بتلاتے ہوئے رسالہ ترک مسکرات کو بطور خاص ذکر کیا اور حاضرین کو ترغیب دی کہ رسالہ کی خریداری قبول فرما کر انجمن کی سرپرستی کا شرف حاصل کریں اور اس وقت تو معاونان انجمن بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ ان کا روپیہ ہمارے تھیلے میں گرتے ہی دوگنا ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہماری فیاض حکومت نے انجمن کے حاصل کردہ ہر روپیہ پر ایک روپیہ عطا کرتی ہے۔

اس کے بعد ہندوستان کی مہم ترک مسکرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہندوستانیوں کو بجا طور پر فخر کرنا چاہئیے کہ آج وہ کام جو متمدن و متمول نئی دنیا نہیں کر سکی آج ہمارا غریب ہندوستان کر گزرا ۔ اور ضبط نفس اور قربانی کا ایک نیا درس دیکر اپنی برتری کا پھر ایک مرتبہ ثبوت دیا۔ چنانچہ اس مسئلہ کو بین الاقوامی اہمیت حاصل ہوی ۔

امتناع مسکرات کے بہترین نتائج کیا معاشی معاشرتی ۔کیا اخلاقی اور جسمانی رونما ہوئے ان کی تفصیل تو آپ اخباروں میں دیکھتے ہوں گے یہاں پر پھر آپ سے عرض کرنے کی جرارت کرتا ہوں کہ رسالہ ترک مسکرات جو اردو ۔تلنگی و مرہٹی زبانوں میں شایع کیا جاتا ہے صفحہ اول تا آخر اسی تحریک سے متعلق بہترین مضامین ۔ دلچسپ افسانے ۔ دلاویز نظمیں ۔مستند کتابوں کے شذرات اور کھری کھری خبریں ہوتی ہیں۔

انجمن کی خواہش ہے کہ ہر گاؤں میں ہمارا رسالہ ہو ۔ کوئی ایک اہل دل صرف دو روپیہ چار آنے خرچ کر کے ہمارا رسالہ منگوائے اور حسب فرصت گاؤں والوں کو پڑھ کر سنائے کہ

مسکرات کے استعمال سے کیا کیا نقصانات ہوتے ہیں۔ اور ان کا استعمال روز بروز کیسے کم ہوتے جارہا ہے۔ نہ صرف ہماری ریاست اور ہندوستان بلکہ دنیا کے سارے ممالک کیسے ہاتھ دھو کر ان منشیات کے پیچھے پڑے ہیں۔ تقریر کے اختتام پر پھر ایک مرتبہ اعلیحضرت کا فرمان مبارک پڑھکر سنایا اور کہا کہ اس تحریک کو بندگانعالی کی سرپرستی حاصل ہے اور سرکار کا فرمان ہے کہ میری گورنمنٹ کی پوری طور پر اعانت حاصل ہوگی اور عہدیدار سرکاری سے مناسب اعانت ملیگی اس لئے بھائیو یہ سمجھکر کہ ترک مسکرات آبکاری کے خلاف اور سرکاری آمدنی پر اثر کرنے والا فعل ہے باز نہ رہیں بلکہ اس جوش کے ساتھ کہ آقائے ولی نعمت کو اس تحریک سے دلچسپی رہے۔ بہ تعمیل فرمان مبارک اپنے بھائی بہنوں کو "ام الخبائث" سے باز رکھنے کی تلقین کریں اور اس یقین کے ساتھ کہ بنی نوع انسان کی خدمت خدا کی خدمت ہے اس نیک تحریک میں حصہ لیں اور آخر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ صدر انجمن ترک مسکرات کی پالیسی کے مطابق عمل کیا جائے تو سرکاری عہدہ داروں کی جانب سے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی۔

معتمد صاحب کانفرنس کا شکریہ ادا کرنے پر تقریر ختم ہوئی۔ کانفرنس کے اختتام پر حاضرین میں کافی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

ایک مہینہ کے اندر ۴۳ شرکار

انجمن ترک مسکرات گنگاپور کا قابل تقلید کارنامہ

گنگاپور۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ ماہ تیر ۱۳۴۴ ف میں مستقر تعلقہ گنگاپور پر انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا جو ڈاکٹر لکشمن راؤ صاحب بار ایٹ لا منصف گنگاپور کے دلچسپی کا نتیجہ تھا۔

بتاریخ ۱۸ امرداد ۱۳۴۴ ف صدر انجمن کو ایک مراسلہ (معہ فہرست شرکار و چندہ متعلقہ) وصول ہوا جو شکریہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہے۔

اس خصوص میں صدر انجمن، گنگاپور کے ذیلی انجمن کی قابل تقلید کوشش پر مبارکباد دیتی ہے۔ اور جناب منصف صاحب کے دلچسپی کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ امید کہ انجمن ہذا اپنی دلچسپی اور جوش عمل کو برقرار رکھے گی۔

فہرست شرکاء از روئے قواعد صدر انجمن ترک مسکرات (۲) ضمن (د)

نشان سلسلہ	اسمائے گرامی
۱	ڈاکٹر لکشمن راؤ صاحب بارایٹ لا ناظم عدالت ضلع
۲	مولوی سید محمود علی صاحب سررشتہ دار
۳	مسٹر نارائن راؤ ناظر
۴	مولوی کاظم حسین صاحب صیغہ دار دیوانی
۵	مسٹر بلونت راؤ صیغہ دار فوجداری
۶	مولوی حیدر خان صاحب محافظ دفتر
۷	مولوی احمد اللہ خان صاحب منتظم پولیس گنگاپور
۸	مولوی غیاث الدین صاحب پیروکار پولیس
۹	مولوی سید نجم الدین صاحب منتظم پولیس والوج
۱۰	مولوی سید بدھن صاحب محرر پولیس بلے گاؤں
۱۱	مولوی مرزا محمد طاہر صاحب سب رجسٹرار
۱۲	مولوی محمد سراج الدین صاحب محرر رجسٹری
۱۳	ڈاکٹر ڈگمبر راؤ صاحب میڈیکل آفیسر
۱۴	مولوی حکیم نصیر الدین صاحب دواخانہ یونانی
۱۵	مولوی شاہ محمد خاں صاحب وٹرنری اسسٹنٹ
۱۶	مسٹر کشن راؤ سب اوورسیر تعمیرات
۱۷	مسٹر پنڈت راؤ اول مددگار مدرس
۱۸	مولوی محمد نصیر الدین صاحب وکیل
۱۹	مولوی محمد اکبر صاحب وکیل
۲۰	مسٹر گنیا تھ راؤ وکیل
۲۱	مسٹر ایاجی راؤ وکیل
۲۲	مولوی محمد عبد القادر صاحب وکیل
۲۳	مولوی چاند خاں صاحب وکیل
۲۴	مسٹر تاتیا راؤ وکیل
۲۵	مسٹر لکشمن راؤ وکیل
۲۶	مسٹر مادھو راؤ وکیل
۲۷	مسٹر ونایک راؤ وکیل
۲۸	مسٹر ملہار راؤ وکیل
۲۹	مسٹر یادو راؤ وکیل
۳۰	سیٹھ رگھوناتھ داس صاحب ساہو۔
۳۱	سیٹھ دگڑو رام صاحب ساہو۔
۳۲	سیٹھ روپ چند صاحب ساہو
۳۳	سیٹھ رام رتن صاحب "
۳۴	جناب حبیب الرحمن صاحب
۳۵	جناب عمر بن عبد الواحد صاحب باجشوان
۳۶	جناب رئیس بن محمد صاحب نہدی
۳۷	سیٹھ دلی چند صاحب ساہو بلے گاؤں
۳۸	سیٹھ چنی لال صاحب ساہو "
۳۹	مسٹر نارائن راؤ کالے مانجری
۴۰	مسٹر ماروتی راؤ " "
۴۱	سید عبد العلی صاحب مالوجہ
۴۲	مسٹر دگڑو پٹیل منجرو گاؤں
۴۳	مسٹر راجہ رام "

ہندوستان

امتناع مسکرات کی کامیابی

لکھنو ۱۵ جون

ضلع بدایوں میں یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے امتناع مسکرات کا اسکیم کا نفاذ کیا گیا جس کا افتتاح آنریبل وزیر اعظم کے پیغام کی مفت تقسیم سے کیا گیا۔ جو اردو۔ ہندی اور انگریزی میں تھا۔ عام خلائق کو امتناع مسکرات کا پابند بنانے کے اشتہار بھی تقسیم کئے گئے۔ ہر مقام پر اسکیم کے تفصیلات پورے طور پر واضح کئے گئے کہ نشہ اور عادات نشہ خواری کے خلاف عوام کی رائے کو تلقین دیجائے اس کا جواب نہایت اطمینان بخش تھا۔

بیرونی شراب کے ۳۵۔ افیون کے ۵۵ چرس کے ۱۷۔ اجازت نامے اور ڈاکٹروں اور ویدوں کو ۸ میعادی اجازت نامے اور ۱۲۔ اتفاقی اجازت نامے اب تک جاری کئے گئے جو حقیقی ضروریات پر مبنی ہیں۔ جس کے نتیجہ کے طور پر زیر رپورٹ مدت میں آبکاری کے مقدمات کی تعداد صرف ۸۴ رہی۔

ضلع مین پوری میں امتناع مسکرات کی اسکیم نے اپنا ایک سال پورا کر لیا۔ اس تعلیمی پروپگنڈے کا صحیح نتیجہ یہ نکلا کہ ان لوگوں نے جو ایک زمانہ سے عادی تھے اپنی بری عادتوں کو ترک کر دیا بلکہ اس کی بھی اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے دیگر بری عادتوں مثلاً جوے بازی وغیرہ کو بھی عملاً چھوڑ دیا ہے۔

تدابیر امتناع کا نتیجہ یہ بھی تھا کہ دیسی شراب اسپرٹ اور دیگر منشیات کی جملہ نکاسی میں قابل لحاظ کمی واقع ہوگئی۔ بعض صورتوں میں نکاسی بالکل نہیں ہوی۔ سال کے دوران میں آبکاری کے جرایم کی تعداد ۲۹۷ تھی جن میں ۳۱۳ اشخاص ماخوذ کئے گئے ان میں سے ۳۰۳ کو مجرم قرار دے کر سزائیں دی گئیں۔ (ا۔پ)

اسلام ترک مسکرات کی ہدایت کرتا ہے۔

صوبجاتی مسلم لیگ بمبی کا ایک رزولیوشن

بمبی ۲۳ جون۔ صوبہ جاتی مسلم لیگ بمبی کے ایک اجلاس میں جو مسٹر جناح کی صدارت

میں منعقد ہوا۔ ایک رزولیوشن منظور ہوا جس میں اعلان کیا گیا کہ اسلام ترک مسکرات کی ہدایت کرتا ہے۔ اس رزولیوشن میں ان کوششوں کی ستائش کی گئی جو اس برائی کے انسداد کیلئے جاری ہیں۔

ترک مسکرات کی کامیابی

احمد آباد۔ ۳۰ رجون۔

حکومت بمبئی کے ترک مسکرات نے ۲۱ رجولائی کو عام چھٹی دینے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے کہ احمد آباد میں ترک مسکرات کے نفاد کی اس دن پہلی سالگرہ منائی جائے گی جلوس اور جلسوں کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے سردار پٹیل بطور خاص شرکت کر رہے ہیں۔

سمندر پار ——— ہرٹلر کی اپیل کا نتیجہ۔

نازی پارٹی اور اس کی شاخیں جلد ہی تمباکو شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کے خلاف زبردست جہاد کرنے والی ہیں۔ نشہ بندی کی مہم جرمنی کے سرکردہ اخباروں میں شروع ہو چکی ہے یہ مہم ہر ہٹلر کی اس اپیل کا نتیجہ ہے جو اس نے سٹیور برگ میں ۱۹۲۵ء کی پارٹی میٹنگ میں کی تھی جس میں اس نے کہا تھا کہ ہمیں شراب پروف نوجوانوں کی ضرورت نہیں بلکہ سخت جان نوجوانوں کی ضرورت ہے ہمیں اب اس کی ضرورت نہیں کہ شراب کے کتنے گلاس ہمارے نوجوانوں کو کمربستہ رکھ سکتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ وہ اپنے آزمائشی کوچ میں کتنے میل چل سکتے ہیں۔

خوفناک تصادم کم ہو رہے ہیں

جرمن حاکموں نے کلوں پر کام کرنے والوں کو مسکرات سے دور رکھنے کی زبردست کوشش کی ہے۔ خصوصاً مدہوش موٹر ڈرائیوروں کا لائیسنس ایک مدت دراز کے لئے ضبط کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح سڑکوں پر دوڑنے والے موٹروں کی تعداد بہت زیادہ رہنے پر بھی جرمن حاکموں کی دلچسپی اور احتیاطی تدابیر کے باعث خوفناک تصادم بہت کم ہو رہے ہیں۔ اس کی تصدیق مندرجہ ذیل اعداد سے ہو سکتی ہے۔

خوفناک تصادم ۱۹۳۵ء میں ۸۷۶۴ خوفناک تصادم ۱۹۳۶ء میں ۸۳۸۸

خوفناک تصادم ۱۹۳۷ء میں ۶۳۵ء

۲۰ ہزار ارکان نے مہینہ میں تین مرتبہ سوکھا (Dry day) دن منایا

جاپان۔ ٹوکیو کے اٹھارہ ہزار اہلیان کوتوالی ہر دو شنبہ کو نہ تمباکو استعمال کرتے ہیں نہ الکحل۔ اس طرح جو رقم وہ بچاتے ہیں اس کا پچاس فیصدی حصہ سیونگس اکونٹ میں داخل کرتے ہیں۔ ٹوکیو کے مزدور ہر مہینہ کے دس بیس اور تیسویں تاریخ کو ۳۵ اضلاع میں بیس ہزار ارکان کے ساتھ سوکھا دن (Dry day) مناتے ہیں۔ اس طریقہ عمل کا آغاز اپریل ۱۹۳۶ء کو کیا گیا ہے۔

جزیرہ ہیوا اڑو میں جو ناگاسکی کے قریب ہے ایک زبردست انجمن ترک مسکرات قائم ہے یہ انجمن اپنی سولہ سالہ شاندار تاریخ رکھتی ہے۔ چنانچہ اس جزیرہ سے پینے پلانے کی عادت مفقود ہوگئی ہے ٹریرنس سیونگس میں اس انجمن کے نام (۱۹) ہزار ین ہیں۔ یہ انجمن ایک گیاریج کی مالک ہے۔ موٹر ٹکسی بھی چلاتی ہے۔ اس انجمن کے قواعد نہایت سخت ہیں یعنی اگر کوئی رکن اپنے اقرار کی پابندی نہ کرے تو وہ دیگر (۱۶۹) ارکان سے (۱۶۹) گھونسے کھائے گا۔ اور فرد جرم لکھے ہوئے تختہ کے ساتھ چوراستہ پر دس گھنٹہ کھڑا کیا جائے گا۔ یا علی السبیل البدل یہ سزا مندرجہ ذیل سزا میں تبدیل کی جائے گی یعنی (۱۶۹) ین جرمانہ کیا جائے گا اور مجرم کے بجائے اس کی تصویر چوراستہ پر لٹکائی جائے گی۔

سویڈن۔ ترک مسکرات کی انجمنوں اور اس کی تعلیم کے صرفہ کے لئے حکومت سویڈن نے پالیمنٹ کو (۳۲۸۵۰۰) کراون کے منظوری کی سفارش کی ہے۔ نیز بمقابلہ ۱۹۳۶ء کے اس مرتبہ (۵۰۰۰) کراون کا اضافہ کیا گیا ہے اس طرح یہ رقم جو تقریباً (۳) لاکھ (۲۰) ہزار روپیہ کے مساوی ہے ایک ایسے ملک کے لئے منظور کی گئی ہے جس کی آبادی صرف (۶۰) لاکھ ہے۔

اس رقم میں عوام کے (۳۱۵۰۰) کراون داخل ہیں جو مختلف انجمنوں کو دورہ کر کے تقاریر کا انتظام کرنے کے لئے دئے جائیں گے اس خصوص میں نصف معاوضہ سرکاری رقم منظورہ سے اور بقیہ نصف اس انجمن کی جانب سے دیا جائیگا جو ان تقاریر کا انتظام کرے گی۔

ایک چینی بڑھئی کی المناک داستان

کولمبو۔ ایک چینی جو نارو سے موٹر بوٹ پر بڑھئی کا کام کرتا تھا وہ ۴ ہر جون ۱۹۳۹ء کو جاپان بیر کے ۸ مگ پیا اور ایک مرغی کھا کر سو گیا۔ سو ہمیشہ کی نیند لیا (ا۔ پ)

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط و کتابت صاف ہونا چاہیئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ / ہو گا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط و کتابت صدر نشین صاحب صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے۔ اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

جلد (۳) نمبر (۸)
رجسٹرڈ سرکار آصفیہ (۱۵۱)

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات
(حیدرآباد دکن)

تیر سنہ ۱۳۴۸ ف
مئی سنہ ۱۹۳۹ ع

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

رسالہ تزک عسکرات (حیدرآباد دکن)

جلد (۳) | ماہ تیر ۱۳۴۰ ف | نمبر ۸

فہرست مضامین

سنہری باتیں

آپستھمبہ سوترم

الکحلی شربت پینے والا لازماً نہایت گرم شربت پئے گا۔ جس سے اس کی موت واقع ہوگی۔ پرشنا ۱۔ پٹلا ۹۔ کانڈا ۲۵ نمبر سلسلہ ۳

انجیل مقدس

مئے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے۔ اور جو کوئی ان سے فریب کھاتا ہے دانا نہیں ہے۔

امثال۔ ۲۰:۱

رابرٹ کا کورٹ مارشل

تھریس کی سرحد پر بلغاریہ کی فوجیں ڈیرے ڈالے پڑی ہیں کیمپ میں جوش و خروش اور خوف و حراس کے جذبات موجزن ہیں تمر بستہ اور سوار پابرکاب، جرمنی کے حکم کے منتظر ہیں۔ ادھر ہٹلر کا اشارہ ہوا ادھر توپوں کی دنادن شروع ہوگئی
کرنل رابرٹ اپنے خیمہ میں بیٹھا میدان جنگ کا نقشہ دیکھ رہا ہے۔ سگار منہ میں ہے۔ اور آپ پے بہ پے کش لگا رہا ہے کہ تمام دھواں ہی دھواں نظر آرہا ہے اگر کوئی اور ہو تو دم گھٹنے لگ جائے مگر چونکہ رابرٹ اس کا عادی ہو چکا ہے۔ اس لئے بے تکلف اپنے شغل میں مصروف ہے۔
"بیرا بیرا" رابرٹ نے آواز دی "جلدی آؤ" "ابھی ہم محاذ کی طرف جائیں گے" "بہت اچھا حضور" بیرا نے حاضر ہو کر ادب سے جواب دیا۔ بیرے نے چند ہی منٹ میں شراب اور سوڈا واٹر کی بوتلیں بلوری گلاس اور کھانے کے کچھ پھل لا کر رکھ دیئے رابرٹ نے ابھی شراب گلاس میں انڈیلی بھی اور سوڈا ڈالنے لگا ہی تھا کہ ایک سپاہی فوجی سلام کرتے ہوئے سامنے ہو کر

رابرٹ:۔ کیسے آئے۔

سپاہی:۔ حضور وزیر جنگ نے طلب فرمایا ہے۔

رابرٹ:۔ اچھا اس وقت کیوں

سپاہی کوئی ضروری بات ہوگی۔

رابرٹ: ہاں۔ کہہ دو وہ فوج کا دستہ لیکر محاذ کی طرف دیکھ بھال کیلئے گئے ہیں ایک گھنٹہ تک واپس آئیں گے۔

سپاہی، بہت اچھا حضور۔

سپاہی چلا گیا، اور رابرٹ نے شراب نوشی شروع کر دی کمبخت ایک دم بھی آرام نہیں لینے دیتے ابھی آیا تھا اور ابھی بلاوا آ گیا آخر ہم بھی آدمی ہیں۔" یہ جی ہی جی میں باتیں کر رہا تھا کہ رابرٹ کی بیوی مرسی آ گئی۔

مرسی: سپاہی کیوں آیا تھا۔

رابرٹ: بلانے کے لئے کہ وزیر جنگ نے طلب کیا ہے نوکری نہ ہوی مصیبت ہوئی کمبخت ہٹلر کا برا ہو بیٹھے بٹھائے مصیبت میں مبتلا کر دیا۔ شاہ بورس خواہ مخواہ اس کے شکنجہ میں آگیا ترکی و یونان سے بندرگاہ لیتے لیتے کہیں اپنے علاقہ سے بھی ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔

مرسی یہ خیر اب تو جو ہونا تھا ہو چکا ہمیں بہرحال جرمنی کا ساتھ دینا پڑیگا۔

رابرٹ۔ میں تو اس کے حق میں نہیں۔

مرسی۔ ہو نہ ہو۔ بادشاہ کی اطاعت ضروری ہے اور اس کے فرمان کے مطابق ملک کی خدمت لازم۔

رابرٹ:(نشہ میں) کوئی بادشاہ نہیں ہمارا۔ ہم خود بادشاہ ہیں۔ ملک ہمارا ہے۔

مرسی: پیارے رابرٹ تم نشہ میں ہو ایسی باتیں مت کرو۔ مبادا کوئی مخبری کردے۔

رابرٹ (بدحواسی کے عالم میں) مخبری ..... کسکی مجال ہے تم .... جاؤ ..... اور مخبری .... کرو۔

مرسی:۔ مجھے کیا غرض جو کریگا سو بھریگا۔

رابرٹ: نامعقول عورت .... تو بڑی محب وطن بنی پھرتی ہے۔

مرسی: کیوں نہیں۔

رابرٹ: ہم اشتراکی ..... ہم کس کی غلامی نہیں کریں گے۔

مرسی:۔ اشتراکی فرض ناشناس نہیں ہوتے۔

رابرٹ۔ (جوش غضب سے) تو میں فرض ناشناس ہوں۔

مرسی:۔ اور کیا بادشاہ کی اطاعت سے انکار۔ افسر کے حکم سے انحراف خدمت ملک سے گریز۔

رابرٹ: بس بس زبان دراز۔ بکواس مت کر۔

مرسی: رابرٹ ہوش کرو۔

رابرٹ لڑکھڑاتا ہوا اٹھا پستول جیب سے نکالا۔ اور فائر کردیا۔ مرسی چیخ مار کر گری پستول کی آواز سنکر سپاہی جمع ہوگئے۔ اور انہوں نے صورت حال دیکھکر رابرٹ کو حراست میں لے لیا۔

اس حادثہ سے تمام کیمپ میں شور مچ گیا۔ وزیر جنگ اور کمانڈر انچیف افواج بلغاریہ موقع پر پہنچ گیا۔ مرسی کے داہنے بازو کے گولی لگی تھی۔ اسکی جان بچ گئی۔ وزیر جنگ نے مرسی کا بیان لے کر رابرٹ سے خشمگین لہجہ میں کہا۔ نافرمان رابرٹ شراب پیتے تھے اور میرے بلانے پر کہلا بھیجا تھا کہ وہ محاذ کی طرف دیکھ بھال کے لئے گئے ہیں یہی تمہارا محاذ تھا افسوس۔ رابرٹ کو شراب نوشی نافرمانی اور بیوی پر قاتلانہ حملہ کرنیکے جرم میں کورٹ مارشل کیا گیا! اور دس سال قید سخت کا سزایاب ہوا۔

امریکہ میں شراب کی تاریخ پر ایک نظر

ہندوستان کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئے۔

غالباً ناظرین اس بات سے ناواقف نہیں کہ ممالک متحدہ امریکہ میں جمہوری حکومت ہے اہل حکومت بنجابہ انتظام کے واسطے اپنے کسی قابل اہل وطن کو انتخاب کرکے پریزیڈنٹ بنا لیتے ہیں اور پانچ سال پھر انتخاب عمل میں آتا ہے"

امریکہ کے صدر جب مسٹر کولنج تھے اور ان کی میعاد حکومت ۱۹۲۸ء کو ختم ہوگئی تھی تو۔ شراب خانہ خراب امریکہ سے رخصت کی جاچکی تھی۔ یعنی وہاں کئی سال سے شراب پینا قانوناً جرم ہے پینے والے کو گرفتار کرکے انہیں سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ مگر بعض امریکن قانون دان امتناع

شراب کے خلاف بھی تھے۔ اور ان کی خواہش تھی کہ شراب ملک میں آزادی سے فروخت ہو اور جس کا جی چاہے پئے اور پلائے اس لئے جدید صدر کے سامنے سب سے اہم مسئلہ یہی تھا۔

۱۔ ۱۹۲۲ء میں امریکہ کے مشہور عالم رسالہ لٹریری ڈائجسٹ نے اپنے ناظرین سے دریافت کیا کہ وہ آیا شراب پسند کرتے ہیں۔ یا ناپسند اس پر نو لاکھ آدمیوں نے جوابات بھیجے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ (۴۰.۷) شراب کے خلاف اور (۲۰.۶) اس کے حامی ہیں۔

۲۔ ۱۹۲۶ء میں نیوز پیپر ایسوسی ایشن نے اپنے اخبارات و رسائل کے ذریعہ ناظرین سے یہی دریافت کیا جس پر آٹھ لاکھ اشخاص نے جوابات بھیجے۔ نتیجہ یہ نکلا (۹۶.۷) موافق اور باقی (۳.۱۳) مخالف یعنی شراب نوشی کے حامی نکلے۔

ورلڈ ٹوڈے کی تحقیقات اور امریکہ کے مشہور اور کثیر الاشاعت رسالہ "دی ورلڈ ٹوڈے" نے اس تحقیقات

نتائج | کے لئے ایک مقالہ نگار مسٹر چارلس سٹلز کو مامور کیا۔ مسٹر چارلس نے امریکہ کے ہر طبقہ سے دریافت کیا اور وہ بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ ملک شراب کے خلاف ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔

ایک لاکھ شراب خانے | بندش سے پہلے امریکہ کے ایک لاکھ شراب خانوں میں کوئی دس لاکھ مزدور کام کرتے تھے پس قانون امتناع شراب پیش ہونے کے وقت حسب ذیل سوالات اٹھائے گئے۔

۱۔ دس لاکھ مزدور کیا کریں گے اور کیا کھائیں گے۔

۲۔ محکمہ ابکاری بند ہو جانے پر حکومت کو ملک پر بڑے بڑے ٹیکس لگانے پڑیں گے۔

۳۔ کشید شراب کی مشینیں اور سازو سامان کس کام آئے گا۔

۴۔ جو آمدنی ریل کو شراب کی باربرداری سے ہوتی ہے اس کے نقصان کی تلافی کیسے کی جائے گی۔

۵۔ شراب کے عادی اسے یکلخت نہیں چھوڑ سکیں گے۔

۶۔ قہوہ خانوں اور ہوٹلوں کی تمام رونق پر پانی پھر جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ مسٹر چارلس بعد تحقیقات اس نتیجہ پر پہنچے کہ جس قدر سرمایہ شراب پر لگایا جائے اس سے دس لاکھ کی بجائے چالیس لاکھ مزدوروں کی مزدوری حاصل ہو سکتی ہے۔

مزدوروں کی رائے | مسٹر چارلس نے مزدوروں کی بہت سی انجمنوں سے رائے پوچھی تو ۳/۲ قانون کے حق میں اور ۳/۱ شراب کے حامی نکلے۔

علاوہ ازیں مزدور انجمنوں نے خاص قواعد و قانون بنا کر منظور کئے۔ مثلاً۔

۱۔ جس مزدور کی موت یا بیماری شراب نوشی کا نتیجہ ہو گی اس کے عزیزوں کو معذور الخدمتی کی پنشن نہیں دیجائے گی۔

۲۔ شرابیوں کو ممبر نہیں بنایا جائے گا۔

۳۔ مخمور ممبر ممبری سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔

بیمہ کمپنیوں کی رائے | امریکہ میں کروڑ سے زیادہ آدمیوں نے بیمہ کرا رکھا ہے۔ پس مسٹر چالس نے سوال کیا کہ آپ کے حصہ دار مثل سابق اب بھی شراب پیتے ہیں ان کو جواب ملا کہ اب شراب خوروں کی تعداد نہایت کم رہ گئی ہے۔

مسٹر چارلس نے سوال کیا کہ اب کتنے لوگ زہر شراب سے ہلاک ہوئے اس کے جواب میں امریکہ کی دو سب سے بڑی بیمہ کمپنیوں نے حسب ذیل اعداد و شمار بہم پہنچائے۔ یاد رہے کہ میٹرا اور پالیٹن انشورنس کمپنی میں زیادہ تر مزدور پیشہ اور کاریگر بیمہ کراتے ہیں۔ اور نیویارک انشورنس کمپنی میں اعلیٰ طبقہ کے اشخاص پالیسی ہولڈر ہیں۔

مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہے کہ کس کس سال ایک لاکھ بیمہ کرانے والوں میں سے کتنے اشخاص شراب نوشی سے فوت ہوئے۔

میٹرو پالیٹن انشورنس (مزدور)		نیو یارک لائف انشورنس (اعلیٰ طبقہ)	
سنہ ۱۹۱۴ء میں شرح اموات ایک لاکھ میں	۴۰۸	سنہ ۱۹۱۴ء میں ایک لاکھ میں	۵۰۱
سنہ ۱۹۱۵ء " "	۵۰۳	سنہ ۱۹۱۵ء میں " " "	۴۰۵
سنہ ۱۹۱۶ء " "	۵۰۵	سنہ ۱۹۱۶ء " " "	۴۰۵
سنہ ۱۹۲۴ء " "	۳۰۲	سنہ ۱۹۲۴ء " " "	۱۰۶
سنہ ۱۹۲۵ء " "	۳۰۳	سنہ ۱۹۲۵ء " " "	۱۰۶
سنہ ۱۹۲۶ء " "	۴۰۱	سنہ ۱۹۲۶ء " " "	۱۰۶

دیکھئے دس سال کے اندر شراب نوشوں کی موتیں کس قدر کم ہو گئیں۔

زیادہ گرفتاریوں کے اسباب | اس سلسلہ میں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ۔

۱۔ ناجائز کشید کردہ شراب سرکاری کارخانوں کی شراب سے زیادہ مہلک ہے یعنی دو گنہ تیز ہے۔

۲۔ زیادہ گرفتاریوں کے یہ معنی نہیں ہیں کہ شراب زیادہ پی جاتی ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ

پولس خوب احتیاط اور سختی سے کام لیتی ہے۔

۴۔ نیویارک کی پولس کے روزنامچوں سے معلوم ہوا کہ ۱۹۱۴ء میں پہلی بار ارتکاب جرم کرنے والوں کی تعداد (۲۴) تھی جو ۱۹۲۵ء میں گھٹ کر صرف چھ رہ گئی۔

امتناع قانون کا اثر مدرسوں پر | تعلیمی افسروں نے تبلایا کہ عام طلبا شراب سے متنفر ہیں بعض قانون شکنی بھی کرتے ہیں۔ مگر یہ بے عزتی سمجھے جاتے ہیں نوجوانوں میں شراب نوشی کے متعلق مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔ حکام نے یہ بھی کہا کہ ہمیں محض چند مجرموں کی وجہ سے انتظام برقرار رکھنے میں کوئی خاص دقت پیش نہیں آئی۔

شفاخانوں کے منتظمین کی رائے | شرابیوں کے خاص شفاخانے بہت کم باقی رہ گئے ہیں کیونکہ وہ عام شفاخانوں میں تبدیل ہوگئے ہیں۔

محکمۂ حفظان صحت نے کہا کہ ناجائز کشید کردہ شراب آدمی کو بہت جلد ہلاک کر ڈالتی ہے اس لئے اس کے عادی شفاخانوں میں پہنچنے سے پہلے ہی مرجاتے ہیں ان تفصیلات سے ظاہر ہے کہ قانون ممانعت شراب سے امریکہ کو فائدہ پہونچا ہے۔ اور ملک کی کثیر آبادی اس کے حق میں ہے۔ اس لئے وہ امریکہ میں یقیناً قائم رہے گا۔ وہ بھی کیسا مبارک زمانہ ہوگا جب دنیا کے باقی ممالک خصوصاً ہمارا وطن (ہندوستان) بھی شراب جیسی مکروہ چیز سے امریکہ کے مانند پاک ہوجائے گا۔

شراب اور ہندستان | شراب نوشی مشرق اور ہندوستان میں بھی ہے۔ مگر مغرب سے کم کیونکہ شراب مغربی ملکوں میں ضروریات زندگی میں داخل ہوچکی ہے اس سلئے یورپ سے اس کا نکلنا آسان نہیں۔ تاہم امریکہ نے اسے نکال کر دنیا کے سامنے قابل تعریف نمونہ قائم کیا ہے۔ شراب غالباً روس سے بھی نکالی جاچکی ہے۔ اور یورپ کے دیگر ممالک بھی اس کے خلاف سخت کوشش کر رہے ہیں۔

ہندوستان بالعموم شراب کے خلاف بھی ہے اگر امریکہ کی طرح یہاں کی مختلف قوموں سے سوالات کرکے تحقیقات کی جائے تو یقیناً یہی نتیجہ نکلے گا۔ ہندوستان کے عادی شرابی بھی شراب کی حمایت علانیہ نہیں کرسکتے بلکہ وہ چھپ چھپاکر پیتے ہیں یعنی اسے جرم وگناہ سمجھتے ہیں۔ ہندوستان مذہب پرست ہے اور یہاں کے تمام مذاہب شراب کے خلاف ہیں شراب ہندوستان میں ضروریات زندگی میں بھی داخل نہیں ہے۔ ہندوستان کے ہر صوبہ ہر شہر بلکہ قصبات میں بھی ٹمپرنس سوسئٹیاں قائم ہیں پس یہ بھی اس کا ثبوت ہیکہ

ہندوستان شراب کے خلاف ہے۔

ہندوستان میں صرف ناجائز شراب کشید کرنے والوں پر مقدمات چلائے جاتے ہیں اور انہیں سزائیں دی جاتی ہیں۔ یعنے پینے پلانے والوں کو کچھ نہیں کہا جاتا۔ حکومت کو محکمہ آبکاری سے کچھ کم آمدنی نہیں ہے امریکہ نہایت دولتمند ملک ہے پس اگر شراب نوشی اسے تباہ کرسکتی ہے اور اسے اسی وجہ سے امریکہ سے نکالا گیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہی شراب مفلس ہندوستان کی تباہی کا سبب نہ ہو۔ پس شراب کی لعنت ہندوستان سے بھی جلد سے جلد نکالی جانا چاہیئے۔ کوئی شک نہیں کہ ہندوستان شراب نوشی کی لعنت سے تباہ ہو رہا ہے مدت ہوئی کہ مہاتما گاندہی نے اپنے اخبار ینگ انڈیا میں لکھا تھا کہ شراب نوشی۔ چوری اور زناکاری سے بھی زیادہ بری ہے اور انہوں نے اس کی دلیل یہ دی تھی کہ یہ دونوں برائیاں شراب نوشی سے پیدا ہوتی ہیں۔ محکمہ آبکاری کو فروخت شراب سے معقول آمدنی ہوئی ہے اور اس آمدنی کا روپیہ ہندوستان کی تعلیم میں بھی صرف کیا جاتا ہے۔ مگر مہاتما جی کہتے ہیں شراب کی آمدنی سے تعلیم دینے کی نسبت یہ اچھا ہے کہ ہمارے بچے جاہل ہی رہیں۔ اور شراب کی آمدنی سے تعلیم دینا ملک و قوم کی توہین۔ اسی واسطے امریکہ ایسی ناجائز آمدنی پر لات مارچکا ہے پس ضرورت ہے کہ حکومت ہند شراب کو ہندوستان سے نکال دے اور جب تک ایسا نہ ہو اہل ہند شراب کے خلاف جد و جہد کئے جائیں۔

(ا۔ لا)

مولوی راسخ صاحب رضوی

شراب ہوش خرد کو خراب کرتی ہے — جگر کو پھونکتی ہے دل کباب کرتی ہے
حیا و شرم کو یہ بے حجاب کرتی ہے — حیات کا لب بام آفتاب کرتی ہے

خراب کرتی ہے احساس ذوق فطرت کو
تباہ کرتی ہے یہ مال اور عزت کو

جو منہ لگائے اس کو تو منہ بناتی ہے   عجیب کچھ مزۂ تلخ یہ چکھاتی ہے
مال کار میں یہ آبرو مٹاتی ہے   نظر سے اہل زمانہ کے یہ گراتی ہے
یہ روگ جان کا ہوتی ہے آشنا ہو کر
ہلاک ہوتا ہے انسان مبتلا ہو کر

ہے رنگ چہرہ پہ لیکن جگر پہ داغ ہے یہ   بھرا ہے زہر ہلاہل سے وہ ایاغ ہے یہ
حواس کھوئے جو انسان کے وہ دماغ ہے یہ   اور آگے مرگ مفاجات کا سراغ ہے یہ
شرارے آہ کے اٹھتے ہیں دل سے سینے سے
خراب ہوتا ہے انسان شراب پینے سے

ہوی ہے لاکھوں قبیلوں کی اس سے بربادی   فساد کار ہے یہ ہے فساد کی عادی
تعدی و ستم و جور کی ہے بنیادی   اسی سے اپنے پرائے ہیں سارے فریادی
اسی سے نشو و نما ہے دماغ وحشت ہے
یہی معلم آوارگی فطرت ہے

یہی کراتی ہے انسان سے کار شیطانی   یہی مٹاتی ہے ہاں جذبہ ہائے یمانی
اسی سے موج گنہ ہو رہی ہے طوفانی   ڈبوئی آبرو جس نے یہی ہے وہ پانی
ہزاروں بہہ گئے چڑھ چڑھ کے اس کے دھارے پر
تڑپ رہے ہیں ابھی دیکھو کچھ کنارے پر

اسی کے شوق میں ہوتی ہے ذلت و خواری   اسی کا پھل ہے افلاس اور ناداری
اسی کا ایک کرشمہ ہے فتنہ بیداری   سمجھ لو خرمن ہستی کو ہے یہ چنگاری
اگرچہ جانتے ہیں سب تڑپتے پارے میں
ہے برق تیز مگر اس کے ہر اشارے میں

ذرا تو سوچو کہ کیا میکشی سے حاصل ہے   دماغ کی ہے جو دشمن تو رہزن دل ہے
جگر کے واسطے یہ ایک سم قاتل ہے   بچائے جان کو انسان اس سے مشکل ہے
کہا گیا ہے اسی وجہ آگ پانی کو
کہ خاک میں یہ ملاتی ہے زندگانی کو

نہ اب تو آنکھ میں دم ہے نہ ہاتھ کو جنبش　　جگر میں آگ ہے دل میں غضب کی ہے سوزش
حواس اب تو نہیں لائق کد و کاوش　　ہر اک سانس پہ ہے موت ہی کی خواہش
ہیں آپ کتنے ہی بیزار اپنے جینے سے
یہ حال ہوتا ہے دیکھو شراب پینے سے

خدا رسول ہوں راضی شراب کو چھوڑو　　خدا کے واسطے منہ اپنا اس سے تم موڑو
سبو کو پھینک دو مینا و جام کو توڑو　　حواس ٹھیک کرو رشتہ عقل سے جوڑو
زمانے والے تمہارا زمانہ یاد کریں
عمل تمہاری روش پر یہ اشتداد کریں

شراب چھوڑ کے تو عقل و ہوش کا رستا　　مذاق و شوق کو تم اس قدر کرو اونچا
کہ خوشہ چیں ہو زمانہ تمہارے حاصل کا　　تمہارا ذکر ہو اہل زمان کے لب پہ سدا
ہجوم تشنہ لباں ہو تمہارے ساحل پر
کمر کو کھولیں مسافر تمہاری منزل پر

نگاہ شوق کو دید و پیام بیداری　　فضائے سینہ سے ہو دور اب ہوس کاری
مٹے فساد و جنوں شورِ فتنہ بازی　　ہو ذوق فکر میں گاہِ عقل و ہشیاری
نگاہِ لطف میں کچھ ہے اثر نہ جادو میں
ہے ذرہ ذرہ جہاں کا تمہارے قابو میں

نکل کے بھاگو ذرا اب تو بزم رنداں سے　　دل آب آب ہے اندیشہ ہائے طوفاں سے
جگر ہے چاک یہ بے ربطیٔ گریباں سے　　خدا خدا کے لئے اب دلِ پریشاں سے
ہوس اسیر ہو ساماں کرو رہائی کے
ہو ذمہ دار برائی کے اور بھلائی کے

خدا کا فضل ہو بانیٔ انجمن پہ مدام　　ہے ایک برکت پاکیزہ انجمن کا قیام
صدائے شوق ہو راسخ دلوں کو یہ پیغام　　یہ ترک نشہ کے جلسے ہوں یادگار ایام
جہاں سے نشہ کا نام و نشان مٹ جائے
اگر یہ مٹ نہ سکے تو جہان مٹ جائے

مولوی عبدالسلام صاحب

بہ سلسلۂ گذشتہ

(۶)

ڈاکٹر نے مایوس ہوکر عزیز و اقارب کو آخری دیدار کی اجازت دیدی تھی۔ پولیس و عدالت نے یہ ہولناک حقیقت معلوم کرکے کہ شرابی اپنی لخت جگر ہی کا قاتل ہے مناسب انتظام کے تحت ایک نظر دیکھنے کی مہلت دیدی تھی۔ شفاخانے سے لڑکی کی نعش کو ایک خالی وارڈ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ عزیز و اقربا تھے کون؟ ماں تھی سو بیچاری جینے سے تنگ مردہ بصورت زندہ۔ قدم قدم پر ٹکرا کر گذر رہی تھی۔ بچی کا لہو بھرا چہرہ جو دیکھی بیہوش ہوکر گر پڑی۔ حالت غیر تھی اب ڈاکٹر ادہر متوجہ تھے۔

اس قتل کی خبر آناً فاناً سارے شہر میں پھیل گئی۔ بجلی کا کڑکا تھا کہ ہر قلب کو دہلا کر رکھدیا جو سنتا دم سادہ کر کھڑا ہو جاتا۔ ہر مرد و عورت دبی زبان میں کہتے ”ہائے شراب کی کیا علت ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لت ہے کہ انسان کو آنکھوں سے کچھ سجھائی نہیں دیتا تو ادھا دھند جو دل میں سمائی کرتا جاتا ہے“ سب کو صبح کا انتظار تھا۔ جونہی پو پھٹی ...... ، ہر فرد شفاخانہ کا رستہ لیا۔ وارڈ کیا تھا ایک محشرستان تھا۔ بوڑھے، بچے، امیر، غریب، عورت، مرد سب آرہے تھے۔ لیکن جگرخراش حزن منظر کون دیکھ سکتا؟ جو واپس ہوتا۔ آنکھوں پر رومال لگائے اور دل میں عبرت لئے واپس ہوتا۔

اتنے میں بلڑ ہوا کہ لو جس کا انتظار تھا آپہنچا۔ لوگ خوفناک نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے ماؤں نے بچوں کو گھروں میں چھپا لیا کہ اس خونخوار شرابی کے سامنے نہ آنے پائیں۔ عورتیں اس کی صورت دیکھ کر وحشت سے چیخیں مارتیں۔ لڑکے بجائے اس کے کہ قیدی کے پیچھے شور مچاتے چلتے۔ دکانوں اور دیواروں کی آڑ میں دبک رہے تھے۔ پولیس کے دو جوان کمرے بندھی ہوئی۔ رسی تھامے ساتھ ساتھ تھے۔ اس کا پھٹا ہوا میلا کچیلا لباس سر کے لمبے لمبے پریشان بال

اس کی شکل کو ہیبتناک اور وحشت خیز بنائے ہوئے تھے۔ اس کی بڑی بڑی سرخ آنکھیں انگاروں سی چمک رہی تھیں۔ اس پر بیڑیوں کا جھنکار لوگوں کے دلوں میں دھڑکن پیدا کر رہی تھی۔ پولس والوں نے اس کو حقیقت حال سے اب تک نا آشنا رکھا تھا۔ وہ اس قدر مجمع دیکھکر جھجکا۔ بحالت امید وبیم اندر داخل ہوا۔

"پہچانتے ہو اس کو" یہہ ڈاکٹر نے نعش پر سے کپڑا سرکاتے ہوئے کہا۔ وہ دیکھا برف سے بنی ہوئی گڑیا بستر پر لیٹی ہوئی ہے۔ یہ اُس کی لڑکی تھی۔ خون کے بہہ جانے کے سبب چہرہ سپید۔ ہونٹ کبود ی رنگت اختیار کر چکے تھے۔ نیلی آنکھیں اب بھی دلفریب تھیں۔ سیاہ پتلی کا نور اب بھی زائل ہو رہا تھا۔ شرابی نے ایک نظر میں اس کو پہچان لیا۔ یہی ننھے کی مسرت کا ایک حقیقت سایہ تو اور اس خونی نظر سے اس کی دل کی گہرائیوں میں طلاطم پیدا کر دیا۔ اس کے کلیجہ سے ایک حولناک چیخ اٹھی۔ "میری بچی" وہ لاش کے جانب بے تابانہ دوڑ پڑا۔ ڈاکٹر اور قریب کے پولس والوں نے اس کو روکا۔ اس کے تقرب سے بچی کے آنکھوں سے پیدا ہوئی۔ ڈاکٹر نے کہا "گڑبڑ نہ مچاؤ ورنہ نکالدئے جاؤگے"

اس نے چادر سرکائی باپ نے دیکھا شانے اور پسلیوں پر خون میں بھگی ہوئی بیٹی ہے۔ تیز دھاری کا خنجر بچی کے شانے سے پسلیوں تک در آتا ہوا چلا گیا تھا۔ وہ بچی کے برف سے زیادہ ٹھنڈے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا تار جاری تھا کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے گویا ہوا۔ وہ پیاری بیٹی سکینہ .... اپنے ظالم باپ کو پہچان .... بیٹی میں ہی ہوں تیرا ..... قاتل باپ ہوں .. .. بیٹی میں نے تجھے مار ڈالا۔ میں بدقسمت تیری پیاری پیاری باتیں تک نہ سن سکا ...... بیٹی اب کچھ تو مجھ سے بول ...... آہ پیاری سکینہ میں تجھ کو کلیجے سے لگائے رکھوں گا۔ عمر بھر نظر سے اوجھل نہ ہونے دوں گا..... آہ .... اتنے میں ڈاکٹر نے انجکشن کی تیاری کی....... ڈاکٹر صاحب خدا کے لئے اس کی جان بچائیے"۔

"نہیں اب یہ لاعلاج ہے۔

"ڈاکٹر صاحب میرا خون نکال لیجئے اگر اس کے کام آتا ہو لیکن میری بچی کو آرام ہو جائے"۔

"تم؟ تمہارا خون؟.... پاجی شرابی، تمہاری رگ رگ میں صرف شراب ہے"

"ہائے ہائے ڈاکٹر صاحب کرم کیجئے...... میری بچی پر ترس کھائیے۔

وہ چلا چلا کر رونے لگا....... "اگر تمہاری جان بھی اس وقت ڈالدی جائے تو

زندہ نہیں رہ سکتی ڈاکٹر نے انجکشن ختم کرتے ہوئے جواب دیا جونہی انجکشن ختم ہوا لڑکی ایک دلخراش چیخ کے ساتھ اچھل پڑی ڈاکٹر نے نبض پر ہاتھ رکھدیا ...... اس کے آنکھوں سے آنسو جاری تھے بچی کے بے جان رخساروں کو چھوتے ہوئے پرنم وہ باہر نکل گیا - قاتل باپ نے ایک فلک شگاف نعرہ لگا کر بیٹی سے لپٹ گیا - آہ وہ شخص جو تا عمر نشہ میں چور تھا جس کے پیارے پیارے بچوں کی قسمت شراب کی بوتلوں اور مٹکوں سے بھی گئی گذری تھی - وہ دھکیلے جاتے' ان پر دروازے بند کردئے جاتے اور شراب کے مٹکے سینے سے لگائے جاتے - ان کو تمانچے مار کر دور کر دیا جاتا — اور جام وسبو کے بوسے لئے جاتے بغرضمند اور رطوبا چشمہ دوستوں سے چاہ پیار تھا لیکن جب اپنے لخت جگر ابا ابا کہہ کر پکارتے تو جھڑک دیئے جاتے' نفرت کی نگاہوں سے سہما دیے جاتے - آہ ! آج وہ شخص بے جان کلیجے کے ٹکڑے کو کلیجہ سے لگائے تڑپ رہا تھا۔

اتنے میں لڑکی کی ماں کو معلوم ہوا کہ اس کی پیاری بیٹی جاں بحق تسلیم ہوئی۔ وہ تیمار دار دل سے کیا رکتی — بجلی کی سی قوت اس میں آگئی تھی — وہ دوڑ پڑی۔ اپنی بچی کو ایک غیر شخص کے گلے میں حائل دیکھی .. ... مگر پولیس والوں کا رسیوں سے تہامے رہنا۔ بیڑیوں کا پاؤں میں ہونا۔ یہ باور کر دیا کہ یہی اس کی بیٹی کا قاتل ہے۔ اس کے آنے سے گڑبڑ مچی۔ قاتل نے سر اٹھا کر دیکھا نگاہیں ملیں۔ ایک نگاہ میں اس نے اپنے شوہر کو پہچانا۔ کلیجہ منہ کو آگیا۔ "میرا شوہر..... میری بیٹی کا قاتل ہے"۔ چیخ کے ساتھ اس کے منہ سے یہ جملہ نکل پڑا "کمبخت تو نے ہی اس کی جان لی!! ارے تو تو اس کو پیٹا کرتا تھا ! شراب کے نشہ میں اس کی ننھی پیٹھ کو گھونسوں سے اور رخساروں کو تمانچوں سے سرخ کرتا تھا۔ ارے منحوس ! تو نے اس کو قتل کرکے دم لیا۔ اب اس کو جھنجوڑ رہا ہے۔ چھوڑ میری بچی کو........ دور ہٹ ...... نابکار شرابی ...... تیرا سایہ تک میری بچی پر نہ پڑے۔" ایک آن میں وہ اپنی بچی کو اس کی گود سے اٹھالے گئی .... سارا مجمع دم بخود تھا..... اتنے مجمع سے صرف دھڑکتے ہوئے دلوں کی آواز کے کوئی صدا نہ آرہی تھی اور وہ حیران و سراسیمہ کھڑا تھا۔ ماں بچی کو لپٹا کر چیخیں مار مار کر رو رہی تھی .... مجمع میں غل برپا ہوگیا "ہائے ہائے کس قدر منحوس انسان ہے" "لعین کا سوائے دوزخ کے کوئی رسوا کیا"۔ واقعی اس کو سنگسار کرنا چاہیئے" "نہیں نہیں اسکو تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنا چاہیئے۔ ماں نے اپنی مردہ لڑکی کی نعش کو سینے سے لگاتے ہوئے جھنجھلا کر چیخ پڑی "او شرابی بدمست تو نے میری زندگی تباہ کی میرے ننھے ننھے بچے بھوک اور پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کر مرگئے۔ اے کاش تو ان کا ترسنا اور ایڑیاں رگڑنا دیکھتا ! — ارے

ظالم یہ ایک میری امیدوں کا سہارا۔ اور جینے کا آسرا تھی۔ ہائے ہائے اس کو بھی عمر بھر کے لئے جدا کر دیا ۔۔ آہ میری معصوم سکینہ لہو میں تر بتر کر دیگئی .... یا اللہ وہ بڑی بے رحمی سے مار ڈالی گئی .... شیطان تجھ پر خدا کا غضب کیوں نہیں نازل ہوتا"؟ زمیں کیوں تجھے محل نہیں جاتی ۔۔۔ آسمان تجھ پر کیوں نہیں پھٹ پڑتا ۔ ارے کمبخت شرابی تجھ پر بجلیاں کیوں نہیں گرتیں ایک ایک فقرہ پر شرابی کانپ جاتا تھا اگر اس کا دل سینہ کے مضبوط جال میں محفوظ نہ ہوتا تو ضرور تھا کہ وہ پھٹ پڑتا۔

"ہاں ہاں" اس نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھاتے ہوئے کہا "میں ان ساری بدعات کا اعتراف کرتا ہوں جنہوں نے تم کو اور میری اولاد کو شکار بنا دیا ۔۔ شراب کی عادت نے ساری غلط کاریاں مجھ سے کروائیں .... آخر میں بے گھر بے اولاد کر دیا ۔۔ نہیں ۔۔ اب تم لوگ مجھے بد عا نہ دو ۔۔ کہ بجلی مجھ پر گر پڑے، زمین سمائے، اور آسمان پھٹ پڑے ۔۔ لوگو مجھے قتل نہ کرو .... سنگسار نہ کرو .... ہاں برائے خدا خنجر وسناں سے میرے سینۂ عریاں کو غربال بنا دو .... میں چیخوں گا۔ چلاؤں گا ..... ۔۔ جس طرح میری معصوم بچی خنجر کے وار سے چلائی تھی۔ وہ درد و مصیبت للہ مجھے عنایت کر دو جس سے میری پیاری بچی کسک کسک کر مر لبی۔ تمہارے ڈالے ہوئے تیروں اور خنجروں کے نشانات کو میری معصوم بچی کو بوسہ گاہ سمجھوں گا ۔۔ مجھے ان سے بے حد راحت نصیب ہوگی ۔۔ کون پھوٹی آنکھ تھی مجمع میں، جو آنسو نہ بہائی ہو۔ کون سخت دل تھا جس میں تیر غم نہ چلے ہوں۔ کون بات تھی جو ایک حرف بھی ادا کرتی؟ آخر وہ نگاہ مایوسی سے بیوی اور بیٹی کی جانب دیکھا۔ یارائے صبر نہ رہا۔ دوڑ کر چمٹ گیا ..... دونوں زمین پر آرہے اور بچی کی لاش ان دونوں کے سینوں پر پڑی تھی۔

قیدی کو ہوش جو آیا تو تنگ و تاریک کوٹھری میں خود کو پایا۔ جس کی دیواریں میلی کثیف اور دریچہ موٹی موٹی سیخوں سے ظاہر تھا کہ اب وہ سختی سے محصور ہے "کیوں نہ ہو" اس نے خیال کیا " وہ ایک شرابی قاتل اور جرائم پیشہ ہے" دنیا اس کو قاتل تصور کرتی ہے۔ اس نے نشہ میں کیا کیا نہ کیا۔ وہ اپنی زندگی کا محاسبہ کیا لیکن سوال رہ رہ کر آن پڑتا وہ یہ تھا کہ "کیا میں ایک ہی اس دنیا میں شراب پینے والا ہوں جس کو اتنی بڑی سزا مل رہی ہے"؟ آخر دوسرے سنکڑوں لوگ شرابی ہیں ۔۔ مزے اڑا رہے ہیں۔ مگر .... انصاری .... وہ تو بلا نوش تھا خون تھوک کر مرگیا۔ حافظ جی کا لڑکا مائلس غلایخ ہو کر تشنج کے حملہ

میں راہی ملک عدم ہوا ــــ وکیل ہیرا سنگھ اس کے نشہ میں زنا بالجبر کا مرتکب ہوا جیل خانہ میں ٹھونس دیا گیا۔ گھر تباہ و برباد ہوگیا...... بچے ہوٹلوں میں پیالیاں صاف کر رہے ہیں۔ اللہ دتہ سیٹھ ہاروں کا اکلوتا لڑکا........ اسی کے لئے اپنے بھائی کو قتل کرکے پھانسی کے تختہ پر چڑھ گیا............ لاحول ولا قوۃ۔ اے خدا....... کیا میرا انجام بھی ایسا ہی ہے...... ضرور ایسا ہی ہونا چاہیئے........ مگر ان معصوم بچوں کو کیوں ہدف غضب کر رہا ہے۔

اے خدا میں تیرے ہی عذاب کے لئے تیار ہوں........ اتنے میں پہرہ والے نے روٹی اور پانی کا گلاس دریچہ میں رکھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا........ پہرے دار خدا کے لئے بتاؤ میری بچی اور اس کی ماں کی کیا حالت ہے"

پہرے دار نے نفرت سے جواب دیا" میاں سپوت جلد یاد کیا؟ بچی کو تو خود ہی قتل کردیا تھا...... ماں کب زندہ رہتی؟ وہ بھی چل بسی۔

آہ...... وہ بھی چل بسی" انتہائی یاس میں یہ الفاظ اس کے زبان سے ادا ہوئے

"یہ غریب عمر بھر میرے عذاب میں مبتلا رہی........ اور تیرا عذاب بھی...... اے خدا انہیں پر نازل ہے؟ اے خدا تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ خدایا میں نے تجھے بھلادیا تھا...... وہ اب خاموش تھا۔ اس کے چہرہ پر اب حسرت و یاس کے آثار رجاتے رہے......... ان کے بجائے فکر و غصہ کے آثار ہویدا تھے۔ وہ گذری ہوی زندگی میں اپنے قصوروں کا متلاشی تھا۔

عدالت نے فیصلہ صادر کردیا تھا کہ خلیل شرابی ہے۔ جرائم پیشہ ہے۔ نیز اس کے صریح اقبال جرم نے صدور فیصلہ میں پیچیدگی نہ پڑنے دیا۔ چنانچہ وہ قتل عمد کے جرم میں مستوجب سزا قرار دیا گیا۔

شہر کے لوگوں نے بےچینی سے رات کاٹی البتہ اہالیان گرد و نواح نے صبح کاذب ہی سے پھانسی کا منظر دیکھنے اپنے مکانوں سے نکل پڑے۔ ہر گھر ہر ہوٹل و چائے خانے میں بھی چرچے اور یہی باتیں تھیں۔ مدرسہ کے بچوں اور بچیوں میں اسی کی بحثیں تھیں۔ کوئی قاتل کی کیفیت بتلا رہا تھا۔ کوئی پھانسی کے تختہ کی بناوٹ دکھاتا تھا۔ اور کوئی جلاد کی بے رحمانہ شکل کا نقشہ

کھینچ رہا تھا۔ کوئی وجہ قصاص پر خیال آرائی کر رہا تھا۔

پولس نے یہ مشتہر کر دیا کہ قاتل کے عزیز و اقارب آخری ملاقات کے لئے آسکتے ہیں۔

خلیل کا باپ اپنے تباہی کے وقت میں ہی کب ہوش میں تھا جو اپنے بیٹے اور اس کی بیوی بچوں کی تباہی اور خود بیٹے کو پھانسی کے تختہ پر دیکھنے کے قابل رہتا۔ وہ نشہ کے آخری درپر پہنچ چکا تھا۔ سنکھیا۔ زہر قاتل کا استعمال کچھ باعث سرور تھا۔ بچی کے دیدار کے لئے لوگوں نے اطلاع دی تو آپ نے آنکھیں بند کر کے وقت دریافت کیا۔ کہا بہت دیر ہے۔ اس کے بعد جو غٹ ہوئے تو وقت گزر کر پورے بارہ گھنٹے ہو چکے تھے۔

اب جو یہ خبر سنائی دی اور گذرتے ہوئے سانحات کا اعادہ کیا گیا۔ محلہ کے لڑکے خصوصاً وکیل صاحب کے عزیز بڑے میاں کو دھیرے دھیرے قتل گاہ کی جانب لے چلے۔

قتل گاہ ایک وسیع میدان میں قائم کی گئی تھی۔ دوپہر کی تیز دھوپ میں مجمع کثیر بلا تکلف جما کھڑا تھا۔ اور تاحد نظر انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔ اس کے وسط میں پھانسی کی آڑی ترچھی لکڑیاں۔ ہیبتناک منظر پیش کر رہی تھیں۔ مونڈھے بچھے گئے تھے۔ ہر فرد کوشاں تھا کہ وہ قریب سے اس منظر کو دیکھے۔

اتنے میں شور ہوا کہ وہ شرابی آن پہنچا۔ پولس والوں نے اسے لیا اور سولی کے قریب کھڑا کر دیا۔ وقت مقررہ پر افسر اعلیٰ نے بڑھ کر اس کی آخری خواہش دریافت کی۔ قاتل نے افسر کے جملوں کو غور سے سنا اور نفی میں سر ہلایا۔ لیکن پھر کہہ اٹھا ہاں ایک آرزو ہے۔ مجھے دوستوں سے کچھ کہنا ہے "

افسر نے بعد غور وصلاح اس کی اجازت دیدی ....

سولی کے لکڑیوں کے درمیاں ایک اسٹول دھرا تھا۔ خلیل اجازت کے ملتے ہی اس پر کھڑا ہو گیا۔ مصمم ارادہ اور جرأت اس کے چہرہ سے ہویدا تھی۔ مجمع پر غائر نظر ڈالتے ہوئے وہ گویا ہوا۔

"میرے دوستو! تم کو معلوم ہے کہ میں شرابی قاتل ہوں۔ جس کی مجھے تمہارے سامنے سزا ملنے والی ہے۔ اس کے لئے میں تیار رہوں تم مجھے تھوڑی دیر میں اس پھانسی کے تختہ پر لٹکتا دیکھو گے اور میری بدبختانہ موت پر افسوس کروگے۔ لیکن دوستو مجھ جیسے دوست پر تمہارا افسوس

بیجا نہ ہوگا۔ یہی تو میں بتلانے کھڑا ہوں کہ لیکن پر تم بجا افسوس کر سکتے ہیں۔

مجمع حیرت واستعجاب سے اس راز کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش بنا ہوا تھا۔

"جب تم اُن کو دیکھوگے افسوس نہیں نفرین کروگے آنسو بہاؤگے اگر تم میں باہمت ہوں تو اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہو جاؤگے۔ جس کو اگر میں زندہ رہتا تو ضرور پورا کرکے چھوڑتا۔ دوستو تم کسی طالب علم کو نااہل اور آیندہ زندگی میں ناکام تبلاتے ہو۔ مگر تمہارے ریمارکس اس یونیورسٹی اور ادارہ کے جانب ہوتے ہیں۔ جہاں وہ طالب علم تربیت پایا۔ پھر تم مجھے شرابی اور قاتل کہیئے۔ مجھے چور اچکا اور بے رحم پکارتے ہو۔ مگر میں جانتا ہوں اس سے تمہارا روئے سخن میرے والدین کے جانب ہوتا ہے جن کی تادیب و تربیت نے میری یہ حالت بنائی۔ تمہیں معلوم ہے جس طرح ٹکسال میں دہات سانچہ میں ڈھل کر وہی حروف و نقشہ اپنے پر پیدا کرتی ہے جو اس سانچے پر ہوتا ہے۔ ہاں اسی طرح میں نے بھی اپنے والدین کے زیر نگرانی تربیت پاکر انہیں عادات وخصائل کا حامل ہوا۔"

چنانچہ بچپن والدین کے لاڈ و پیار میں بسر ہوا۔ شراب وکباب سے میری جوانی کا اتصال۔ والد کی دولت خوب تھی دل کھول کر داد عیش دینے لگا۔ میرے ساتھی شہر کے متمول اشخاص کالج کے پروفیسرس اور اکثر عہدہ دار تھے۔ غرض ہر دم شراب تھی اور ہر آن شراب آخر کار دولت ختم ہوی۔ قرضہ کے بار سے گردن ٹوٹنے لگی۔ وطن سے فرار ہونے ہی میں خیر نظر آئی۔ کوئی دولت اس موقع پر لفظی ہمدردی تک جتلانے کے لئے نظر نہ آیا،،

"یقینی اب تم مجھ کو برا تصور کرتے ہو، مجھ شرابی سے نفرت کرتے ہو تمہارا کوئی سلوک میرے لئے ناگوار نہیں۔ لیکن میں باور کرتا ہوں۔ تمہارے کئی بھائی بند اس وقت کئی میری اسی حالت میں گرفتار رہیں تم میں کئی ایسے باپ ہیں جو میرے باپ کے مانند اپنی اولاد کو پھانسی کے تختہ اور نامراد موت کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ اُن سے غافل ہیں۔ تم میں مجھ ایسے بیسیوں قاتل ہونیوالے ہیں۔ سیکڑوں چور۔ ہزاروں قمار باز۔ اگر تم میں باہمت ہوں تو وہ کام کرو جس سے انھیں روز بد دیکھنا نہ پڑے"۔

میں اپنے ہم مشرب حضرات سے ملتجی ہوں کہ مجھ سے نصیحت حاصل کریں۔ اپنی دولت اور وقتی مسرت و دلبستگی میں اپنے انجام سے بے خبر نہ ہوں کیونکہ اوائل میں میری حالت بھی

ایسی ہی تھی۔ لیکن نشہ کے دیوتا کے سامنے یہ اغماض فانی ہے۔ اے خدا ـــــ تو ان کو نیک راستے پر لگا دے"۔

"اُہو ـــــ میں اس کو بھولا۔ خدا ...... میں ان الفاظ کو بیشتر اوقات شراب خانوں میں غم کے خم اسی نام کی قسم پر ختم ہوتے دیکھے ہیں۔ قمار بازی میں بیشک شکست خوردہ کو اسی کے نام کا واسطہ دیتے اور اپناہ پاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ہاں میں نے خدا کے نام کو تمام عمر انہی مقامات پر استعمال کیا"۔... مگر اتنے میں لوگ ہٹو سرکو کی صداؤں میں اس کے بوڑھے باپ کو لے آئے۔ باپ نے بیٹے کو سولی کے تختہ پر کھڑا دیکھا چکرا گیا۔ جوں ہی بیٹے کی نظر باپ پر پڑی۔ باچھیں کھل گئیں۔ نفرت و حقارت کے آثار اس کے چہرہ پر پیدا ہو گئے۔ اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر آواز دی۔

"آیئے آیئے اے میرے پدر محترم ـــــ مگر اباجان ـــــ خالی ہاتھ کیسے تشریف لائے کیا ایک دو جام شراب کے نہ مل سکے؟ اپنے لاڈلے پیارے بیٹے کی اتنی ہی دلداری؟ اُہو اباجان آپ رو رہے ہیں! کیوں؟ آپ تو اسی دن کے لئے مجھے شراب مار مار کر پلاتے تھے۔ کیا میں آپ کی تعلیم کو پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا یا۔ کیا میں آپ کا فرزند رشید نہیں ہوں۔ دوستو! ایسے کئی باپ یہاں موجود ہیں جو اس دن کے لئے اپنی اولاد کو ایسی تربیت دے رہے ہیں ـ یا ـ ایسی حالت میں دیکھکر چشم پوشی کرتے ہیں"۔ "لیکن اباجان آپ کیوں رو رہے ہیں۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اپنے لگائے ہوئے درخت کو باثمر دیکھ لیا"۔

خدایا ہر فرزند کو ایسے باپ کی تربیت میں آنے سے پیشتر دنیا سے اٹھا لے۔

خدایا میرے ان دوستوں کو توفیق دے کہ اپنے بھائیوں کو آنے والی مصیبت سے چھٹکارا دلائیں اور اس اس مذموم علت سے ان کو بچائیں۔

"دوستو میری آخری خواہش یہ ہے کہ تم اس جانب ضرور راغب ہوں گے"۔

"کیا ایک اور مرتبہ اپنے بھائیوں کو سولی پر لٹکتے دیکھنا چاہو گے"۔

"کیا ایک اور مرتبہ اپنے بہنوں اور بیٹوں کو اس طرح فاقہ زدہ کلفت زدہ مرنے دو گے؟"

"کیا ایک اور مرتبہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو زخموں سے تڑپتے اور خون میں

نہاتے دیکھو گے"؟

"نہیں مجھے تمہاری عزت اور حمیت سے ایسی امید نہیں"۔

"خدا حافظ ــــ ہاں میرے شفیق جلاد اپنا کام کر"۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینہ پر باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرہ سے رعونت اور تازگی نمایاں تھی۔ عہدہ داران متعلقہ کے اشارہ پر جلاد نے پھندے کو درست کیا۔ اس کے ہاتھ سینے سے نکال کر پشت پر باندھ دے گئے۔ آنکھوں پر ٹوپ پہنا دیا گیا۔ ساتھ ہی مجمع میں ایک غوغا بلند ہوا۔ کئی اشخاص چیخ چیخ کر رونا شروع کئے۔ اس کا باپ تھرتھرا کر گر پڑا۔ لوگ آخری منظر دیکھنے کی تاب نہ رکھتے تھے۔ سب نے آنکھوں پر رومال رکھ لیا۔ بعض نے سولی سے منہ پھیر لیا۔

تیسرے حکم پر جلاد نے تختہ کھینچ لیا۔ روح و تن کی حقیقت کشمکش کے بعد جسم نشان عبرت بن کر ساکت ہو گیا۔

عالم ترک مسکرات

حیدرآباد۔

دیورکنڈہ۔ ۱۹ر خورداد

پنڈت بگڑی مری یلیاجی وکیل ہائیکورٹ معتمد انجمن ترک مسکرات دیورکنڈہ نے ایک رپورٹ بابت ماہ خورداد ۱۳۴۸ف صدر انجمن کو روانہ کی ہے جس کا اقتباس مندرجہ ذیل ہے۔

۱۹ر خورداد ۱۳۴۸ف کو عام جلسہ ترک مسکرات منعقد کیا گیا۔ مولوی سید علی صاحب اور معتمد انجمن اردو و تلنگی میں مسکرات کے نقصانات کو واضح کرتے ہوئے تقریر کئے۔ حاضرین کی تعداد تقریباً (۱۰۰) تھی جلسہ ختم ہونے پر حاضرین کی تواضع شربت سے کی گئی۔

قیام انجمن کے بعد سے تحریک ترک مسکرات کا کافی پرچار ہو رہا ہے۔ اکثر ترک نشہ کر رہے ہیں۔

واچ کمیٹی

حیدرآباد ۲۸ رخورداد۔

نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی و صدر نشین انجمن ترک مسکرات نے بحیثیت صدر مشترکہ اجلاس عثمانیہ بلدی کانفرنس اور انگل نظام اور ویدک کانفرنس میں ۲۸ رخورداد کی شام کو ٹاؤن ہال باغ عامہ میں پڑھا وہ حصہ جو ترک مسکرات سے متعلق ہے مندرجہ ذیل ہے۔

دوسرا کام ترک مسکرات کا ہے یہ بھی ایک ایسا میدان ہے جس میں آپ کا ہر متنفس کار آمد ہو سکتا ہے۔ انجمن ترک مسکرات کے رضا کار اس وقت بہت کم ہیں کیا آپ اس کار خیر میں مدد کے لئے تیار ہیں؟ میں تقریباً روزانہ انجمن ترک مسکرات کے دفتر میں شام کو آتا ہوں اگر آپ کی طبیعت کا رجحان اس جانب ہو تو آپ مجھ سے مشورہ کر سکتے ہیں ہم۔ اس سلسلہ میں واچ کمیٹی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا کام صرف اس قدر ہوگا کہ وہ معلوم کریں کہ سرکاری قوانین و ضوابط کی پابندی سیندھی فروش کی دوکانوں پر کہاں تک ہوتی ہے۔ مگر حسب دلخواہ رضا کار نہیں ملتے ہیں۔ کیا آپ میں سے کوئی فرد اس کام کے لئے تیار رہے"۔؟

صدر انجمن ترک مسکرات سے اشتراک عمل کریں

دیورکنڈہ ۲ رتیر

انجمن ترک مسکرات دیورکنڈہ کی جانب سے آج بصدارت پنڈت نرسہوال راؤ صاحب ایم اے ایل ایل بی منصف ایک عام جلسہ ترک مسکرات منعقد ہوا۔

ایشوریرآرتھنا کے بعد اس جلسہ میں متعدد ارکان انجمن کی تقریریں ہوئیں حاضرین کا لحاظ کرتے ہوئے تلنگی میں کی گئیں۔ اس جلسہ میں عام طور پر مسکرات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کو حاضرین پر واضح کیا گیا۔ اور اس بلا کو جڑ پیڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے صدر انجمن ترک مسکرات سے اشتراک عمل کرنے پر زور دیا گیا۔

صدارتی تقریر میں بھی ترک مسکرات کی اپیل کی گئی۔ پنڈت بگڑی مری ملیا صاحب معتمد کے شکریہ کارروائی جلسہ تقریباً نو بجے ختم ہوئی۔ (م ۔ د)

ہندوستان

صوبہ مدراس

ضلع کڑپا میں ترک مسکرات کے بہترین نتائج۔

کڑپا ۔ ۵ ؍ مئی ۱۹۳۹ ء

قارئین کو یاد ہوگا کہ کڑپا میں امتناع مسکرات کا قانون نافذ کیا گیا ہے ۔ اس ضلع کے مختلف تعلقہ جات کی رپورٹیں اس خصوص میں مندرجۂ ذیل ہیں ۔ ان کے دیکھنے سے قارئین کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ مسکرات کو ترک کرنے سے عوام کی سماجی اور خصوصاً معاشی ترقی کیسے ہوتی ہے ۔ نیز تحریک مسکرات بنی نوع انسان کے آرام و آسائش اور با امن زندگی گذارنے میں کسی حد تک معاون ہے ۔ ..... (و ۔ م ۔ ر)

تعلقہ رائے چوٹی ۔

قرضوں کی ادائی ۔ واردات خفیہ کشید میں بڑی حد تک کمی واقع ہوی ہے ۔ ایک مقام سے دوسرے مقام کو گانجہ لیجانا اور افیون کو چھپاکر رکھنا اب باقی نہیں رہا ۔ اب تک جو شراب کے عادی تھے ان کی معاشی حالت اب رو بہ ترقی ہے ۔ وہ اپنے اپنے قرضوں کو ایک حد تک ادا کر چکے ہیں ۔ شادی بیاہ کے رسوم وہ اپنے گھروں میں ادا کر رہے ہیں ۔ بعض تو نئے جھونپڑیاں تعمیر کر کے پہلے سے یعنی قانون ترک مسکرات کے نفاذ کے پہلے سے خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں

غلہ زیادہ خریدا جا رہا ہے ۔

تعلقہ کملاپور

خفیہ طور سے شراب کو آمارنا یا چوری سے سیندھی یا تاڑی کو تاسنا طلق نہیں ہے پہلے کے شرابی اب غلہ زیادہ مقدار میں خرید رہے ہیں ۔

بازاری جھگڑے اب نظر نہیں آتے۔

تعلقہ پلی و یندولہ۔ یہاں کے شرابیوں کی معاشی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ انکی تصدیق پلی و یندولہ کے دیہاتی لوگوں وغیرہ کے ہفتہ واری بازاروں کی خرید و فروخت سے بخوبی ہوسکتی ہے۔ علاوہ اس کے بازاری جھگڑے اب مطلق نظر نہیں آتے عوام ترک مسکرات کرنے پر انتہائی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔

تعلقہ پودولور۔ خفیہ طور سے شراب کشید کی گئی نہ سیندھی تاسا گیا۔ چوری سے گانجہ کو اپنے قبضہ میں رکھنے کا صرف ایک ہی واقعہ پیش آیا۔ عہدیدار دیہی ترک مسکرات میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ وہ عوام کو یہ سمجھا رہے ہیں کہ امتناع مسکرات کی وجہ سے ضلع سیلم کے باشندوں کو کیا مادی فائدہ حاصل ہوا اور وہ کس طرح امن کی زندگی گزار رہے ہیں۔ عورتوں۔ جولاہوں۔ ڈسٹرکٹ منصف کورٹ کے کارکنوں کے لئے بطور خاص امداد باہمی کے اصول پر فضول خرچی کو بچانے کے لئے انجمنوں کا قیام عمل میں آیا۔

تعلقہ بدویل۔ امن کی زندگی بیت رہے ہیں۔ قانون امتناع مسکرات کے تحت اس مہینہ میں ایک مقدمہ بھی رجوع نہیں کیا۔ عوام اپنے اپنے دھندوں میں لگے ہوئے ہیں اور امن کی زندگی بیت رہے ہیں۔

جمل مڈگو۔ زندگی بہتر بنانے کی تلقین۔ تعلقہ جمل مدگو ضلع کڑاپا میں ترک مسکرات کا پرچار کیا گیا۔ انجمن امتناع مسکرات تعلقہ ہذا کی جانب سے ماہ اپریل میں کئی مقامات پر جلسہ عام منعقد کئے گئے اور عوام میں مسکرات کا استعمال ترک کرکے زندگی بہتر بنانے کی تلقین کی گئی اس خصوص میں پنڈت شیو شنکرم کلکٹر بے حد دلچسپی لے رہے ہیں۔ (آندھرا پتریکہ مدراس)

کوچین۔ مسٹر ایم۔ کے دیوس نے کوچین کی مجلس قوانین میں مندرجہ تحریک پیش کی ہے۔ ریاست کو قطعی امتناع مسکرات کے لئے تیار ہونا چاہئیے اس لئے سیندھی و شراب کی دکانیں سالانہ (۲۵) فیصدی تخفیف کی جائیں اس کی ابتداء (۱۵ ماہ اکلم ۱۱۲۹ م) سے ہو۔

اس پر مسٹر سی۔ وی ایتو نے اصل تحریک سے سیندھی کو حذف کرنے کی ترمیم پیش کی اس خیال کے تحت کہ سیندھی غریب مزدوروں کے لئے اتنی ضروری ہے کہ وہ ناقابل ترک ہے۔

ہمیں خوشی اس امر کی ہے کہ مجلس وضع قوانین میں کوئی دوسرا شخص ایسا نہیں ہے جو مسٹر ایتو کے ہم خیال ہو۔ پس ترمیم عدم تائید کی بنا پر نامنظور ہوئی۔ بالآخر جبکہ اصل تحریک پر رائے لی گئی تو (۲۵) موافق اور (۱۸) خلاف تھے۔ اس طرح بغلبۂ آراء اصل تحریک منظور کی گئی۔

مدورا۔ مجلس بلدیہ کے ایک اجلاس میں جو ۲۷ مارچ کو منعقد ہوئی تھی یہ طے پایا کہ عوام بلدیہ کی اس تحریک سے مطلع کئے جائیں جو (۱۲) سال سے کم عمر والے بچوں کو تمباکو نوشی سے محفوظ رکھنے کے متعلق تھی۔ اور ان کی مدد چاہی جائے۔ نیز دوکاندار (۱۲) سال سے کم عمر بچوں کے ہاتھ سگریٹ یا بیڑی فروخت نہ کریں۔ اور ہندوستان اسکاوٹ ایسوسی ایشن دی سیونسل اسکاوٹس سوشل سرویس لیگ اور اس قسم کی دوسری انجمنیں جن کو بلدیہ کی جانب سے رقمی امداد ملتی ہے۔ اس خصوص میں پرچار کریں۔ بلدیہ نے حکومت سے اس قسم کی درخواست کی ہے کہ دوکاندار کمسن بچوں کے ہاتھ جن کی عمر (۱۲) سال سے کم ہو سگریٹ وغیرہ فروخت نہ کرنے کے لئے اور ان اشیاء کو شتہیر کرنے کی غرض سے نوکر نہ رکھنے کے لئے قانون بنایا جائے۔

ترچنا پلی۔ حکومت مدراس کے مسودہ محصول تمباکو کے خلاف ترچنا پلی میں بیڑی سگریٹ اور ناس کی تمام دکانیں ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو کامل ہڑتال منائیں۔ کیا اچھا ہوتا اگر یہ ہڑتال صحت عامہ کے مد نظر مستقل طور پر منایا جاتا

متعدد تقاریر

دہلی۔ ۳ اپریل۔ ماسٹر سنت سنگھ آنریری سکرٹری پنجاب ٹمپرنس فیڈریشن امرت سر نے ۲ اپریل کی صبح گردوارہ بنگلہ نئی دہلی میں۔ اور شام کو گردوارہ شہید گنج وچاندنی چوک دہلی میں نشیات اور صحت عامہ کے سلسلہ میں لکچر دئیے۔

۳۔ اپریل کو آریہ سماج پنڈال ہیولاک متصل ملکہ باغ اور ریفارمٹری سٹلمنٹ میں ترک مسکرات اور صحت عامہ کے اصولوں پر میجک لنٹرن کے ذریعہ تقریریں کئے۔

یو پی۔ آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر یو پی نے امتناع مسکرات کے متعلق بادشاہ پور ضلع جونپور میں تقریر کی ضلع جونپور کے باشندوں کو ان کے ضلع میں شراب۔ چرس۔ افیون کے خلاف جہاد شروع ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ سال ایٹہ اور مین پوری کام شروع کیا گیا تھا جسمیں حیرت انگیز ترقی ہوئی۔

دوران تقریر میں آنریبل وزیر نے فرمایا کہ ہندوستان ایک غریب ملک ہے اور اس میں بیشتر غریب کسان اور مزدور بستے ہیں ہر جنوں کی زندگی تو بہت ہی قابل رحم ہے ہمیں سب کے جسم اور دماغ کو بہتر بنانا ہے۔ اور ان میں زندگی کی روح پیدا کرنا ہے جبتک شراب کے دیو کو تباہ نہ کیا جائے یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔

آنریبل ڈاکٹر کاٹجو بہت سے دیہات میں شراب نوشی کے خلاف تقریریں کیں۔

ادب ترک مسکرات (۱)

۸/ منتخب کلام

۱/۴ کرون سائز ۹۶ صفحات

نفیس کتابت بہترین طباعت

سر مہاراجہ بہادر شادؔ، نواب فصاحت جنگ بہادر

جلیلؔ جیسے عالی مرتبت ہستیوں کے کلام

ترک مسکرات جیسی بین الاقوامی تحریک پر ۸

زاویہ نگاہ ہیں۔ قیمت صرف ۶/ علاوہ محصول ڈاک

مدیا نر و دہکا گیتا ولی

۱۰/ ۳ - منتخب تلنگی گیت اور گانے

ہندوستان کے (۳۹) بہترین شعرا کے

تفکرات اعلیٰ ادبی شاہ کار۔ ہر تلنگی داں

کے لئے نایاب تحفہ ہے۔

قیمت صرف ۴/

علاوہ محصول ڈاک

پتہ :- دفتر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی، اخلاق سے متعلق ہوں گے بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط وکتابت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپے چار آنہ رکھی گئی ہے فی پرچہ ۳/ رہو گا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط وکتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

جلد۴ نمبر۱ رجسٹرڈ آصفیہ ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

آذر ۱۳۴۹ف
اکٹوبر ۱۹۳۹ء

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

نوآبادی ترک مسکرات، دبیرپورہ حیدرآباد دکن

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات۔ حیدرآباد دکن

رسالۂ ترکِ مسکرات حیدرآباد دکن

جلد (۴) ماہ آذر ۱۳۴۹ف نمبر ۱

فہرستِ مضامین

فرمان مبارک

محررشدہ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ

تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے جائیں اور عام طور پر اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے اور کمیٹی مجوزہ کو اس کے کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی مناسب اعانت ملے گی۔

ادارِیّہ

بحمد للہ صدر انجمن ترک مسکرات کو قائم ہوئے چھ سال کا عرصہ ہوا۔ اس عرصہ مدت میں انجمن نے اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے جو کچھ کوشش کی ہے اور اس طرح ملک کی جو خدمت کی ہے وہ اہل ملک سے پوشیدہ نہیں۔

اب ہم سال نو کے آغاز پر رسالہ ترک مسکرات کی چوتھی جلد کا پہلا نمبر ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ جس کے صفحہ اول پر اعلیٰحضرت حضور پر نور کا وہ فرمان مبارک جو ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ کو شرف صدور پایا درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اور صدر انجمن کو بجا طور پر فخر ہے کہ تحریک ترک مسکرات کو شاہی سرپرستی حاصل ہے یہی ارشاد ہمایونی ہمارا سرمایہ ہے اور ہماری انجمن کو جو کبھی کم نہ ہونے والا جوش عمل اور ایک روحانی طاقت حاصل ہوئی ہے وہ اسی کی طفیل ہے۔

صدر انجمن نے سال شروع ہی سے اپنا تبلیغی نظام العمل آب و تاب سے آغاز کیا ہے۔ جو تعلیمی اور مادی ابواب پر مشتمل ہے۔

کھیل میدان ریذیڈنسی اور خیریت آباد میں "کھیل میدان" (ٹمپرنس پلے گراونڈ) قائم کئے گئے۔ جہاں بچوں اور نوجوانوں کو جو مستقبل یا مستقبل قریب کے ہونے والے شہری ہیں اتحاد و صحت کا پیغام دیتے ہوئے دس کروڑ کا نقصان عظیم پہونچانے والے نشہ جیسی قومی دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جائے گا۔

مدرسہ، مطالعہ گھر نوآبادی ترک مسکرات، بیرپورہ محتاج تعارف نہیں ہے یہاں کے ٹمپرنس ہال میں جو رائے صاحب جمنا لال رام لال قیمتی کی فیاضی کا نتیجہ ہے مدرسہ کا افتتاح کیا گیا جس میں نہ صرف ساکنان نوآبادی کے بچے مفت تعلیم پائیں گے بلکہ ساکنین بھی جو کسب معاش کے لئے دن بھر باہر رہتے ہیں رات میں کچھ کام کی باتیں سیکھ سکیں گے۔ اس غرض سے کہ نوآبادی کے نوشت و خواند سے واقف باشندے اپنے اوقات فرصت کو اچھی طرح صرف کر سکیں ایک مطالعہ

گھر بھی کھولا گیا ہے ۔

نمائش نمائش کی اہمیت روز افزوں ہے صنعت و حرفت زراعت و تجارت غرض جملہ کاروبار بغیر اشتہار کے فروغ نہیں پاتے ان دونوں ترقی یا مقبولیت کی کلید اشتہار ہے ۔ اور اشتہار کا ایک اچھا ذریعہ نمائش ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف سماجی ادارے بلکہ سرکاری سررشتہ جات بھی اکثر نمائش منعقد کرتے ہیں ۔ چنانچہ صدر انجمن ترک مسکرات نے بھی نمائش ترک مسکرات کا افتتاح کیا ۔ جو حیدرآباد میں پہلی ہے ۔ نمائش ایک ہفتہ تک کھلی رہی ۔ ناظرین کی تعداد کثیر تھی ۔ صبح و شام دونوں اوقات میں عوام کثرت سے آتے تھے اور ہر چیز کو غور سے دیکھ کر متاثر جاتے تھے ۔ انجمن ترک مسکرات کو یقین ہے کہ نمائش کا اثر نہایت اچھا ہوا ہے ۔ صدر انجمن کی ہمت اب اور بڑھ گئی ہے جب کہ اس زبردست نمائش کی افتتاح نواب کمال یار جنگ بہادر جیسے امیر نے بنفس نفیس فرمائی ہے یہی نہیں بلکہ ہماری تحریک کی سرپرستی بھی اس طرح فرمائی ہے کہ اپنے صرفہ سے ایک ٹمپرنس ہال کی تعمیر کا وعدہ فرمایا ہے ۔

اس خصوص میں ہم عالی جناب رائے صاحب جمنا لال رام لال قیمتی اور عالی جناب نواب کمال یار جنگ بہادر کی مثال سامنے رکھتے ہوئے سیٹھ ساہوکاروں سے جو لکھ پتی اور کروڑ پتی ہیں ، راجاؤں سے جو وسیع سمستان کے والی ہیں جاگیرداروں سے جو وسیع رقبہ جات کے مالک و مختار ہیں اور زمینداروں ، معاشداروں ، وطنداروں و نیز حکامان ذی اقتدار سے اپیل کرتے ہیں کہ ترک مسکرات جیسی بین الاقوامی تحریک کی جسے شاہی سرپرستی کا شرف حاصل ہے حتی الامکان امداد فرمائیں اور اس طرح اپنے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت بندگان عالی کی خوشنودی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں ۔

سال نو کے آغاز پر ہم اپنے جملہ خریداروں ، معاونوں اور کرم فرما اصحاب و دیگر انجمنوں کی خدمت میں شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمیں ان کا تعاون عمل حاصل رہا ۔ محکمہ معلومات عامہ کا بطور خاص شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ ضروری مواد بر وقت مہیا کیا جاتا ہے ہم مدیران مقامی اخبارات کے نہایت ممنون ہیں کہ جنہوں نے صدر انجمن کے کارروائیوں کی اشاعت کی اور اس کی آواز کو راعی و رعایا کے کانوں تک پہنچایا ۔

والبتگان آصفی کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے ہم خدا تعالی کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ ہمارے آقائے ولی نعمت کی عمر و اقبال میں ترقی ہو ۔ جن کے سایہ عاطفت میں صدر انجمن ترک مسکرات نشہ پر فتح حاصل کرنے کے لئے رات دن کوشاں ہے ۔

امین ثم آمین

ترک مسکرات کی اصلی کامیابی کیونکر ہوگی

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر

ترک مسکرات کی اصلی کامیابی زبردستی دوکانوں کے بند کرنے سے نہ ہوگی۔ نہ ایسے قوانین نافذ کرنے سے حسب دلخواہ فائدہ ہوگا کہ کسی شخص کو شراب نہ مل سکے۔ انسان کی خلقت ہے کہ جب وہ کسی کام کے کرنے سے جبریہ منع کیا جاتا ہے تو اسی کام کے کرنے کو اس کا دل چاہتا ہے۔ جبریہ قانون نافذ کرنے سے ہمارا خیال یہ ہے کہ چھپا کر شراب بنانے کے نئے نئے طریقے لوگ نکالیں گے۔ نشہ کی آگ بجھانے کے واسطے نئی نئی چیزیں تیار کریں گے۔ لہذا اصلی علاج یہ ہے کہ لوگوں کے خیالات تبدیل کئے جائیں۔ اون کے دل میں نشہ سے نفرت پیدا کی جائے۔ حتی کہ جب کوئی شخص ان سے اس کی خواہش کرے تو وہ اس کو ایسی بری نگاہ سے دیکھیں جیسے کوئی بری چیز دیکھی جاتی ہے۔ ہم اپنے ہمدردوں سے امید کرتے ہیں کہ اس مادہ میں وہ لوگوں کی ذہنیت کو تبدیل کریں گے اور اپنی سوسائیٹی اور جلسوں میں ترک مسکرات کا اصلی ماحول پیدا کریں گے۔ اس وقت اس کی اصلی کامیابی ہوگی۔

چنانچہ برٹش انڈیا کی صوبیداری حکومتوں نے جہاں جہاں ترک مسکرات کا قانون نافذ کیا ہے وہاں وہ لوگوں کی ذہنیت بدلنے کے لئے تعلیم کا بھی انتظام کر رہے ہیں۔ حال میں مدراس پریسیڈنسی کے وزیر اعظم راجہ گوپال چاری نے جو وجوہ ترک مسکرات کے قانون کے متعلق دیئے وہ بہت دلچسپ ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ آبکاری کی آمدنی جائز آمدنی نہیں ہے۔ لہذا انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس کو بند کر کے آمدنی بڑھانے کے دوسرے طریقے اختیار کئے جائیں۔ یہ بھی انہوں نے بتایا کہ یہ آمدنی دراصل غربا کی جیب سے آتی ہے کیونکہ یہی طبقہ سیندھی شراب کثرت سے استعمال کرتا ہے۔ لہذا غربا کی جیب سے اتنی بڑی رقم حاصل کرنا اور اس کو پھر تمام لوگوں پر صرف کرنا خواہ وہ غریب ہوں یا امیر مناسب نہیں ہے۔ یہ تمام وجوہات ممکن ہے کہ اپنی جگہ پر صحیح ہوں لیکن جب تک لوگوں کی ذہنیت نہ بدلی جائیگی اس وقت تک اصلی کامیابی نہ ہوگی۔ اور اس ذہنیت کے بدلنے کا طریقہ یہی ہے کہ مدرسوں میں

سوسائٹی میں ہر موقع پر اس کو بدنام کیا جائے۔ اور جو جو خرابیاں انسانوں میں اس بری عادت سے پیدا ہوتی ہیں وہ طشت از بام کی جائیں۔ اس سے جو فائدہ ہوگا وہ مستقل ہوگا۔ پھر اگر قانون زبھی ہو تو لوگ اس سے پرہیز کریں گے۔ مسلمان ممکن ہے کہ بالکل مذہبی طبیعت نہ رکھتا ہو لیکن سور کی گوشت سے دلی نفرت رکھتا ہے۔ اسی طرح ہندو بالکل مذہبی طبیعت نہ رکھتا ہو لیکن گائے کی گوشت سے اس کو بہت نفرت ہوتی ہے اس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ سوسائٹی بچپن سے ان خیالات کو اس کے دل میں پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ سوسائٹی شراب کے خلاف لوگوں کے دلوں میں اصلی نفرت پیدا کرے۔

ہم کو افسوس ہے کہ زمانہ کا رنگ ایسا بدل گیا ہے کہ لوگ نشہ کو اس بُری نگاہ سے نہیں دیکھتے جیسا کہ چاہیئے۔ اس بدلے ہوئے رنگ کو ہم بدلنا چاہتے ہیں یہی اصلی علاج ہے۔

شراب سے اس طرح بچو جس طرح کسی زہریلی سانپ سے بعض وقت سانپ کا زہر اتر سکتا ہے لیکن شراب کا نہیں۔

(سعدیؒ)

شراب کے متعلق اب کوئی شک وشبہ نہیں رہا۔ سب کے سب عالم، طبیب اور مدبر اس بات پر متفق ہیں کہ یہ بنی نوع انسان کی بدترین دشمن ہے

گاہے گاہے بھی تم پیا نہ کرو
رفتہ رفتہ طلب نہ ہو جائے

شرابی خدا کا نافرمان بندہ ہے۔ اس کو جہنم کی توقع رکھنی چاہیئے۔

(امام شافعیؒ)

شراب پینے سے عقل میں فتور آتا ہے

(سوامی دیانند)

امتناع مسکرات کا مستقبل

جناب ڈاکٹر میر سیادت علیخاں صاحب ڈی۔ او۔ گار معتمد امور عامہ

وزارت صوبہ متحدہ کے آنریبل ڈاکٹر کاٹجو (اکسائز منسٹر) نے حال میں امتناع مسکرات کی پالیسی پر ایک پرزور تقریر کی۔ وزیر موصوف اس پالیسی کے سرگرم حامیوں میں ہیں۔ اور انھیں یقین کامل ہے کہ یہ پالیسی نہ صرف اخلاقی لحاظ سے صحیح ہے بلکہ قابل عمل بھی۔ اس تقریر پر اخبار ریڈر مورخہ ۱۰ ر و ۱۱ ر ستمبر ۱۹۳۹ء میں ایک نامہ نگار نے تنقید کی ہے۔ جس میں امتناع مسکرات سے پیدا ہونے والے خرابیوں پر ان کے خطرات کا ذکر کیا ہے۔ مختصراً یہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) امتناع مسکرات سے ناجائز کشید کو بہت فروغ ہوگا۔ وزیر موصوف نے یہ جو فرمایا ہے کہ ناجائز کشید امتناع مسکرات سے پہلے ہی تھی۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن اس پالسی اور اس امتناع سے اب اس کو بہت فروغ ہوگا۔

(۲) امتناع مسکرات کی پالسی کا نفاذ پولس اور آبکاری عہدہ داروں کے ذمہ ہے۔ پولس بوجوہات اس میں زیادہ حصہ نہیں لے سکتی۔ آبکاری کے عہدہ داروں کو کافی اختیارات نہیں ہیں۔ عوام کی ہمدردی امتناع مسکرات کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس لئے سراغ رسانی میں دشواری ہوتی ہے۔ اور گواہ فراہم نہیں ہوتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عدالت سے مقدمات خارج ہو جاتے ہیں۔ آبکاری کے عہدہ داروں میں رشوت ستانی زیادہ ہو جانے کا اندیشہ بھی ہے۔ اور جن مقدمات میں سزا رہوتی ہے سزا یافتہ اشخاص جیل خانوں میں مجرمین کی صحبت اور سزا کی وجہ سے خطرناک مجرم ہو جائیں گے۔

۲۔ ڈاکٹر کاٹجو نے نادانستہ اعتراف کر لیا ہے کہ ہندوستان میں نشہ کی قومی عادت نہیں ہے اور بہت ہی کم لوگ مسکرات کے عادی ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر ایک چھوٹی سی بیماری کے لئے اتنا بڑا آپریشن یعنے کامل امتناع مسکرات ضروری نہیں تھا وغیرہ۔

میری رائے اس تنقید کے متعلق یہ ہے کہ اس میں اس بنیادی امر کو فراموش کر دیا گیا ہے

کہ کانگریس وزارتیں نہ صرف جبری طور پر امتناع مسکرات کر رہی ہیں بلکہ اس کی بھی بہت کوشش کر رہی ہیں کہ مسکرات کی برائیوں کو وسیع پیمانہ پر گوناگون طریقوں سے عوام کے ذہن نشین کریں تاکہ قلب ماہیت ہوجائے اور عوام از خود اس کی برائیوں سے واقف ہوکر اس سے بالقصد اجتناب کریں۔

اس میں شک نہیں کہ ہروہ قانون بے اثر رہتا ہے جس کو قوم کی اخلاقی قوت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ سوال یہہ ہے کہ کیا امتناع مسکرات کو قوم کی اخلاقی تائید حاصل ہے یا نہیں۔ اگر بالفرض میں یہہ تسلیم بھی کرلوں کہ اس وقت کما حقہ اخلاقی تائید حاصل نہیں ہے تو یہ امر ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ کانگریس وزارتیں اس کے حصول کی ہر ممکنہ طریقے سے کوشش کر رہی ہیں۔ لکچر لانٹرنا لکچر طبی تحقیقات۔ پروپاگنڈہ وغیرہ سے اتنے اچھے طریقے پر مسکرات کی خرابیاں ذہن نشین کرائی جارہی ہیں کہ یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اسے اخلاقی تائید حاصل ہوجائے گی۔ گو میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی اس خصوص میں بھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ پس اگر قوم کی اخلاقی تائید امتناع مسکرات کی پالسی کو حاصل ہے تو تنقید میں بیان کردہ خرابیوں میں کچھ بہت زیادہ قوت نہیں رہے گی۔ کیونکہ رائے عامہ ان کو کافی حد تک روک دے گی۔ ناجائز کشید کا فروغ امریکہ کی مثال سے ظاہر ہے کہ جس زمانہ میں امریکہ میں امتناع مسکرات کا دور دورہ تھا۔ وہاں ناجائز کشید کو بہت فروغ ہوگیا تھا۔ اور حکومت ممالک متحدہ امریکہ نے لاکھوں ڈالر سالانہ صرف کرکے عہدہ داران آبکاری کی ایک فوج تیار کر رکھی ہے۔ اس کے باوجود ناجائز درآمد وکشید جاری رہی ہے۔ یہ سب کچھ صحیح ہے تاہم مس فرگوسن نے جو دو ماہ قبل بلدہ آئی تھیں ایک پتہ کی بات کہی ہیں جو یہ ہے کہ امریکہ میں امتناع مسکرات کی پالیسی اس لئے ناکام رہی کہ قانون ممانعت نافذ کرتے ہی حکومت امریکہ نے تعلیمی جدوجہد کم کردی اس لئے جوں جوں مسکرات کی خرابیاں قوم اور اس کی نئی نسل کے ذہن سے دور ہوتے گئے ناجائز کشید ودرآمد شراب کو فروغ ہوتا گیا۔ اور سوئے اتفاق سے حکومت پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ اس نے امتناع مسکرات کی پالسی ہی ترک کردی۔ لیکن اب پھر امریکہ میں امتناع مسکرات کی تعلیمی پہلو پر زور دیا جا رہا ہے۔

میری دانست میں بات یہی ہے کہ اصلاح قلب ماہیت کے ذریعہ ہی سے ہونی چاہئے ہماری حکومت اور معزز صدر نشین صدر انجمن ترک مسکرات اس دانشمندانہ پالسی پر عمل فرما رہے ہیں۔ کانگریس کی بھی یہی پالسی ہے گو اس نے اس کے ساتھ یہ بھی مناسب سمجھا ہے کہ جبری پہلو پر بھی عمل شروع ہوجائے۔ اور چونکہ شراب نوشی اس ملک کی قومی عادت نہیں ہے اس لئے اگر تعلیمی پہلو پر زور دیا جائے تو یہ قبیح عادت جو چند افراد کو ہوگئی ہے چھوٹ سکتی ہے۔ فقط

ہائے کیا رسوا سر بازار کرتی ہے شراب

مولوی میر حبیب علی حبیب امدادی ۔

تندرستی دین و ایمان آبرو اور جان و مال
چھوڑتی کچھ بھی نہیں جب وار کرتی ہے شراب

فالج و لقوی و سل ضعف جگر ضعف دماغ
جسم میں پیدا بہت آزار کرتی ہے شراب

ماں بہن چھوٹے بڑے کا کچھ نہیں ہوتا لحاظ
ناسزا۔ نااہل ۔ ناہنجار کرتی ہے شراب

میکشوں کے حال پر ہے اک زمانہ طعنہ زن
ہائے کیا رسوا سر بازار کرتی ہے شراب

چند روز

جناب فرخ امرتسری

میکشو! ہیں جام و مینا چند روز
اور ہو تو خوار رسوا چند روز

خواب غفلت رات دن بھائی ہو کیوں
اس سرا میں ہے بسیرا چند روز

کرتے ہو مستی میں ضائع وقت کیوں
ہے میسر سیر دنیا چند روز

دین و دنیا کے فرائض بے شمار
اور حاصل وقت سارا چند روز

عاقبت کی فکر بھی کچھ چاہیئے
ہے یہ دنیا کا تماشا چند روز

ہوش سے کچھ کام لو اے میکشو
ہے عبث یہ شور و غوغا چند روز

دل کو اے فرخ منور کیجیئے
نور جاں ہے جلوہ فرما چند روز

عالم ترک مسکرات

بلدہ و مضافات

نمائش ترک مسکرات ۔ نواب کمال یار جنگ بہادر کی فیاضی

ترپ بازار | صدر انجمن ترک مسکرات نے نہایت شاندار نمائش ترک مسکرات کا اہتمام کیا۔
اس کی افتتاح ۱۰ر آذر ۱۳۴۹ ف کے شام کے ۵۔۳۰ بجے نواب کمال یار جنگ بہادر نے فرمائی۔ عمارت رنگین جھنڈیوں سے آراستہ کی گئی۔ ایک وسیع شامیانہ ڈالا گیا۔ فرنیچر کا خاص انتظام تھا۔ شہر کے معززین وکلاء اور عہدہ داران سرکاری مدعو کئے گئے۔ دیگر ادارہ جات سے تعاون عمل کی درخواست کی گئی وقت سے پہلے ہی شامیانہ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ وقت مقررہ پر عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر نے نواب کمال یار جنگ بہادر کا استقبال کرتے ہوئے تقریر فرمائی۔ زاں بعد نواب کمال یار جنگ بہادر نے جوابا مقالہ پڑھا حاضرین جلسہ نے نواب صاحب کو پھولوں کے ہار پہنائے نیز نقرئی قینچی سے نمائش ہال کے داخلہ پر باندھے ہوئے ریشمی ڈورے کو کترتے ہوئے نواب صاحب نے تالیوں کی گونج میں افتتاحی رسم ادا کی اور بہ معیت صدر نشین صدر انجمن نمائش ہال میں تشریف لے گئے جہاں نمائش کا ہر ایک مد تفصیلاً صدر نشین صاحب نے بتلایا۔ اس طرح نمائش حال سے باہر جاتے وقت صدر نشین صاحب نے یہ اعلان فرمایا کہ عالیجناب نواب کمال یار جنگ بہادر نے اپنے صرفہ سے ایک ٹمپرنس ہال کی تعمیر کا وعدہ فرمایا ہے۔ ۷ ½ بجے تک ناظرین کا تانتا لگا رہا۔ اس طرح پہلے روز کا پروگرام ختم ہوا۔
یہ نمائش ۱۴ر آذر تک جاری رہی روزانہ صبح ۹ تا ۱۲ اور شام کو ۴۔۳۰ تا ۷۔۳۰ تک کھلی رکھی گئی۔ ناظرین کی کافی تعداد آخر دن تک رہی۔
اس نمائش میں تصاویر رنگین اور سادہ کھینچے ہوئے اور چھپے ہوئے متعدد رکھے گئے تھے جن میں سے دو سلسلے ایسے تصویروں کے تھے جن میں کھاتے پیتے گھرانوں کے کماؤ شرابی ہوجانے سے سارا خاندان کیسے تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔ ظاہر کیا گیا تھا۔

حیدرآباد کے مایہ ناز آرٹسٹ مسٹر قیوم نیئر کے رنگین تصاویر تھے جن میں سے ایک میں تارک مسکرات کی روزمرہ زندگی کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ اسی طرح دوسرے میں ایک نشہ باز کی روزمرہ زندگی کا ایک اور میں اس ریاست ابد قرار کے دس کروڑ روپیے سالانہ کیسے شیطان شراب کے نذر کئے جارہے ہیں واضح کیا گیا ہے۔ حیدرآباد کے ایک اور بہترین کاریگر مسٹر جی۔ رکما جی بلدہ نشین جو نرمل کے باشندے ہیں۔ اور جن کا حال مقام بلدہ ہے دیہاتی شرابی اور اس کے بیوی بچے ایک غمگین شرابی اور ایک سیندھی خانہ لکڑی کے بنا کے۔ جو فنی نقطۂ نظر سے واقعی قابل قدر ہیں۔

کئی ماہ قبل خاص طور پر نمائش کے لئے لاہور کے کرشنا پلاسٹر ورکس سے بہ صرف کثیر انسانی جسم کے اندرونی اعضاء (ایک باصحت انسان اور ایک شرابی کے گردے۔ دل و دماغ اور جگر) منگوائے گئے جو ہوا بند کانچ کے صندوقوں میں محفوظ رکھے گئے ہیں اور ان کو سمجھانے کیلئے سررشتہ طبابت کی جانب سے ڈاکٹر کشن راؤ مانویکر صاحب ڈاکٹر نصرت علیخاں صاحب اور ڈاکٹر اشونت راؤ صاحب روانہ کئے گئے جنہوں نے اپنی طبی قابلیت سے ناظرین کو مستفید ہونے کا بہترین موقع دیا۔

اس نمائش میں ایک خاص امر جو ناظرین کو زیادہ پسند تھا۔ وہ یہ کہ دو بوتل تاڑی جو ۶/ ۸/ میں آتی ہیں اس کے ساتھ اس دام میں اشیاء ما یحتاج رکھے گئے تھے۔ دوسرے طرف شراب کی بوتلیں جو لعہ ۔ لعہ ۔ لعہ اور عہ میں آتی ہیں ان کی قیمتوں کے مساوی اشیاء جو روزمرہ زندگی میں کام آتی ہیں جیسے پارچہ یا صحت کو برقرار رکھنے یا طاقت پیدا کرنی والی اشیاء جیسے دودھ اور میوہ وغیرہ رکھ دیئے گئے۔ تاکہ شرابی اندازہ کریں ایک روز کے نہ پینے سے اتنی کام کی چیزیں آسکتی ہیں وغیرہ۔

ناظرین کو نقشہ جات، تصاویر، وغیرہ سمجھانے کے لئے مسٹر مانک راؤ مسٹر لکشمن راؤ۔ مسٹر وٹھل راؤ۔ اور مسٹر راگھویندر راؤ ۔ و جناب صابر علی صاحب مقرر کئے گئے جو تلنگی کنڑی مرہٹی اور دو زبانوں میں واقعات سمجھاتے رہے۔

ذیل میں عالی جناب صدر نشین انجمن (نواب مرزا یار جنگ بہادر) عالی جناب نواب کمال یار جنگ بہادر کے تقاریر درج کئے جاتے ہیں

تقریر نواب مرزا یار جنگ بہادر

جناب نواب کمال یار جنگ بہادر۔

انجمن ترک مسکرات کی تاریخ یہ ہے۔

جب اعلیٰ حضرت بندگانعالی کو یہ معلوم ہوا کہ شراب ونشہ خواری کی وجہ سے ان کی عزیز رعایا، روزبروز قعرِ مذلت میں گرتی جارہی ہے اس وقت اس کی تدابیر اختیار کرنے کے لئے کہ ان کو اس پستی سے کیوں کر بچایا جائے ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ جس کی صدارت کی عزت مجھکو بخشی گئی اس کمیشن میں حیدرآباد کے چند معزز عہدیدار و نیز طبقہ عیسائیوں کے مذہبی پیشوا ریورنڈ سیالکٹ بھی رکن تھے۔ کمیشن نے تفصیلی رپورٹ پیش کی جس پر ۱۱ رمضان ۱۳۵۲ھ کو جو فرمان شرفصدور پایا وہ حسب ذیل تھا۔

> تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے جائیں اور عام طور پر اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے اور کمیٹی مجوزہ کو اس کے کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی مناسب اعانت ملے گی۔

اس وقت سے لیکر آج تک یہ کمیٹی اپنا مقصد پورا کرنے کیلئے مختلف طریقے اختیار کر رہی ہے اس کمیٹی کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اس وقت رعایا سرکار عالی کی گاڑہی کمائی کا تقریباً پانچ کروڑ روپیہ سالانہ اس مخرب عادت پر صرف ہورہا ہے اس کے علاوہ جو اخلاقی وجسمانی نقصانات ہورہے ہیں اگر وہ بھی شامل کرلئے جائیں تو اس کی مقدار تقریباً دس کروڑ تک پہنچ جاتی ہے۔ جو مختلف طریقے ہم نے اختیار کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ حتی الامکان تمام مدارس و درسگاہوں میں ہماری صدا پہنچائی جائے۔ اور ہمارے نوجوان لڑکوں کو مسکرات کے خراب نتائج سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ تقریباً ایک ہزار درسگاہوں میں ہماری انجمن کا ماہوار رسالہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً (۳۸۰۰) تین ہزار آٹھ سو مواضعات میں یہ رسالہ تقسیم ہوتا ہے۔ اسی طرح سے اور بہت سے طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔ شہر کے گلی کوچوں

میں ہمارے رضاکار لڑکے ترک مسکرات کے ترانے گاکر ان لوگوں کی ہمدردی حاصل کرتے ہیں جو اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ منجملہ مختلف تدابیر کے ایک تدبیر ہم نے یہ اختیار کی ہے کہ ایک ایسی نمائش کا انتظام کیا جائے جس میں اس امر کے دکھلانے کی کوشش کی جائے کہ شراب نشہ کا اثر انسان کے دل و دماغ اور تمام اعضاء رئیسہ پر کیا پڑتا ہے اور انسان کی روزانہ خانگی زندگی اس سے کس قدر متاثر ہوتی ہے۔ آج ہم کو اس کی بہت مسرت ہے کہ حیدرآباد کے امراء عظام میں سے ایک امیر نے ہماری درخواست کو منظور کیا کہ اس نمائش کی افتتاح کریں۔ ہمکو پوری امید ہے کہ آپکے امراء کی ہمدردی سے ہماری کامیابی کی رفتار اور زیادہ تیز ہوجائےگی۔ اب ہم آپ سے استدعاء کرتے ہیں کہ اس نمائش کی افتتاح فرمادیں۔

جوابی تقریر۔ نواب کمال یار جنگ بہادر

نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر انجمن ترک مسکرات و دیگر اراکین کمیٹی ترک مسکرات اس انجمن کے افتتاح کرنے کی مجھے خاص مسرت ہے مجھکو خوب معلوم ہے کہ مسکرات سے آج کل کس قدر انسانوں کی زندگی برباد ہورہی ہے۔ اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تمام قوموں کی توجہ اس عالمگیر مسئلہ کی طرف مبذول ہے۔ ہر قوم اس وبا کے دور کرنے کے لئے اپنے اپنے طریقوں سے کوشش کررہی ہے حتیٰ کہ امریکہ میں یہ نوبت پہنچ گئی تھی کہ ایک عرصہ تک اس کا استعمال قطعی ممنوع کردیا گیا تھا لیکن معلوم ہوا کہ وہاں لوگ مختلف طریقوں سے قانون شکنی کیا کرتے تھے۔ گو کہ قانون میں ترمیم کی گئی مگر ترک مسکرات کی کوششیں برابر جاری رہیں۔ ولایت میں جگہ جگہ دودھ کی دوکانیں اس طرح سے قائم کی جارہی ہیں کہ جو لوگ اس کے عادی ہیں وہ بجائے شراب کے دودھ آسانی سے حاصل کرسکیں۔ اس کے فروخت کرنے کے اوقات میں بہت کمی کردی گئی آج ولایت میں بھی اس کا استعمال، کرنا معیوب نظر سے دیکھا جانے لگا ہے۔ فرانس میں خاص طور سے اس کو بند کرنے کے لئے نمائشیں ترتیب دیجارہی ہیں۔ جرمنی بھی قطعی ممانعت کے قانون پر غور کیا جارہا ہے۔ اور ایک حد تک ترک مسکرات پر عمل ہورہا ہے بہرکیف یہ مسئلہ اب عالمگیر ہے ہندوستان میں اس وقت جو کوشش ہورہی ہے اُسکے اعادہ کرنیکی ضرورت نہیں سب کو معلوم ہے کہ بمبئی و مدراس کے وزراء نے جو انتھک کوشش کی ہیں ان کے نتیجے اخباروں سے معلوم

ہوتے ہیں بہت اچھے نکلے ۔ وہ لوگ جو کہ اپنے بیوی بچوں کو فاقہ میں رکھا کرتے تھے ان کی کمائی انہیں کے بچوں اور بیویوں پر صرف ہو رہی ہے۔ لوگوں میں خوشی اور فارغ البالی کے آثار نمودار ہیں ۔ اگر ہمارے پڑوسی صوبہ جات کامیاب ہو گئے ۔ اور ان میں کسب معاش کی قوت بمقابلہ ہمارے لوگوں کے بڑھ گئی تو پھر اقتصادی میدان میں مقابلہ کرنا دشوار ہوگا۔ ان کا کاشتکار ہمارے کاشتکار سے زیادہ محنت کرے گا۔ ان کا مزدور ہمارے مزدور کے مقابلہ میں زیادہ کارآمد ہوگا ۔ اور ان کی ہر چیز جس کا مقابلہ کرنے کی ہم کوشش کریں گے بازار میں سستی اور بہتر نظر آئے گی یہ ایک ایسا سیاسی مسئلہ ہے جس پر ہر شخص کو آج ہی سے غور کرنا چاہئے ۔ اس میں شک نہیں کہ ہم اس وقت تک قطعی ممانعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ لوگوں کی ذہنیت بدلنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے لوگوں میں مسکرات کی طرف سے نفرت پیدا کرنا چاہئے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ لوگوں کو یہ بتلایا جائے کہ دراصل اس کے کیا کیا نقائص ہیں جو نمائش کہ آج ترتیب دی گئی ہے اس کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس کے اثرات انسان کی معمولی زندگی روزانہ کے آرام اور ان کی جسمانی روحانی ترقی پر نشہ کا کس قدر خراب اثر پڑتا ہے ۔ میں بہت مسرت کے ساتھ اس نمائش کی افتتاح کرتا ہوں ۔ مجھکو امید ہے کہ لوگ جوق جوق اس کو آکر دیکھیں گے ۔

اور جو رسالہ ترک مسکرات کا اس انجمن نے جاری کیا ہے اس کی اشاعت کرنے میں کوتاہی نہ کریں گے ۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں اس نمائش کا افتتاح کرتا ہوں

نو آبادی میں مدرسہ مطالعہ گھر ۔

دبیرپورہ مطالعہ گھر اور مدرسہ کا افتتاح کرنے کے لئے ایک جلسہ عام ۸ آذر ۱۳۴۹ف نو آبادی ترک مسکرات دبیرپورہ میں بصدارت جناب ڈاکٹر سیادت علیخاں صاحب منعقد کیگئی نو آبادی میں بسنے والے تمام حاضر جلسہ تھے ۔ ۵ ۔۔ ۳۰ بجے شام کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا ۔ جناب عبدالکریم صاحب، جناب عبدالرحمن صاحب جناب شیخ حیدر صاحب، اور جناب عبدالباسط صاحب نے علی الترتیب حفظان صحت، شراب کی برائیاں، ترک مسکرات، اور شراب کا اثر طبی نقطہ نظر سے پر تقریر کی ۔ نظمیں پڑھی گئیں ۔ نو آبادی کی رپورٹ سنائی گئی اور صدر جلسہ کو پھول پہنائے گئے تالیوں کی

گونج میں جناب صدر نے مطالعہ گھر و مدرسہ کا افتتاحی رسم ادا فرمایا سلیٹ پنسل، قلم، دوات، اور کاغذ وغیرہ بچوں کو تقسیم کئے گئے۔ صدر جلسہ نے مذکورہ تقاریر پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک بسیط تقریر فرمائی۔ اس طرح جلسہ ۷۔۵ اکو کامیابی کیساتھ ختم ہوا۔

لیانٹرن شو

ملک پیٹھ اس سلسلہ میں میاجک لنٹرن شو کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ نیز بصدارت عالی جناب نواب یٰسین جنگ بہادر (رکن صدر انجمن) بہ احاطہ نواب صاحب موصوف ۷۔۳۰ سے ۹ بجے تک میاجک لیانٹرن شو دکھلایا گیا۔ مسٹر مانک راؤ نے تقریر کی۔

گنیش چوتھی اور ترک مسکرات کا پرچار

گولی گوڑہ گنیش چوتھی کے سلسلہ میں عام طور پر اچھو (جلسہ) منائے جاتے ہیں جو تقریباً ایک ہفتہ تک جاری رہتے ہیں ایسے موقعوں پر سماج سدھار سے متعلقہ ڈرامہ، مکالمہ، تقاریر اور میجک لیانٹرن کی نمائش وغیرہ کا اہتمام علاوہ مذہبی رسومات کے کیا جاتا ہے۔ اس سال ایسے اچھوؤں سے بھی تعاون عمل کرنے کا موقع ملا۔

نیز معتمد مارکنڈے یا بھگت سماج (گولی گوڑہ) کی درخواست پر صدر انجمن کی جانب سے مسٹر مانک راؤ نے ۱۸ آبان ۴۸ ۱۳ فصلی کے ۹ ½ بجے سے ۱۰ تک مسکرات پر تقریر کی چونکہ اس جلسہ میں خواتین کی زیادہ تعداد تھی۔ مقرر نے خاص طور پر الکحل اور خواتین کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے ان سے اپیل کی کہ کم از کم ان کی اولاد کی بہبودی کی خاطر جس کو وہ جان سے زیادہ پیار کرتے ہیں اور جس پر ہمارے ملک کی امیدیں وابستہ ہیں نشہ کرنا چھوڑ دیں۔

مارکنڈے یا بھگت سماج کے معتمد نے صدر انجمن کا شکریہ ادا کیا کہ اس میجک لیانٹرن شو کا اہتمام کرکے اچھو کو کامیاب بنایا۔ تالیوں کی گونج میں جلسہ ختم ہوا۔

پہلی تقریر کنڑی زبان میں

عیسیٰ میاں بازار کنڑی زبان میں پہلی میاجک لنٹرن شو کا انتظام کرناٹک سماج کے تعاون عمل سے کیا گیا جو نہایت کامیاب رہا۔

گنیش اچھو کے موقع پر میجک لنٹرن کے ذریعہ کنڑی زبان میں ترک مسکرات کے متعلق خیالات کا اظہار کرنے کیلئے مسٹر وٹھل راؤ سلنگسکو، مسٹر لکشمن راؤ چلگری روانہ کئے گئے۔

چنانچہ ۱۱ر آبان ۱۳۴۹ف رات کے ۹ بجے ایک جلسہ میں جہاں کنڑی بولنے والوں کی ایک کثیر تعداد جمع تھی مسٹر لنگسکور نے کنڑی زبان میں میجک لنٹرن کے ذریعہ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک موثر تقریر کی اس تقریر کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ کنڑی زبان کی یہ پہلی تقریر ہے جس کا اہتمام صدر انجمن کی جانب سے کیا گیا ہے۔ نیز مقرر نے دوران تقریر میں حاضرین کو صدر انجمن سے تعارف کراتے ہوئے اس کی پالیسی کا اجمالاً اظہار کیا۔

معتمد سماج کی جانب سے مقرر صدر انجمن کا شکریہ ادا کئے جانے پر جلسہ ختم ہوا۔

سلطان بازار گنیش اچھو کے سلسلے میں سارہ جنک گنیش منڈل سلطان بازار کی خواہش پر صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے ایک میاجک لیانٹرن شو کا اہتمام کیا گیا۔ نیز ۱۳ر آبان ۱۳۴۹ف مسٹر لنگسکور نے قصبہ ہریداسی کو کنڑی زبان میں میجک لیانٹرن کے ذریعہ تبلایا۔ حاضرین کی تعداد و دیگر انتظامات کے لحاظ سے یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

دلچسپ پروگرام　　　حاضرین کی چائے نوشی

بھوئی گوڑہ منجانب صدر انجمن ترک مسکرات جناب ڈاکٹر سیادت علی خاں صاحب مددگار معتمد امور عامہ رکن دوامی انجمن ترک مسکرات کی صدارت میں ایک جلسہ ترک مسکرات ۲ر اکٹوبر ۱۹۳۹ء کو بھوئی گوڑہ میں منعقد کیا گیا۔

اس جلسہ میں بھوئی گوڑہ میں بسنے والوں کے علاوہ اطراف کے محلہ والے بھی شریک جلسہ تھے پنڈت شام راؤ جی کنڑ اکٹر جو سکندرآباد ٹمپرنس کمیٹی کے سرگرم رکن ہیں تلنگی میں نہایت موثر تقریر کی رنگین تصاویر تبلاتے ہوئے فاضل مقرر نے حاضرین پر یہ واضح کیا کہ کوئی جانور ایسا نہیں جو منشیات کا

استعمال کرتا ہو۔ صرف یہ حضرت انسان ہی کی کارگذاری ہے جو اشرف المخلوقات ہیں۔ اس کے بعد انہی تصاویر کے ذریعہ ایک خاندان کا حال بتلایا جو شراب کے استعمال کی بنا پر بے حال ہو گیا تھا۔ نیز ایک خوشحال خاندان کا کماؤ شخص کرنا کہا چند ہی دنوں بعد سے اس کی آمدنی ساری کی ساری شراب کے بھینٹ ہونے لگی۔ بیوی بچے کھانے کو ترستے تھے۔ اتنے میں ایک روز کا واقعہ ہے کہ وہ شرابی بدمست ہو کر اسی شراب خانہ میں گیا وجہ ایک دوسرے شرابی سے ہاتھا پائی کیا۔ آخر میں خنجر سے اسے بھونک بھی دیا نتیجتاً اس کو قید کی سزا بھگتنی پڑی۔

اس کے بعد مسٹر شرما پروفیسر محبوب کالج نے بھی تلنگی زبان میں مسکرات کے استعمال سے ہونیوالے سماجی نقصانات کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ نو آبادی میں بسنے والے ایک چھوٹے سے لڑکے نے جس کی عمر مشکل سے گیارہ سال ہوگی ایک مضمون پڑھا۔ جس کو جناب صدر نے پسند کیا۔

پنڈت سری پت راؤ صاحب پلیڈر گریڈ وکیٹ زبان اردو تقریر کرنے کے بعد جناب صدر نے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا اور نو آبادی میں بسنے والوں سے اپیل کی کہ جتنی جلد ہو سکے مسکرات کا استعمال ترک کر دیں۔ اس طرح عملاً جب نو آبادی تارکان مسکرات کی آبادی ہو جائیگی تو ایک ہال بنام ٹیمپرنس ہال تعمیر کیا جائے گا جس میں بچوں اور بڑوں کے لئے مدرسہ قائم کیا جاسکے گا۔ ایک مطالعہ گھر بھی کھولا جائے گا اور بچوں کو کھیلنے کے لئے جگہ ہوگی خصوصاً شام کا وقت ایک با امن شہری کی طرح گزارنے کی سہولتیں بہم پہونچائی جائیں گی ہاں تمام پروگرام کا یہ اثر ہوا کہ بہت سے افراد اقرار ترک مسکرات کرنے پر آمادہ ہوئے اور کمیٹی کے مجوزہ فارم پر برضا و رغبت اپنے اپنے دستخط کئے۔ تالیوں کی گونج میں کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔ حاضرین کی تواضع چاء سے کیگئی جس کو ازراہ کرم جناب سیٹھ لکشمی نواس جی جوئی وال سیتارام باغ نے سپلائی فرمائی تھی۔ اس خصوص میں صدر انجمن سیٹھ صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

قابل داد کارنامہ

مبارکپور امنت گیری بتاریخ ۱۵ آذر ۱۹۴۹ء بمقام رام باغ (امنت گیری) چھاونی سکھان میں مسمی تلجا سنگھ ولد مان سنگھ سے بہت سی شراب الکحل اور آلات کشید برآمد کیا۔ خصوصاً اس معاملہ میں سب انسپکٹر صاحب کی ہمت و جوانمردی قابل داد ہے۔ اور سر رشتہ آبکاری کی انسدادی رجحان قابل ستائش ہے۔

عالم ترک مسکرات — اضلاع و دیہات

ایک چھوٹے سے موضع میں انجمن قائم کیا گیا

سرویل سرویل تعلقہ باغات کا ایک موضع ہے جو حیدرآباد سے ۴۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں پر شراون بدی ۱۰ مطابق ۲ آبان ۱۳۴۹ف رام لنگیشور مندر میں ایک جلسہ ترک مسکرات منعقد کیا گیا حاضرین کی تعداد کوئی چار پانچ سو تھی۔

مسٹر وینکوب راؤ، مسٹر وٹھوبا راؤ کے حمد الٰہی سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ مسٹر ولیسی ریڈی ستیا نارائن ریڈی نے ترک مسکرات کے متعلق ایک موثر تقریر کی۔ ازاں بعد انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا۔ جو حسب ذیل ہے

صدر = مسٹر وینکٹ نارائن ریڈی۔ نائب صدر = مسٹر ولیسی ریڈی۔ نائب صدر مسٹر ولیسی ریڈی ستیا نارائن ریڈی۔ معتمد۔ مسٹر وینکٹا ریڈی۔ نائب معتمد = مسٹر پٹا بھی راما۔

اراکین۔ مسٹر پگڑی مری [illegible] مسٹر پگڑی [illegible] [illegible] مسٹر کنکیا مسٹر گڈیتی نرسیا۔ مسٹر گنا کنک ریڈی۔

شرابیوں کی تعداد گھٹ رہی ہے۔

اودگیر جناب معتمد صاحب انجمن ترک مسکرات اودگیر کی رپورٹ منبہ ہے کہ مسٹر کیشور راؤ وکیل۔ مسٹر ترمبک [illegible] وکیل [illegible] وکیل [illegible] انجمن ترک مسکرات نے بضمن دورہ تنظیم دیہی ۹ آبان کو موضع [illegible] کا دورہ کیا۔ اس موضع کی مردم شماری تقریباً (۲۰۰۰) ہے منجملہ دیگر امور کے ترک مسکرات [illegible] یہاں صرف [illegible] اس مرض میں مبتلا تھے جن کی تعداد اب کم ہو رہی ہے۔

آندھرا کانفرنس میں ہماری تبلیغ۔

جوگی پیٹھ ۲ آبان ۱۳۴۹ف جوگی پیٹھ میں بصدارت [illegible] صاحب [illegible] آندھرا کانفرنس ضلع میدک منعقد ہوئی۔ [illegible] دیہاتی اس کانفرنس

میں شریک ہونے کے لئے ضلع میدک کے متعدد تعلقہ جات سے آئے ہوئے تھے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حسب خواہش جناب معتمد صاحب آندھرا کانفرنس سٹانڈنگ کمیٹی ترک مسکرات کے پرچار کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ مسٹر مانک راؤ اس غرض کے لئے جوگی پیٹھ روانہ کئے گئے۔

کھلے اجلاس میں ٹھیٹ تلنگی زبان میں حاضرین کو صدر انجمن ترک مسکرات کا تعارف کراتے ہوئے مسٹر مانک راؤ نے انجمن کے تبلیغی مساعی کا ذکر کیا۔ اس کا اظہار کرتے ہوئے کہ رعایائے تلنگانہ کی معاشی کی زبردست وجہ اُن کی نشہ بازی اور فضول خرچی ہے جو سماجی (عمرانی) روایتوں پر کی جاتی ہے۔ تقریباً آدھ گھنٹہ تک نشہ بازی سے ہونے والے معاشی و سماجی نقصانات کو حاضرین پر واضح کیا مسٹر مانک راؤ کے خواہش پر پنڈت ایم۔ وینکٹشور راؤ صاحب نے یوم ترک مسکرات کے سلسلہ میں شائع کیا ہوا۔ مدیانرو دھک گیتا ولی (ادب ترک مسکرات تلنگی) میں سے چند گیت سنائے جو بہت پسند کئے گئے۔

انجمن قائم کیا گیا اور کام بھی شروع کیا گیا

مریال گوڑہ بسلسلہ اندھرا کانفرنس لگنڈہ مسٹر مانک راؤ بغرض تبلیغ ترک مسکرات مریال گوڑہ روانہ کئے گئے تھے۔ جو جناب منصف صاحب اور معززین سے تبادلہ خیالات کرکے کمیٹی قائم کرنے پر انھیں رضامند کیا تھا۔ عالیجناب منصف صاحب کے خاص دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ یکم آذر ۴۹ ف کے مبارک موقع پر انجمن کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے صدر جناب مولوی ہدایت احمد خان صاحب۔ بی اے ایل ایل بی اور معتمد پنڈت جے۔ آر۔ نارائن گپتا صاحب وکیل اور مندرجہ ذیل اصحاب اراکین انتظامی کمیٹی مقرر فرمائے گئے۔

۱۔ پنڈت کے رام لچھیا صاحب وکیل۔
۲۔ ” نرسمہا ریڈی صاحب وکیل۔
۴۔ رام ریڈی صاحب وکیل
۵۔ ” مارے مٹرلہ وینکٹیشور گپتا صاحب ڈاکٹر۔
۶۔ مولوی غلام محی الدین صاحب تاجر۔

جلسہ عام اس انجمن کا پہلا جلسہ عام موضع تناری پہاڑ بصدارت مولوی ہدایت احمد خان صاحب منصف مریال گوڑہ منعقد ہوا۔ یہ موضع مستقر مریال گوڑہ سے صرف دو میل کے فاصلہ پر ہے اور

یہاں پر زیادہ تر جولاہے بستے ہیں۔ جو اس مذموم عادت سے تباہ ہو رہے ہیں۔ نیز ان کی خواہش پر انجمن کا پہلا جلسہ انہی کے موضع میں منعقد کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد ۴/۵ سو تھی۔ جناب معتمد صاحب انجمن اور پنڈت ماری شرلہ وینکٹیشورگپتا صاحب ڈاکٹر نے حاضرین کا لحاظ کرتے ہوئے نشہ کرنے کے نقصانات کو واضح کرتے ہوئے تقریر کئے۔

صدر جلسہ نے حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ اُس نے عامۂ خلائق کے بہبودی اور مادی ترقی کے خاطر ترک مسکرات جیسے انجمن کو قائم کی ہے۔ دوران تقریر میں مسکرات کے استعمال سے ہونیوالے نقصانات کو واضح کرتے ہوے حاضرین کو متنبہ کیا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں نیز مسکرات کو ترک کرکے اپنی حالت سدھاریں۔ بہ حیثیت مجموعی جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

اس پروگرام کا حاضرین پر اتنا اثر ہوا کہ ان میں سے کوئی (۵۰) نفوس صدر انجمن ترک مسکرات کے مجوزہ "اقرار ترک مسکرات" پر اپنے دستخط ثبت کئے۔ کہ وہ آئندہ مسکرات کا استعمال نہ کریں گے۔

صوبہ جات ہند

بمبئی

زبردست تبدیلی

حکومت بمبئی کے لیبر ویلفیر ڈپارٹمنٹ کی جانب سے نفاذ احکام امتناع کے ایک ماہ بعد اس امر کی تحقیقات کی گئی کہ مزدور پیشہ لوگوں کے سکونتی رقبہ جات میں مزدوروں اور دوکانداروں کی زندگی پر احکام مصدرہ کا کیا اثر ہوا۔ اس تحقیقات کے سلسلہ میں کئی ہوٹلوں اور رسٹورنٹوں میں معمولی اشیاء فروخت کرنے والی دوکانوں اور پان بیڑی بیچنے والی دوکانوں دودھ یا پارچہ فروخت کرنے والے دوکانوں کی جو تمام رقبہ جات مذکور الصدر میں واقع ہیں تنقیح کی گئی تحقیقات کے نتیجہ پر معلوم ہوتا ہے کہ احکام امتناع کے اس سے پہلے ماہ میں نباتی غذا اسپلائی کرنے والے ہوٹلوں اور رسٹورنٹوں کے کاروبار میں ترقی ہوئی برخلاف اس کے غیر نباتی غذا مہیا کرنے والے ہوٹلوں اور رسٹورنٹوں کا کاروبار اس قدر تشفی بخش نہیں رہا جس قدر کہ نفاذ احکام امتناع کے قبل تھا۔ دودھ بیچنے والی تمام دوکانوں نے اپنی تجارت میں ترقی کر لی گر معلوم ہوا کہ پان بیڑی کی دوکانوں کا احکام امتناع سے کوئی نفع نہیں ہوا۔ مالکان ہوٹل اور دوکانداروں نے اس امر کی اطلاع دی ہے کہ سابق میں منشی اشیاء کے استعمال کی وجہ سے ان کی دوکانوں میں جو جھگڑے ہوتے تھے وہ اب بالکل بند ہیں مزدوروں کے سکونتی رقبہ جات کی خاص

کیفیت یہ ظاہر ہوئی ہے کہ گذشتہ جنم اشٹمی (کرشنا جینتی) کے تہوار کے موقع پر "گووندا" جلوسیوں میں حملہ آور ہنگامے جو سنین گذشتہ میں ہوتے تھے اس سال بالکل بند رہے۔

بندش کا مطالبہ

صوبہ سرحدی قارئین کو یاد ہوگا کہ یکم اپریل ۱۹۳۰ء سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں شراب کی بندش عمل میں آچکی ہے۔ اب اہل شہر کی یہ خواہش ہے کہ تمباکو کی خرید و فروخت کی بھی ممانعت کردی جائے تاکہ لوگ اس بدعت سے نجات پائیں جو ہر عمر اور ہر طبقہ کے اشخاص کے لئے تباہی کا موجب ہورہا ہے

کتب خانہ ترک مسکرات

رپورٹ کل کائستھ کانفرنس بیالیسویں اجلاس ۱۹۳۸ء

کراؤن ⅛ سائز ۱۲۰ صفحہ بزبان اردو مع ۴۰ صفحہ ضمیمہ انگریزی مرتبہ پروفیسر کرشن چندر صاحب سکسینہ ایم اے (شعبہ تاریخ جامعہ عثمانیہ) اعزازی جنرل سکریٹری مجلس استقبالیہ کل ہند کائستھ کانفرنس ۱۹۳۸ء مقام اشاعت رشی کیش حمایت نگر۔ بلدہ حیدرآباد۔

ابتدا میں اعلیٰحضرت بندگانعالی اور سر منتھو ناتھ رائے چودھری مہاراجہ سنتوش (صدر نشین کانفرنس) کے تصاویر ہیں۔ سکریٹری نے دس صفحہ کا پیش لفظ لکھا ہے۔ جس کے آخری حصہ میں ترک مسکرات کی جانب بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔ جو قارئین کے دلچسپی کے خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"کانفرنس ترک مسکرات کی شدت سے حامی ہے اس لئے بھٹی
خانہ اسٹیٹ راجہ شیوراج کو جسے ممکن ہے کسی عہد ماضیہ میں
کلاہ تفاخر کے نشاط افزا خدمات سرانجام پائے ہوں مگر
جس کے فی زمانہ نشہ بندی کے دور میں نشانۂ تضحیک بن جانے کا

احتمال ہو گیا ہے فوراً بند کر دیا جائے تو مناسب ہے تا کہ
شراب خواری کی مذموم رسم قوم سے مفقود ہو جائے اور
ہماری خود انکاری دوسروں کے لئے سبق آموز تصور
کی جائے ۔"

کس نگفت است رحیق طہور حق باشد زیادہ کہ حرام است میشوند نفور

اس کانفرنس کے اجلاس دوم منعقدہ ۲۸ ۔ ڈسمبر ۱۹۳۸ء میں ایک تحریک متعلقہ ترک مسکرات کرسی صدارت سے پیش ہو کر منظور ہوئی ۔ جو حسب ذیل ہے ۔

" کانفرنس ہذا سرکار عالی کی تحریک امتناع مسکرات کے ساتھ
جو نواب مرزا یار جنگ بہادر کی قیادت میں جاری ہے دلی
تائید کا اظہار کرتی ہے اور یقین رکھتی ہے کہ یہ تحریک تمام
ہندوستان کے لئے مفید ہے چونکہ ترک مسکرات خود اس کا
مشرب ہے ۔ وہ اس تحریک میں حکومت سرکار عالی و نیز
برطانوی ہند کے صوبوں اور دیسی ریاستوں کی حکومتوں
کے ساتھ ہر قسم کے تعاون عمل کے لئے تیار ہے ۔"

اس تحریک کے سلسلہ میں رائے بہادر پرکاش لال بھٹناگر اور مسٹر سرکا ۔ بہادر جوہری نے مختصر تقریر کی چنانچہ اول الذکر نے کہا کہ اس سے نہ صرف ہماری صحت خراب ہو رہی ہے بلکہ ہماری نسلیں بھی خراب ہونے کا احتمال ہے ۔ ایک زمانہ سے شہرت ہے کہ کالیستھ شراب بہت پیتے ہیں ۔ مگر اب بوجہ تعلیم یہ عیب کم ہوتا جارہا ہے ۔ پھر بھی اس کو بذریعہ قانون روکنے کی ضرورت ہے ۔
جوہری صاحب نے سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی ریاستوں میں ہماری بڑی عزت و عظمت رہی ہے ۔ ہم کو خاص حقوق حاصل رہے ہیں ۔ پہلے یہاں تو مراعات رواتھے ۔ مگر حضور نظام نے دیکھا کہ اس قوم نے اپنے مراعات کو صحیح طور پر ہی نہیں برتا ۔ اس لئے حکم ہوا کہ ان کو اس سے روکا جائے ۔ اب دیکھا جارہا ہے کہ ہمارے بعض فرقوں میں یہ معیوب طریقہ بڑھتا جارہا ہے اس لئے اس کو روکنا ضروری ہے ۔ کانفرنس کا مذہب ٹمپرنس ہے شراب نوشی نہیں اسی وجہ سے یہ تحریک ضرور منظور ہونا چاہئے ۔
(صفحہ ۲۲ ہ رپورٹ نمبر ۱)

معاشدار

کراؤن ۱/۱۶ سائز صفحہ : زبان اردو۔ کاغذ دبیز اور چکنا۔ طباعت بہترین۔ مؤلف پنڈت کاشی ناتھ راؤ رصاحب مکیپال گروکل قیمت عہ ملنے کا پتہ مولف، محلہ قصبہ نظام آباد

یہ کتاب راجہ سنجیون راؤ صاحب دیسکھ سنجیو راؤ دیتھ کے نام سے معنون کی گئی ہے۔ نواب میر اکبر علی خاں صاحب بیرسٹر نے جو ریاست ابد قرار کے بڑے معاشداروں میں سے ایک ہیں۔ ایک بسیط دیباچہ لکھا ہے۔ مولوی فیض الدین صاحب ایڈوکیٹ، مولوی غلام احمد صاحب وکیل وغیرہ کے تقاریظ بھی ہیں۔

معاشداروں سے متعلق یہ ایک جامع کتاب ہے۔ اس کے پڑھنے سے یہ اندازہ لگائے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ مولف نے اسکی تالیف میں کافی زحمت اٹھائی ہے۔ ہماری رائے میں ہر معاشدار وکیل و عہدہ دار و نیز ہر تعلیم یافتہ جس کو ریاست ابد قرار کے خصوصیات سے دلچسپی ہے اس کتاب کو ضرور پڑھے۔ و نیز ہر منتظم کتب خانہ اس کتاب کے ایک نسخہ کو کتب خانہ میں رکھے۔

ہم اپنی رائے کے ساتھ عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت، امور مذہبی اور جناب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ایم اے ایل ایل بی ایس سی ناظم معلومات عامہ کے آرا بھی درج ذیل کرتے ہیں۔

ترجمہ رائے عالی جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر

آپ کی کتاب موسوم معاشدار وصول ہوئی یہ نہایت کار آمد ہے۔ جہاں تک ممکن ہو قانون کو عام فہم بنانا وکلاء کا فرض ہے اور یہ کتاب اسی مقصد کو پورا کرتی ہے

نقل رائے جناب حبیب الرحمٰن صاحب۔

کاشی ناتھ راؤ صاحب کا یہ علمی کارنامہ واقعی بہت قابل قدر ہے۔ اور صفحات ۳۹ تا ۴۲ اسے دراصل انکی سمجھداری اور انصاف پسندی کا ثبوت ملتا ہے۔

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط و کتابت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ ر ہوگی۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط و کتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے۔ اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

جلد ۳ ۔ نمبر (۹)　　　　رجسٹرڈ سرکار آصفیہ (نمبر ۱۵۱)

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

امرداد ۱۳۴۸ف
جون ۱۹۳۹ء

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

جلد (۳)　　ماہ امرداد ۱۳۴۸ف　　نمبر ۹

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آر رگھوناتھ راؤ صاحب ایم اے، بی ایل

ارکان

جناب ای سی پال صاحب ایم بی ای ڈپٹی چیف انجنیر

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او بی ای　　ریورنڈ ایف سی سیاکٹ ویسلین مشن سکندرآباد

جناب راجہ بہادر جسٹس لشوشیورناتھ صاحب　　جناب نواب یسین جنگ بہادر

فہرست مضامین

سنہری باتیں

آپستمبہ سوترم

الکحلی شربت پینے والا نہایت گرم شربت پیئیگا۔ جس سے اس کی موت واقع ہوگی۔

پرشا ۱ پٹلا ۹ کانڈا ۲۵ نمبر سلسلہ ۳

انجیل مقدس

جب مئے لال لال ہو جب اس کا عکس جام پر پڑے اور جب وہ روانی کے ساتھ نیچے اترے تو اس پر نظر نہ کر کیونکہ انجام کار وہ سانپ کی طرح کاٹتی اور افعی کی طرح ڈس جاتی ہے۔ (امثال ۲۳: ۳۱ - ۳۲)

گاندھی جی کا لڑکا کیوں کر خراب ہوا

آج گاندھی جی کے اخلاق و خدا ترسی کا کون شخص قائل نہیں ہے۔ مگر ایسے نیک سیرت کی اولاد اگر خراب نکلے تو بڑی تعجب کی بات ہے۔ انسان اس سے بہت کچھ سبق لے سکتا ہے۔ کچھ دن ہوئے کہ گاندھی جی نے اپنی تقریر میں یہ بیان فرمایا کہ ان کا بڑا لڑکا قابل ہے۔ ذہین ہے قومی ہمدردی رکھتا ہے۔ اور بہت سی خوبیاں اس میں موجود ہیں۔ مگر اس کی ایک عادت نے ان تمام خوبیوں پر پانی پھیر دیا جس کی وجہ سے اس کا تعلق باپ سے اور گھر سے منقطع ہوگیا۔ وہ عادت نشہ پینے کی رکھتا ہے افسوس نشہ ایسی چیز ہے کہ انسان کو جانور بنا دیتا ہے۔ اس کی انسانی خوبیاں زائل کر دیتا ہے۔ اگر اس چیز کو نیست و نابود کرنے کے لئے گاندھی جی کوشش کریں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ یہ ان کا ذاتی گھریلو تجربہ ہے جس نے ان کو اپنے ارادوں میں اس قدر مستقل بنا رکھا ہے۔ خود حیدرآباد میں میں نے ایک دوست سے ان کے پوتے کی بابت جو حالات سنے تو معلوم ہوا اس قسم کے واقعات اس ایک خاندان تک محدود نہیں ہیں بلکہ عام ہیں۔ اس لڑکے میں اسی شراب خواری کی وجہ سے ایسے عیوب پیدا ہوگئے کہ ماں باپ کے لئے وبال ہوگیا۔ اس کے گھر پر پولیس متعر کرنی پڑی۔
مجھکو ایک بڑے ہائیکورٹ جج کا واقعہ بھی یاد آتا ہے کہ تمام ہندوستان ان کی قانونی قابلیت کا قائل تھا۔ لیکن اس ایک عادت نے ان کو اس قدر بیکار کر دیا تھا کہ نہ صرف اپنی نوکری سے علحدہ ہونا پڑا بلکہ اپنی باقی زندگی گمنامی میں بسر کرنی پڑی اس کو بہت زمانہ نہ ہوا۔ یہی وہ واقعات ہیں جن سے نہ صرف گھرانے تباہ ہوتے ہیں بلکہ قومیں برباد ہو جاتی ہیں۔
رومن امپائر کے زوال و بربادی کے جو وجوہ تھے ان میں سے ایک نیچے بیان کیا جاتا ہے کہ لوگوں میں نشہ کی عادت کی وجہ سے ایسا انحطاط پیدا ہوگیا تھا وہ چھوٹی سی چھوٹی قوت کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے تھے دور اندیش شخص جو اپنے ملک کا بہی خواہ ہے اس کو چاہئے کہ اس وبا کے دور کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائے۔ فقط

مرزا یار جنگ

حیدرآباد میں انسداد مے نوشی

اعلیحضرت حضور نظام کا فرمان

(ٹپرنس میگزین امرتسر (جلد ۲۳ - نمبر ۱۱، ۱۲) نے ہماری ریاست کے تحریک ترک مسکرات سے متعلق ایک مضمون بہ عنوان مندرجہ بالا شائع کیا تھا۔ قارئین کرام کے دلچسپی کی خاطر اس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔)

"تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کی جائیں اور عام طور پر اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے۔ اور کمیٹی مجوزہ کو اس کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی مناسب اعانت ملے گی۔"

(فرمان مبارک حضور نظام دکن)۔

اشاعت گذشتہ میں نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی و صدر نشین انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کا ایک مراسلہ "اہل وطن سے اپنی پالیسی اور طریق عمل کا اظہار" کے عنوان سے ہدیہ ناظرین کیا جا چکا ہے۔ جس میں اس امر کا بوضاحت ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ ریاست حیدرآباد دکن انسداد مسکرات کی حامی ہے۔

۲۔ انجمن ترک مسکرات کو حکومت کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔

۳۔ انسداد مے نوشی کے لئے اخلاقی اور قانونی ذرائع حاصل ہیں۔

سر عثمان علی خان فرمان روائے حیدرآباد دکن ایک رعایا پرور۔ صلح کل۔ فیاض اور معارف پرور حکمران ہیں۔ انسداد مسکرات کے لئے ان کی شاہانہ توجہ موجب صد فخر و امتنان ہے۔ انجمن ترک مسکرات عوام الناس میں تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اس بات کا چرچا کر رہی ہے کہ نشہ انسان کے لئے تباہی و بربادی کا موجب ہے۔ طبی رو سے۔ مذہبی پہلو سے۔

اقتصادی لحاظ سے۔ اخلاقی نقطۂ خیال سے۔ مضامین تقاریر گیتوں جلسوں اور جلوسوں کے ذریعے لوگوں کے ذہن نشین کیا جا رہا ہے کہ۔

نشے بیداد ہیں منہ ان کو لگائے نہ کوئی جان کر جان کو آفت میں پھنسائے نہ کوئی

چنانچہ صاحب بہادر فرماتے ہیں۔

"ہم ڈاکٹروں کے لکچروں کا انتظام کریں گے اور لوگوں کو دعوت دیں گے۔
کہ وہ سنیں۔ پھر اس نمایش کی چیزیں ممالک محروسہ کے مختلف مقامات پر پہنچائی جائینگی
ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کی ذہنیت کو اس طرح بدلیں کہ ان کو مسکرات سے
نفرت ہو۔ اسکولوں میں گلی کوچوں میں ہم اپنی آواز مختلف طریقوں سے پہنچائینگے
تاکہ بچہ بچہ خوش الحانی سے یہ ترانا گاتا پھرے۔

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

...... حکومت حیدرآباد دکن نے بقول نواب صاحب ممدوح شراب اور سیندھی بیچنے والو نکے لائیسنس میں جو شرطیں اب قائم کی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ۱۶ برس سے کم عمر کا لڑکا یا لڑکی نہ مسکرات فروخت کرے نہ اس کے ہاتھ بیچی جائے
۲۔ فروخت مسکرات اوقات معینہ کے علاوہ نہ ہو۔
۳۔ فروخت مسکرات کے مقامات کو صاف وستھرا رکھا جائے۔ ....

...... کیونکہ مسکرات ام الامراض ہے۔ یہ سب وبائی امراض سے زیادہ ہلاکت آفرین ہے۔ سل دق۔ تپ محرقہ۔ ہیضہ۔ پلیگ وغیرہ سے تو انسان بچ سکتا ہے۔ مگر مسکرات کا عادی مریض جانبر نہیں ہو سکتا۔

یہ امر قابل تحسین ہے کہ حضور نظام تحریک انسداد مے نوشی کے موید اور معاون ہیں وہ عام تبلیغی ذرائع کے علاوہ تارکان مسکرات کو خاص سہولتیں بہم پہونچانے کا عزم فرما چکے ہیں۔ جس کا اظہار نواب مرزا یار جنگ بہادر نے اس طرح فرمایا ہے۔

"ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کے لئے جو سیدھی شراب نوشی کے
مرض میں مبتلا ہیں۔ سرکاری مدد سے ان کے لئے اسائش سے رہنے کیلئے
مکانات بنوائے جائیں۔ اور بہت کم کرایہ پر اس شرط کے ساتھ دئے

جائیں کہ وہ مسکرات استعمال نہ کریں محلہ محلہ میں بے ضرر شربت کی دکانیں کھول دی جائیں۔ تاکہ لوگ بجائے شراب خانے وسیندھی خانے کے اس طرف رجوع ہوں وہاں ان کی تفریح کے سامان ہوں گے۔ جیسے ولایت میں دودھ ایسی چیزوں کی دکانیں کثرت سے کھولی گئی ہیں"۔

.... جو کچھ حیدرآباد دکن انسداد مسکرات کی نسبت کر رہی ہے بہت مستحسن ہے۔ ہم حضور نظام اور ان کی حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی اسلامی روایات اور مذہبی احکام کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسداد منشیات کے متعلق فوری توجہ معطوف فرمائیں

فرخ یہ آرزو ہے کہ ہندوستان میں ہو
افیون بھنگ چنڈو چرس اور شراب بند

کافی عرصہ تک لوگوں کا یہ عام خیال رہا ہے کہ تھوڑا سا الکحل شراب ..... کے طور پر استعمال کرنا صحت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ انسان دنیاوی فرائض کو بے تکلف ادا کرنے کے لئے الکحل کا کسی نہ کسی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے

ٹمپرنس کاز سے ہمدردی رکھنے والوں نے الکحل کے برخلاف ..... ثابت کر دکھایا ہے کہ تھوڑی شراب پینا بھی صحت کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ الکحل کی اصلی حالت اور اسکے اثر کا مطالعہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چند باتوں کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

۱۔ کیا الکحل خوراک ہے؟

پہلے عرصہ میں یہ خیال تھا کہ الکحل خوراک ہے۔ اب کوئی شخص بھی یہ نہیں کہتا کہ

یہ کسی بھی طریقہ سے خوراک ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل بیان سے واضح ہو جائے گا۔

انسانی جسم کے پھیلنے پھولنے اور گرمی پیدا کرنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ جسم خوراک سے گرمی و فضلہ پیدا کرتا ہے۔ فضلہ باہر چلا جاتا ہے۔ اس لئے گرمی کو (جس سے کہ جسم ٹھیک حالت میں رہتا ہے) پیدا کرنے کے لئے اور خوراک کھانی پڑتی ہے۔ خوراک دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جو جسم بناتی ہے۔ دوسرے وہ جو گرمی پیدا کرتی ہے۔ خوراک جو کھائی جاتی ہے۔ وہ انسانی ٹمپریچر۔ یعنی حرارت غریزی کو بحال رکھتی ہے

چند بڑے بڑے ڈاکٹروں مشہور سائنس دانوں اور پروفیسروں کے خیالات حسب ذیل ہیں۔ یہ خیالات ان کے کئی سال کی محنت کا نتیجہ ہیں۔ جن کو پڑھ کر آپ کو مکمل یقین ہو جائے گا کہ الکحل خوراک نہیں ہے۔

پروفیسر ملر اپنی کتاب "الکحل کی جگہ و طاقت" میں رقمطراز ہیں کہ الکحل کا لفظ بھی کسی قسم کی خوراک میں نہیں ہے۔ اسے خوراک مت سمجھیں۔

برٹش میڈیکل جنرل میں بھی یہی بات اس طرح لکھی ہوئی ہے "ہم اس بات کو ضرور بتانا چاہتے ہیں کہ الکحل خوراک نہیں ہے"

سر تھیمس رچرڈسن جنہوں نے کہ اپنی عمر کا اہم حصہ ان تجربات میں صرف کر دیا ارشاد فرماتے ہیں کہ جہاں تک الکحل کی بابت کہا جائے ہمیں ضرور کہنا پڑے گا کہ یہ کوئی خوراک نہیں ہے۔ اگر یہ خوراک ہے تو ایتھر کلوروفارم سے اچھی نہیں۔

پروفیسر ہیروٹ جنہوں نے کہ الکحل کی بابت کافی ریسرچ کی ہے۔ اور کئی بار الکحل کے متعلق مضامین پر انعام حاصل کئے ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ الکحل خوراک کے چھوٹے سے چھوٹے ٹسٹ میں بھی ناکامیاب ہے۔ نہ ہی یہ طاقت دیتا ہے نہ ہی یہ جسم کو بناتا ہے۔ اسے قطعاً خوراک نہ سمجھنا چاہئے۔

۲۔ کیا الکحل خوراک ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے۔

عام طور پر یہ رائے عامہ رہی ہے۔ کہ الکحل ہر ایک قسم کی خوراک جلد از جلد ہضم کرتی ہے اور اس لئے وہ قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ یہ خیال نہ صرف عام آدمیوں میں ہی پایا جاتا ہے بلکہ بعض ڈاکٹروں کی بھی یہ رائے ہے کہ شراب۔۔۔۔۔ خوراک کو اچھی طرح سے ہضم

کرتی ہے۔ مگر آج کل کے سائنس کے نئے نئے کرشموں و سائنس دانوں کے تجربات نے اس کے برخلاف ہی ثبوت دیا ہے۔ یہ تمام تجربے الٹے ہی نکلے ہیں۔ اور ہیں ثبوت کی اکا ہی پیش کرتے ہیں۔

آسانی سے سمجھنے کے لئے کہ الکحل ہاضمہ کو خراب کرتا ہے۔ یہ ایک آسان ثبوت ہے کہ الکحل کھانا ہضم ہونے والے لعاب کے ساتھ عمل نہیں کر سکتا۔ پنسلوینیا یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر ہیر نے ثابت کر دیا ہے کہ بیرا ورکڑوی بیر (جو کہ خوراک ہضم ہونے والی بھی خیال کی جاتی ہے) معدے کو کمزور کرتی ہے۔

پروفیسر ہیر نے سترہ قسم کے شرابوں سے تجربات کئے مگر آخر کار وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ شراب کبھی بھی قوت ہاضمہ کو نہیں بڑھاتی۔ بلکہ وہ اسے کمزور کرتی ہے۔ ڈاکٹر منرانی (لندن) کے تجربات کا نتیجہ بھی پروفیسر ہیر کے تجربات کے مشابہ ہے۔

پروفیسر ملر صاحب لکھتے ہیں کہ الکحل خوراک ہضم ہونے سے روکتی ہے۔

مشہور سرجن جنرل ڈاکٹر فرانکس فرماتے ہیں کہ الکحل کا استعمال معدے کو کمزور کرتا ہے۔ ہندوستان کا زبان زد خیال کہ الکحل ہاضمہ کو مدد دیتا ہے۔ سراسر غلط ہے تھوڑی الکحل کا استعمال۔ جو ہاضمہ کو بڑھاتا دکھائی دیتا ہے اصل میں ہاضمہ کو کمزور کرتا ہے

تندرست آدمیوں کے لئے تو یہ بہت مضر ہے۔ کیپٹن نارس ایک جگہ لکھتے ہیں کہ تندرست آدمیوں کو الکحل کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

۳۔ کیا الکحل دماغی وجسمانی کاموں میں مدد دیتا ہے۔؟

نہیں بالکل نہیں اس بات کا ثبوت بالکل آسان ہے بڑے بڑے لائق ڈاکٹر اور سائنس دان یہ ثابت کر چکے ہیں کہ دماغی کام الکحل کے استعمال سے بخوش اسلوبی انجام نہیں پا سکتے۔ نہ صرف ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کی یہ رائے ہے بلکہ بڑے بڑے کھلاڑی اور ان کے متعلق مضمون لکھنے والے مصنف ہم آہنگ ہیں۔ کہ قدرت نے دماغ کی تازگی کے لئے غذا اور آرام کو ضروری قرار دیا ہے نہ کہ الکحل کو۔

انگلستان کے مشہور ڈاکٹر سر انیڈریوز کلرک جو لندن میں کام کرتے ہیں اور جن کے پاس سالانہ ہزاروں مریض آتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"الکحل کسی کام میں کوئی مدد نہیں دیتا۔ بلکہ رکاوٹیں ڈالتا ہے۔" جب کبھی کسی موقع پر ان کو الکحل کے استعمال کے لئے کہا گیا تب انہوں نے افسوس سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ میں اس کے استعمال سے اپنا کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتا۔

سرہنری تھامس ولایت کے بہت بڑے سائنسدان فرماتے ہیں "تھوڑا تھوڑا یا زیادہ الکحل پینے کی عادت لوگوں کو ترک کر دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کا جسم صاف اور روح پاکیزہ رہے اس لئے کاروبار کو اچھی طرح انجام دینے کے لئے الکحل سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۴۔ کیا الکحل صحت اور عمر کو بڑھاتا ہے۔

بہت سے لوگوں نے اس بات کو اپنے دل میں جگہ دے رکھی ہے کہ الکحل صحت و عمر کو بڑھاتا ہے۔ مگر ان کا یہ خیال سراسر غلط ہے کرنل با ور مشہور و معروف جنرل جنہوں نے ہندوستانی زندگی کا کافی مطالعہ کیا ہے فرماتے ہیں۔ ہندوستان میں بد اخلاقیوں اور بیماریوں کی جڑ یہی الکحل یعنی شراب ہے۔"

برٹش میڈیکل جرنل" "آرمی وینوی گزٹ" نے اس رائے کی تائید میں بڑے بڑے آرٹیکل شائع کئے ہیں۔

"اور لینڈ میل نے" تو یہاں تک کہدیا ہے کہ ہندوستان میں حقیقی آرام و راحت سے زندگی بسر کرنے کے لئے الکحل کا استعمال بالکل بند کر دینا چاہیئے۔

ہندوستان میں اینگلو انڈین پریس نے ٹمپرنس کاز کے متعلق کافی مدد پہنچائی ہے۔ دنیا کے مشہور و معروف ڈاکٹر پارکس۔ کارپنٹر۔ رچرڈسن لینڈا ور فرنکس جیسی ہستیاں بھی مندرجہ بالا خیالات کے حامی ہیں۔

سر جارج وائٹ نے اپنے شملے والی تقریر میں فرمایا ہے۔ "آنکھوں سے جسم سے۔ اور جسم کے ہر رگ اور ریشے سے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے والے وہی لوگ ہیں جو صاف و خالص پانی پیتے ہیں بڑے بڑے کھلاڑی پانی استعمال کرتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ترکوں نے لڑائی میں بہت بہادری دکھائی۔ بڑے بڑے لمبے سفر کئے بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کیا۔ یہ صرف خالص پانی کی طاقت تھی۔ وہ صرف تازہ پانی ہی کو استعمال کرتے تھے۔ شراب کو

منہ نہ لگاتے تھے۔

ایام جنگ میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو فوجیں شروع سے شراب کے عادی نہوں اور خالص پانی ہی استعمال کرتی ہوں وہ میدان جنگ میں کامیاب رہتی ہیں جنگ لہاسی سنہ ۱۸۸۲ء و جنگ سنہ ۱۸۹۸ء اور تیراہ کی لڑائی میں فوجوں کا حوصلہ اس لئے بڑھا ہوا تھا کہ وہ شراب کی عادی نہیں تھیں۔

اس کے برعکس کوشتے وادی حیفہ واسواں کی لڑائیوں میں حالت خراب رہی کیونکہ ان فوجوں نے شراب کا استعمال کیا تھا۔ مہم چترال کے جنرل سے اس کی کامیابی کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ شراب کے بغیر محنت اور کام؛

نیشنل ٹمپرنس کانفرنس لیورپول سنہ ۱۸۸۴ء میں بڑے بڑے ڈاکٹروں نے یہ رائے دی کہ "ان لوگوں کو جو نشوں کا استعمال نہیں کرتے۔ بیماری کم لگتی ہے۔ اگر لگتی ہے تو جلد آرام ہو جاتا ہے۔ مگر شراب نوش زیادہ امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور صحت بہت کم پاتے ہیں۔ پرہیزگار کی عمر دراز ہوتی ہے۔"

چونکہ شرابیوں کی عمر کم ہوتی ہے۔ اور بیماریاں زیادہ۔ اس لئے ان کی موت کا ہر وقت اندیشہ رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ یورپ۔ اور انگلینڈ کی بیمہ کمپنیاں شراب نوشوں سے ماہانہ قسط زیادہ وصول کرتے ہیں۔ بہ نسبت شراب نہ پینے والوں کے۔"

سکوٹس ٹمپرنس لائف اسوسی ایشن کمپنی (لمیٹڈ) کے ڈائرکٹر اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ ہمنے مدت دراز کے تجربات کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ پرہیزگاروں کی عمر شراب نوشوں کی نسبت زیادہ لمبی ہوتی ہے۔

(ٹمپرنس میگزین)

نادرشاہ سے آج تک

ایک تاریخی واقعہ ہے کہ جب نادرشاہ دہلی میں محمدشاہ کے پاس آیا اور بطور مہمان چند مقام کیا تو ایک بھنگڑ نے بھنگ کے نشہ میں یہ کہدیا کہ نادرشاہ کو محمدشاہ نے قتل کر دیا ہے۔ یہ خبر وحشت اثر بھنگڑ خانے سے نکلی اور شہر کے گلی کوچوں میں پھیل گئی۔ اس پر لوگوں نے نادرشاہ کے سپاہیوں پر جو بازاروں میں چل پھر رہے تھے اینٹ پتھروں سے مارنا شروع کر دیا۔ جس سے نادرشاہ کے کئی سو آدمی قتل ہو گئے۔ جب نادرشاہ کو اس واقعہ کی خبر ملی۔ تو اس نے طیش میں آکر قتل عام کا حکم دیدیا۔ نادرشاہ کے سپاہیوں نے غیض و غضب سے خون کے دریا بہا دئے۔ آخر محمدشاہ کا وزیر اعظم آصف جاہ نادرشاہ کے پاس آیا اور نہایت منت سے کہا۔

کسے نماند کہ دیگر بتیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

(۲)

ایسا ہی ایک واقعہ پچھلے دنوں امرتسر میں ہوا۔ سنا گیا ہے کہ ایک شرابی نے کسی گوجر کے مکان پر کچھ آدمیوں کا مجمع دیکھ کر یہ مشہور کر دیا کہ ہندو مسلمانوں میں لڑائی ہو گئی اور دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ چند ہی منٹ میں یہ خبر بجلی کی طرح تمام شہر میں پھیل گئی اور تمام دکانیں بند ہو گئیں۔ ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور قومی لیڈر موقعہ پر پہنچ گئے بازاروں میں مسلح پولیس گشت کرنے لگی لیکن تحقیقات پر معلوم ہوا کہ یہ محض غلط فہمی کا کرشمہ تھا ورنہ یہاں بھی نادرشاہی طوفان برپا ہو جاتا۔

(۳)

شراب کیوں بری ہے؟ اس لئے کہ یہ ہوش و حواس و عقل و تمیز و غیرت و حمیت

سب کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ امریکہ میں جن دنوں شراب نوشی کی ممانعت ہو گئی تھی۔ ان ایام میں ایک امریکن پادری انگلستان گیا تاکہ وہاں کے لوگوں کو بھی ترک شراب کی تلقین کرے ایک روز وہ لندن کے ایک پبلک حال میں تقریر کر رہا تھا اور دل میں محسوس کر رہا تھا کہ تقریر کامیاب ہو رہی ہے۔ اور یہ لوگ یہاں سے بغیر توبہ کئے نہ جائیں گے۔ لیکن جب اس نے تقریر ختم کی تو تمام حاضرین نے اپنی اپنی جیبوں سے بیر کی بوتلیں نکالیں اور کھول کر پادری صاحب کے سامنے پینے لگے اور ایک ترانہ گانے لگے۔

(۴)

ایک ایشیائی اور خاصکر ہندوستانی یہ خیال کرے گا کہ ایسی نامعقول حرکت صرف یورپ ہی میں ہو سکتی ہے۔ اور ہندوستان میں کوئی شخص کھلے طور پر شراب کی حمایت نہیں کر سکتا لیکن کونسل آف اسٹیٹ کی کارروائی پڑھ کر معلوم ہوا کہ ہمارے ملک میں بھی ام الخبائث کے حامی موجود ہیں۔ کونسل میں ایک قرارداد پیش ہوئی کہ ریلوے اسٹیشنوں پر شراب کی ممانعت کر دی جائے۔ اس پر اے. پی. سیرو قرارداد کی مخالفت میں کھڑے ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ آج بھی کئی دیوتاؤں کی پوجا شراب کے بغیر نہیں ہو سکتی اور پھر ہمیں کوئی حق نہیں کہ غریبوں کو ان تفریح کے سامان سے محروم کر دیں۔"

شذرات

ڈاکٹر میر سیادت علیخاں صاحب

سنہ ۱۹۳۴ء میں پچیس کروڑ ستر لاکھ (۲۵۷،۰۰۰۰۰۰) پونڈ انگلستان میں مسکرات پر صرف ہوئے۔ یہ رقم بہ نسبت سال پیوستہ کے کچھ کم ہے۔ کیونکہ سنہ ۱۹۳۳ء کے اعداد سے ظاہر ہے کہ اس سال پچیس کروڑ ترانوے لاکھ پونڈ مسکرات پر صرف ہوئے تھے۔ نشہ بازی کی وجہ سے عدالتی کارروائیاں اس سال انگلستان اور ویلس میں وہی تھیں جو سال گذشتہ تھیں۔ لیکن یہ امر قابل لحاظ ہے کہ وہ سنہ ۱۹۳۲ء کی نسبت کرتے (۵۰) فیصدی زیادہ تھیں سنہ ۱۹۳۲ء وہ سال ہے جس میں بیر کے ٹیکس میں کمی کی گئی۔ اور اس قسم کی شراب تیار کرنے والوں نے زیادہ بیر پینے کا پروپاگنڈہ اشتہاروں اور اخباروں کے ذریعہ سے شروع کیا۔

دارالامرا کی سلکٹ کمیٹی نے جو موٹر کے حادثات کی تحقیق کے لئے مقرر ہوئی تھی اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان حادثوں میں الکحل کا بہت کافی حصہ ہے حامیان ترک مسکرات نے ہمیشہ یہی ادعا کیا تھا۔ اس رپورٹ سے ان کے ادعا کی کامل تصدیق ہوتی ہے۔ اس رپورٹ سے ذیل کے دو اقتباسات ہدیہ ناظرین ہیں۔

(۱) موٹر رانی کے اجازت نامے حاصل کرنے والوں کو انتباہ۔

موٹر چلانے والوں پر الکحل کی معتدل مقدار کا بھی جو اثر ہوتا ہے اسے بہت کم محسوس کیا گیا ہے۔ کمیٹی کی رائے میں اس پر وپاگنڈے کی شدید ضرورت ہے کہ موٹر چلانے سے پہلے ہرگز پینا نہیں چاہئے۔ اور یہ جو عادت ہوگئی ہے کہ سڑک کے لئے ایک جام "ضروری طور پر پیا جاتا ہے۔ اس کو ترک کروانا چاہئے۔ کیونکہ اکثر موٹر چلانے والوں کے لئے الکحل کی تھوڑی سی مقدار بھی بہت خطرناک ثابت ہوتی ہے گو ان کو نشہ نہ ہوتا ہو۔ بہت تھوڑی سی الکحل پینے کے بعد ان لوگوں کو ایک احساس خوش بسری محسوس ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سے زیادہ اچھا چلا رہے ہیں۔ وہ محسوس نہیں کرتے ہیں کہ خارجی اشیاء کے متعلق ان میں رد عمل سست ہوجاتا ہے۔ اعضاء واحساسات پر ان کی گرفت کمزور اور ان کی نظر محدود ہوجاتی ہے۔ اس لئے سڑک کے ایک جام کی ممانعت قانون شاہ راہ میں کر دینی چاہئے۔ اور مجسٹریٹ اور ان کے اہل دفتر کو اس کے متعلق مطلع کر دینا چاہئے۔ یہ امر نہایت ہی اہم ہے کہ ان لوگوں اور عامۃ الناس کو واقف کرا دیا جائے کہ "شراب کے زیر اثر" ہونے کے معنی لازمی طور پر "حالت سکر" کے نہیں ہیں۔ اور یہ کہ حقیقت یہ ہے کہ موٹر چلانے کی قابلیت شراب کے شعوری طور پر اثر محسوس کرنے سے بہت قبل ہی متاثر ہوجاتی ہے۔

۲۔ خون کے امتحان کے متعلق عام تصور غلط ہے عامۃ الناس کا خیال ہے کہ خون کا امتحان اسلئے غلط اور نامناسب ہے کہ الکحل کا اثر بعض اشخاص پر زیادہ اور بعض پر کم ہوتا ہے۔ لیکن خون کا امتحان الکحل کی اس مقدار پر موقوف نہیں ہوتا ہے۔ جو آنتوں اور معدے میں ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اس مقدار پر موقوف ہوتا ہے جو خون میں ہوتی ہے۔ جب خون میں الکحل کی مقدار (۰۱۵ء۰) (۱۵ء۰) ہوتی ہے تو علم طب میں یہ ثابت ہے کہ وہ شخص شراب کے زیر اثر اور کسی موٹر گاڑی کے چلانے کے ناقابل ہوتا ہے۔ خون میں الکحل کی مقدار ٹھیک ٹھیک

معلوم کرلی جاسکتی ہے۔ اس لئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ خون کے امتحانوں کو سرکاری طور پر تسلیم کرلیا جائے۔ اور اختیاری طور پر ان کے لئے چائیے کے انتظام کئے جائیں۔ امتحان کے لئے خون پولیس کا ڈاکٹر لیا کرے۔ یا اگر ملزم کی خواہش ہو تو اس کا ڈاکٹر لے۔ اور امتحان ماہر فن کے ذریعہ سے کرائے جائیں۔ کمیٹی کی رائے میں ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ خون کا امتحان جبری طور پر لیا جانا پارلیمنٹ میں منظور کیا جائے گا۔ لیکن اس کو توقع ہے کہ بہت جلد عوام الناس اس خصوص میں واقف ہوجائینگی۔ اور خون کا جبری امتحان مناسب صورتوں میں لازمی گردانا جائیگا۔

(ماخوذ)

برق ہی قہر آسمانی ہے

وہ پئیے جان جسے جلانی ہے　　اصل میں آگ لال پانی ہے

آب انگور زہر ہے نہ پیو　　دخت رز موت کی نشانی ہے

حال میخوار کیا بیان کریں　　درد انگیز یہ کہانی ہے

منہ برستے میں جلوہ صہبا　　برق ہے قہر آسمانی ہے

یہ کلیجہ کو چیرتی جائے　　مئے میں شمشیر کی روانی ہے

منہ لگاؤ نہ دختر رز کو　　یاد رکھو عدوئے جانی ہے

فرخ انجام بادہ نوشی کا
شور و شیون ہے نوحہ خوانی ہے

مولوی منشی غلام قادر صاحب فرخ امرتسری

اسے منہ لگانا نہ زنہار فرخ

جسے اپنے پھندے میں لاتی ہے افیون　　بری طرح اس کو ستاتی ہے افیون

لہو پینے والوں کا پیتی ہے ظالم　　جو کھاتا ہے جان اس کی کھاتی ہے افیون

سمجھ تو یہ دشمن ہے ہوش و خرد کی خدا کو بھی دل سے بھلاتی ہے افیون
اکھاڑے اسے بیخ و بن سے بالآخر جہاں پاؤں اپنے جماتی ہے افیون
اسے منہ لگانا نہ زنہار زنہار
افیمی کی ہستی مٹاتی ہے افیون

مولوی منشی غلام قادر صاحب فرخ امرتسری

اخلاق اور اتحاد

(مولوی شفیق احمد خان صاحب)

ہم ہیں ہندو ہم ہیں مسلمان وید کے قائل حامل قرآن
ہم نہیں ہونگے دست گریبان گیاں سے ہٹ کر چھوڑ کے ایمان
صلح سے ہوگا کام ہمارا
صلح سے ہوگا کام ہمارا

آج کل ہندوستان میں ہر طرف جو شور و غل شر و فساد برپا ہے..... اس کی بھی واحد وجہ اخلاق کا فقدان اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ ٹھنڈے دل سے جملہ فاسد خیالات سے خالی الذہن ہو کر ایک غیر جانبدار شخص کی حیثیت سے اس مسئلہ پر غور کریں تو فسادات کی ایک کثیر تعداد اخلاقی کمزوریوں میں پوشیدہ ملے گی۔ اگر آپ ہندوستان کے جملہ فسادات ان کی ابتدا اور انتہا پر غور کریں۔ اور وجوہ معلوم کریں تو ۸۰۔۹۰ فی صدی فسادات ایسے ہوں گے کہ صرف بد اخلاقی و جہالت کی وجہ سے ایک معمولی سی بات نے فساد کی مہیب شکل اختیار کر لی۔

میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ ایک نو دس برس کے مسلمان لڑکے نے ایک ہندو نوجوان سے فحش کلامی و بدزبانی کی (یہ آجکل کے بچوں کی شرارتی بلکہ فطری عادتیں بن گئی ہیں)، ہندو نے مسلمان لڑکے کو اس کی گستاخی پر سزا دی اور تنبیہ کی۔

لڑکے نے بلند آواز سے اس کی ماں بہن کو نوازا اور کہا کہ تو ایک مسلمان لڑکے کو مارتا ہے۔ پس ہندو مسلم کا لفظ سنتے ہی چاروں طرف سے لڑکے جوان اور بوڑھے جمع ہو گئے اور

ہندو پر ٹوٹ پڑے کہ "اس نے ایک مسلمان لڑکے کو بلا قصور ہاتھ کیسے لگایا۔ اور ان ہندوں کے دماغ آسمان پر پہنچ گئے ہیں۔ مسلمان جتنی رعایت کرتے ہیں۔ اتنے ہی یہ سر اٹھاتے جاتے ہیں"۔ (ہر شخص کی زبان پر "ہندو مسلمان" ٹیپ کا بند تھا)۔ ہندو بھی چاروں طرف سے ہندو مسلم کا سوال پیدا ہوتے ہی جمع ہو گئے چلئے فساد ہوا جسمیں ۱۰۰۔ ۱۵ زخمی ہوئے۔ ۱۰۔ ۱۵ ہلاک ہوئے۔ مالی نقصان کا حساب کون کرے۔ چند دن کرفیو آرڈر جاری ہوا۔

لڑکے اور ہندو نوجوان کا قضیہ بلا طے ہوئے رہ گیا۔ اس آگ و خون کی ہولی سے ہندو مسلمان کے حوصلے ضرور نکل گئے۔ ہندو نے اپنی بہادری پر ناز کیا۔ اور مسلمان نے اپنی تلوار کی کاٹ پر فخر۔ اور ایک عرصہ دراز کے لئے یہ فخر و ناز کے کارنامے لوگوں کے زبانوں پر رہے۔ اور آئندہ جب ذرا سا بہانہ ملیگا۔ پھر فخر و ناز کی محفل منعقد ہونے کی دیر نہ لگا کیونکہ بیج پڑ چکا ہے۔

اگر اسی وقت کسی بھلے مانس میں انسانیت ہوتی اور اخلاق کا سبق پڑھا ہوتا تو لڑکے کو اس کی بد تہذیبی اور بد کلامی پر لعنت ملامت کرتا اور ہندو نوجوان کی پیٹھ ٹھونکتا کہ آپ نے اچھا کیا کہ اس کے قصور کی اس کو سزا دی۔ معاملہ وہیں کا وہیں رفع ہو جاتا لڑکے کے اخلاق درست ہونے سے ہندو بھائی کا دل خوش ہوتا۔ اور ہندو مسلم اتحاد کی جڑ مضبوط ہوتی۔

حال کی خبر ہے کہ گیا میں فساد ہوا۔ اخباری اور سرکاری اطلاع ہے کہ "ایک بالا خانے پر رہنے والے مسلمان میاں بیوی میں جھگڑا ہوا کہ ان میں سے کسی نے غصہ میں آکر چولھے پر چڑھی ہوئی ہانڈی چھت سے نیچے پھینک دی جو راستے میں ایک ہندو لڑکی پر آگری چنانچہ ساڑھے پانچ بجے شام فساد شروع ہوا اور دیکھتے دیکھتے تمام محلوں میں پھیل گیا۔

"جب پولس آفسر موقعہ فساد پر پہنچا تو دیکھا کہ محلے کے ہندو وہاں جمع ہیں۔ اور یہ کہہ رہے ہیں کہ کمسن ہندو لڑکی پر دانستہ گوشت پھینکا گیا تھا۔ وہاں تو مزید پولیس کے آجانے سے مجمع منتشر ہو گیا لیکن جیتہ مسجد کے قریب جہاں گذشتہ جنوری فساد ہوا تھا فرقہ وارانہ فساد شروع ہوا"۔

دیکھ لیا آپ نے ہندو مسلمانوں کے اخلاق کا نتیجہ"۔

گو مذہبی جنون جو ہمیشہ اندھا ہوتا ہے اکثر فساد کا باعث ہوتا ہے۔ مگر اکثر اشخاص مذہب کی آڑ میں اپنی پرانی اور آبائی دشمنی کا بدلہ لیتے ہیں۔ ایک ہندو یا مسلمان نے ایک

مسلمان یا ہندو کو قتل کر دیا (جس سے اپنے آباؤ اجداد کی دشمنی کا بدلہ لینا چاہتا تھا گو وہ بذاتہی نیک اور ہمدرد ہو) جواب طلبی پر فوراً کہا جائے گا اس نے میرے رسول (یا میرے بزرگ یا مذہب) پر حملہ کیا اس لئے میں نے اشتعال میں قتل کر دیا۔ کتنا بڑا جھوٹ۔ اور ضمیر کو کتنا بڑا فریب۔ کہ ذاتی دشمنی و بغض اور مذہبی حمایت میں کچھ فرق نہ سمجھا مذہب کو بدنام کرنے کی یہی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ اور اسی طرح مذہب کا نام لے کر دوسری اقوام کو قتل و خونریزی کی ترغیب دیجاتی ہے۔

بد اخلاقی اور جہالت عقل پر غالب آجاتی ہے۔ اور اس کے اثر سے قتل کیا جاتا ہے۔ اور اس پر مذہبی حمایت کا پردہ ڈالا جاتا ہے مذہب کو بدنام کیا جاتا ہے اور ہمیشہ کے لئے لڑائی جھگڑا مول لیا جاتا ہے۔ اگر صحیح اقبال جرم کر لیا جائے تو سچی بات ظاہر ہو جائے سزا اس نوعیت کے مقدمہ میں بھی ہوتی ہے اور اس نوعیت کے بھی۔ مگر یہ لوگ ہندو مسلم سوال پیدا کر کے فساد کا بیج بونا چاہتے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو جہالت اور بد اخلاقی کی کئی میں پلتے اور بڑھتے ہیں۔ کسی مذہب کے پیشوا۔ اور کسی قوم کے بزرگ کو سر بازار گالی دیجائے اس کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے جائیں تو بد اخلاقی ہے اور یہی نازیبا حرکتیں فساد کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ اگر دونوں فریق وسیع النظر ہوں یا صبر و تحمل کا مادہ رکھتے ہوں تو اپنے بزرگ کی شان میں گالی سنکر مشتعل نہ ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر ہندو مسلمان بزرگ کو برا بھلا کہے اور مسلمان ہندو اوتار پر لعنت بھیجے تو ایک دوسرے کو تھوڑی کے نیچے ہاتھ لگا کر نرم الفاظ میں منع کرے اور اگر نہ مانے تو اپنے کان بند کر کے اپنی راہ لے اخلاقی قانون اس کو زیادہ سے زیادہ اتنی اجازت دیتا ہے کہ پولیس میں رپورٹ کر دے پولیس انتظاماً جو کارروائی کرے کوئی اس میں حارج نہیں ہو سکتا۔ مگر کسی صورت میں بھی یہ جائز نہیں کہ جلد مشتعل ہونے والا آتشگیر مادہ بنا رہے۔ دونوں اقوام کے افراد کو اپنے جذبات پر قابو رکھنا چاہئے۔ اور اس بدکلامی اور گستاخی کی سزا دینے کے لئے قانون کو ہاتھ میں لینا کسی فریق کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دونوں کے لئے عدالتیں کھلی ہوئی ہیں۔ ایسے موقعوں کے لئے صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ اور یہ اخلاق سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ جب اخلاق نہیں تو صبر و تحمل کہاں سے ہوگا۔

اگر مسجد میں سور۔ اور مندر میں ہڈیاں ڈالی گئی ہیں تو مندر یا مسجد ایسی چیز نہیں جو

ہمیشہ کے لئے ناپاک ہو جائیں۔ خدا نے مصفیٰ نجاست چیزیں بکثرت پیدا کی ہیں۔ اور پھر آپ یا میں گنہگار نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہ ہیں جنہوں نے ایسی نازیبا حرکتیں کیں۔ کیونکہ کسی مذہب نے دل آزاری کی تعلیم نہیں دی اس لئے میں اور آپ کیوں کٹ مریں کیوں خون کی ندیاں بہائیں۔ اگر میرے بھائی نے مندر میں ہڈیاں ڈالی ہیں تو میرا مذہبی فرض ہے کہ میں فوراً اس کو پولیس کے حوالہ کر دوں اور اگر آپ کے بھائی نے مسجد میں سوّر ڈالا ہے تو آپ کا بھی یہی فرض ہے۔

ایسے فسادات میں میں اور آپ ہی قتل نہیں ہوتے بلکہ دیگر مذاہب کے پیرو بھی آتش لپیٹ میں آکر بلا وجہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ میں ہندو اور مسلمانوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انکا مذہب اس کی تعلیم دیتا ہے کہ ایک شخص کے قصور کی سزا پوری قوم کو دی جائے۔ اگر ہٹلر ایک یہودی کے قصور میں پوری یہودی قوم سے جرمانہ وصول کرتا ہے تو آپ اس کو بدترین قسم کی حرکت اور انسانیت سوز برتاؤ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ہٹلر کے نام سے چڑتے ہیں مگر یہی عمل دن رات ہندو مسلمان قوم کے ساتھ اور مسلمان ہندو قوم کیساتھ کرنا چاہتا ہے اور کرتا ہے۔ ہٹلر کا وہ ظلم تھا اور آپ کا یہ جرم کرم ہے۔

عام طور سے فسادات ان خود غرض لیڈروں اور رہبروں کی غلط رہبری کی وجہ سے پھوٹ پڑتے ہیں جو مذہب کی حقیقی غرض مطلب سے قطعاً نابلد ہوتے ہیں۔ مذہب کی اشاعت کا بہترین وہ زمانہ اور وہ وقت ہے جب کہ ملک میں ہر طرف امن و امان۔ عیش و آرام اور فارغ البالی ہو۔ ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد ختم ہو چکا ہو۔ دماغ کو سکون اور طبیعت کو اطمینان حاصل ہو تاکہ ہر مذہب کی خوبیوں اور برائیوں پر سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کا موقع ملے اسی اصول کے مدنظر رسول اللہ صلعم نے صحابۂ کرام کی مرضی کے خلاف صلح حدیبیہ کی منظور کر لی تھیں تاکہ امن و امان کے زمانہ میں عوام کو مذہب کے سمجھنے اس کی خوبیوں پر غور کرنے اور اس کی تہہ تک پہنچنے کا موقعہ ملے اور اسی صلح کا نتیجہ تھا کہ چند سال میں فتح مکہ کے بعد اسلام تمام عرب پر چھا گیا۔ اسلام نے جہاد اور ملک فتح کرنے کا کیوں اعلان کیا۔ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اسلام یا اس کے ماننے والوں کو ملک گیری کی ہوس نہ تھی بلکہ صرف اسلام کا پیام ہر فرد تک پہونچانا منظور تھا۔ اور اسلام کا پیام ہر فرد کے کان تک اس وقت پہنچ سکتا تھا جبکہ ملک میں ہر طرف

امن و آمان ہو اور امن و آمان قائم رکھنے کے لئے تلوار اٹھانا پڑا۔
آجکل ہر طرف یہی چرچا ہے اور اس پر یقین کیا جاتا ہے کہ اسلام جہاد سے پھیلا اور مسلمانوں کو اسلام کی اشاعت کے لئے جہاد کرنا چاہئیے۔ کاش کہ اس قسم کے مشتہرین (پروپگنڈسٹ) اور واعظ زمانے کو پہچانتے۔
یہی اشاعت مذہب کا اصول جو میں نے اسلام کی اشاعت کے باب میں بیان کیا ہے ہر مذہب کے لئے مناسب اور موزوں ہے فسادا ور بلوؤں سے کسی مذہب کے پیرؤں کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوا۔ اور نہ وہ مذہبی اصول جو تمام تر اخلاق کی بنیادوں پر قائم ہوتے ہیں عوام قبول کرتے ہیں۔
مذہب قوم و ملک اور سلطنت اسی وقت ترقی پا سکتے ہیں جب ملک میں ہر طرف امن و آمان ہو اور مستقبل میں بھی اس کا خطرہ نہ ہو۔
پس اب ہند و مسلم عوام سے میری استدعا ہے کہ وہ اپنے اپنے فرقہ کی اخلاقی حالت کی طرف متوجہ ہوں ان کے اخلاق کا معیار بلند کریں جو جو اندرونی برائیاں پیدا ہوگئی ہیں نکال باہر کریں۔ زندگی کا بڑا مقصد درستگی اخلاق ہے یہی مذہب یہی دنیا اور یہی جنت ہے۔
(پیام)

عالم ترک مسکرات

ممالک محروسہ سرکار عالی

میدک میں کمیٹی کا قیام

مسٹر مانک راؤ پروپگنڈسٹ و اڈیٹر رسالہ ترک مسکرات بروز یکشنبہ ۱۲ تیر سنہ ۴۰ف وارد میدک ہوے۔ عہدہ داران و معززین مقامی سے تحریک ترک مسکرات کے بارے میں تبادلہ خیالات کئے شام میں تقریباً چھے بجے ملگو لائبریری ہال (دیوڑھی رانی صاحبہ پاپنا پیٹھ) ایک جلسہ جناب بلگرامی صاحب نائب ناظم تعمیرات کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں مسٹر مانک راؤ نے صدر انجمن سے حاضرین کو تعارف کروایا اس کے بعد مندرجہ ذیل کمیٹی تشکیل دی گئی۔
صدر ۔ جناب دوم تعلقدار صاحب ۔ نائب صدر ۔ پنڈت گوبندراؤ صاحب پیشانڈیہ

معتمد۔ جناب پنڈت کاشی ناتھ راؤ صاحب وکیل۔ شریک معتمد۔ جناب مولوی مخدوم بادشاہ صاحب وکیل

ارکان

جناب منصف صاحب۔ جناب صدر مدرس صاحب۔ جناب نائب مددگار صاحب انجمن
پنڈت جنتل توٹیا صاحب۔ پنڈت ملکاجی نارائن صاحب اور دو نمایندے مشن۔

گنگاپور میں جلسہ

بتاریخ ۲۳ ر تیر ۱۳۴۸ف بوقت ۵ بجے بمقام وہاب کلب گنگاپور ایک بڑا جلسہ ترک مسکرات بصدارت ڈاکٹر لکشمن راؤ صاحب بار ایٹ لا منصف گنگاپور منعقد ہوا جسمیں جناب محمد اکبر صاحب وکیل۔ جناب پنڈت راؤ صاحب مددگار ہیڈ ماسٹر اور جناب نصیر الدین صاحب وکیل وغیرہ پرجوش تقریریں کیں مجمع کافی بڑا تھا۔

یہاں پر ایک انجمن ترک مسکرات بھی قائم ہے جو حسب ذیل ہے۔

صدر نشین۔ جناب مولوی محمد طاہر صاحب سب رجسٹرار گنگاپور۔

معتمدین۔ مسٹر پنڈت راؤ اول مددگار وسطانیہ گنگاپور۔ مولوی محمد نصیر الدین صاحب وکیل۔

ارکان

مولوی محمد اکبر صاحب وکیل۔ مولوی محمد غیاث الدین صاحب پیروکار پولیس۔ مسٹر کھنڈے راؤ رئیس۔ مولوی محمد عبد القادر صاحب وکیل۔ مولوی چاند خاں صاحب وکیل۔ پنڈت لکشمن راؤ صاحب وکیل۔

کتہ پلی میں جلسۂ عام

کتہ پلی میدک سے کوئی چار پانچ میل پر واقع ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا موضع ہے۔

مسٹر کے۔ رام راؤ کی خواہش پر مسٹر مانک راؤ تحریک ترک مسکرات کا پرچار کرنے کے لئے گئے۔ دوشنبہ بتاریخ ۲۳ ر تیر ۱۳۴۸ف شام کے آٹھ بجے میدان میں ایک جلسہ ترتیب دیا گیا جہاں تقریباً گاؤں والے تمام اپنا شام کا کھانا ختم کرکے فرصت سے بیٹھے ہوئے تھے۔

مسٹر سدیشور راؤ حاضرین کو جلسہ کی غایت بتلاتے ہوئے صدر انجمن کے پروپگنڈسٹ کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔ اس پر مسٹر مانک راؤ عام فہم تلنگی زبان میں کوئی دو گھنٹے تک مسکرات کے نقصانات بتلاتے ہوئے تقریر کرتے رہے حاضرین کے اعتراضات کا جواب دیتے

بعد ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو حسب ذیل ہے۔ زاں بعد شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کو ادب ترک مسکرات آم اور پھولے چنے تقسیم کئے گئے۔

صدر۔ جناب سنگپا صاحب۔ معتمد۔ جناب کے رام راؤ صاحب۔

ارکان

جناب وینکٹ کشٹیا صاحب۔ جناب بھدریا صاحب۔ جناب چندا نرسلو صاحب۔ جناب وردا چاری صاحب۔ جناب ویرا ریڈی صاحب۔

ھندستان

بہار

۴۰۰۰۔ افراد کی عادت چھوٹ گئی۔

شیوساگر میں قانون امتناع مسکرات کا نفاذ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء کو عمل میں آیا۔

ساسرم ضلع شاہ آباد کی مجلس بلدیہ نے سیندھی و شراب کی تمام دوکانوں کو بند کرنے کے متعلق ایک قرارداد منظور کر کے حکومت کی خدمت میں روانہ کی ہے۔

جہاں تک افیون کا تعلق ہے بہار میں نہایت مستعدی اور منظم طریقہ پر کام جاری ہے۔ چنانچہ افیون کے استعمال کو ترک کرنے کے لئے ایک مرکزی ادارہ قائم کیا گیا ہے جس کے تحت (۲۰) اعزازی سرکل آفیسرز (۹) سوپروائیزرس (۱۹۲) کارکنان اور دیگر (۴۰) اشخاص کام کر رہے ہیں۔ اور خاص اس مقصد کے لئے (۲۰) دواخانے کھولے گئے ہیں۔

چنانچہ اب تک اس ادارہ کی جانب سے (۴۵۰۰) افیونچی رجوع بہ دواخانہ کئے گئے۔ جن میں سے (۴۰۰۰) اس مذموم عادت سے چھٹکارا حاصل کر کے واپس ہوئے۔

(آندھرا پتریکہ)

بنارس

بالآخر شکریہ

بنارس کے ایک مسلم شہری نے مندرجۂ ذیل بیان دیا ہے۔ جو نہ صرف دلچسپ بلکہ سبق آموز ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انھیں کوئی بیس سال سے افیون گانجہ اور شراب کی عادت تھی۔ بری طرح معروف

ہوئے شکریہ اس چائے کا کہ اس کی عادت سے اب ان مسکرات کی جانب رغبت نہیں ہوتی وہ روزانہ صرف آدہ آنہ چائے پر خرچ کرتے ہیں۔ اس طرح وہ آمدنی سے کچھ پس انداز بھی کر رہے ہیں۔ بالآخر وہ اُن دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کو چائے پینے پر مجبور کیا۔

(دکن کرانیکل)

امتناع مسکرات کے خلاف ترتیب دینے والے عصرانہ کا بائیکاٹ

بمبئی

قارئین کرام اس امر سے واقف ہوں گے کہ شہر بمبئی میں یکم اگسٹ سے نافذ ہونیوالے قانون امتناع مسکرات کے خلاف چند پارسی احتجاج کر رہے ہیں۔ انہوں نے امتناع مسکرات کے خلاف ایک عصرانہ ترتیب دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اس حرکت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ایک پارسی شہری مسٹر آر۔ ڈی بالی والا نے ایک کھلی چٹھی ان پارسیوں کے نام لکھا ہے جو روزنامہ بمبئی کرانیکل کے دیروزہ اشاعت میں شایع کیا جا چکا ہے۔ جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

امتناع مسکرات کے خلاف چند پارسی ایک عصرانہ ترتیب دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس طرح جو وہ اپنا حد سے متجاوز ہونے والا جوش دکھا رہے ہیں۔ کب تک رہیگا اور کس حد تک وہ عمل مبنی بر انصاف ہوگا۔

پارسیوں میں شراب خواری کو ترغیب دینے کے لئے عمداً یہ عمل کیا جا رہا ہے۔ لہذا میں ان تمام پارسی افراد سے جو اپنے طبقہ کی بہبودی دل سے چاہتے ہیں یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اس عصرانہ کا بائیکاٹ کریں گے

میں اہل دماغ پارسیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس موقع پر آگے بڑھیں گے اور عام پارسیوں کو ان چند آتش مزاجوں کے پھندے میں پھنسنے سے بچائیں گے۔ جو متواتر "شراب زیادہ پیو" کی تحریک جاری رکھے ہوئے ہیں۔

احمد آباد۔ وزیر مال کی تقریر

حکومت بمبئی کے وزیر مال آنریبل مسٹر مورارجی دیسائی نے آج شام کو باولا میں (جو احمد آباد سے

تقریباً پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے) ایک بڑے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔
ترک مسکرات کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کیا فائدہ اگر ہمارے پاس لاکھوں بھرا ہو لیکن عادت میخواری کی وجہ سے ہمارے ذہن و دماغ معطل اور ہمارے افکار و اخلاق پست و خراب ہو گئے ہوں۔
انہوں نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کانگریس کی وزارت بہرصورت تین سال کے اندر اندر انسداد مسکرات کی مہم کو مکمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔
انسداد مسکرات کی وجہ سے جو مالی نقصان ہوگا اس کی تلافی کے لئے اہل جائداد پر ٹکس عائد کئے گئے ہیں لیکن وہ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان پر جو ٹکس لگایا گیا ہے اس میں غریبوں کی بھلائی مضمر ہے۔
گاندھی جی کہہ چکے ہیں کہ اپنی ہمت و مقدور کے موافق کوشش کرو۔ اور آگے بڑھتے جاؤ اور مقصود کے حصول کیلئے ایک مسلسل شوق و ہمت پیدا کرو۔

ترک مسکراتی سرحد پر تختے

مدراس۔ اس رقبہ کے حدود معلوم کروانے کے لئے کہ جہاں قانون امتناع مسکرات مدراس بابتہ ۱۹۳۷ء نافذ ہے حکومت نے (۱۲۰) تختے سرحد پر استادہ کرنے کا حکم دی ہے جس کے لئے (۱۸۰۰) روپیہ کی منظوری بھی دیگئی ہے۔ تاکہ اس رقبہ میں اس قانون کے تحت جرائم کا ارتکاب نہو اس خصوص میں متعلقہ کلکٹر صاحبان کو حکم دیا گیا ہے کہ اضلاع کڑاپا چیتور اور سلیم کے سرحدی ریلوے اسٹیشنوں اور ان مقامات پر جہاں موٹریں سرحد میں داخل ہوتی ہیں تختے استادہ کئے جائیں اور وہ اتنے جلی حروف میں لکھے جائیں کہ ان کو مسافر جو ریل و موٹر میں سفر کرتے ہوں بآسانی پڑھ سکیں۔ نیز وہ تختہ جات انگریزی کے ساتھ ساتھ تلنگی یا اردو زبان میں لکھی جائیں۔ (آندھرا پتریکہ)

مدراس میں ترک مسکرات کی مہم۔

اوٹاکمنڈ۔ کل سہ پہر میں وزیر اعظم مدراس آنریبل سی راج گوپال چاری نے کونور میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ سال آئندہ مدراس میں پریڈنسی کے متعدد اضلاع میں ترک مسکرات کا نفاذ ہو جائیگا انہوں نے "سیلز ٹکس" پر زور دیا تاکہ اس کے ذریعہ اس کمی کو پورا کیا جائے جو ترک مسکرات کی وجہ سے آمدنی میں ہو رہی ہے۔ انہوں نے اس ٹکس کے خلاف پروپگنڈے کو شر انگیز قرار دیا۔

٩٠٠ ح

ادب ترک مسکرات

۸۱ منتخب کلام

۸/۱ کراون سائز ۶ ۹ صفحات

نفیس کتابت۔ بہترین طباعت

سرمہاراجہ بہادر شاد نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل جیسے عالی مرتبت ہستیوں کے کلام۔ ترک مسکرات جیسی بین الاقوامی تحریک پر اہم زاویہ نگاہیں قیمت صرف ۶ر۔ علاوہ محصول ڈاک

مدیا نز و دہکا گیتا ولی

۱۰۳۱ منتخب تلنگی گیت اور گانے

ہندوستان کے (۹۳) بہترین شعرا کے تفکرات اعلیٰ ادبی شاہ کار۔ ہر تلنگی داں کے لئے نایاب تحفہ۔

قیمت صرف ۴ر

علاوہ محصول ڈاک

پتہ:۔ دفتر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستیٔ اخلاق سے متعلق ہوں گے۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط وکتابت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ر ہوگا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط وکتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ
اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹر حیدرآباد دکن